۲۹ جمادی الثانی تا ۵ رجب ۱۴۳۷ھ بمطابق ۸ تا ۱۴ اپریل ۲۰۱۶ء



رنگ و نور

سعدی کے قلم سے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی طرف سے ''مغفرت'' عطاء فرمائے......

مغفرت کے لئے قیمتی کلمات

بعض کلمات میں توبہ اور استغفار کا لفظ نہیں ہوتا...... مگر وہ کلمات ایسے وزنی اور بلند ہوتے ہیں کہ ان کو اخلاص سے پڑھا جائے تو ''مغفرت'' ملتی ہے...... یعنی گناہوں کی معافی کی اور بخشش مثلاً رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

''کیا میں آپ کو ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ جب آپ انہیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو مغفرت عطا فرمائے...... باوجود اس کے کہ آپ کو پہلے سے مغفرت ملی ہوئی ہے...... پھر آپ ﷺ نے یہ کلمات سکھائے:

''لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

(مسند احمد، خصائص للنسائی)

اس حدیث شریف میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ایک بڑی فضیلت بھی آ گئی...... کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ''مغفرت یافتہ'' تھے...... اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سچی محبت اور عقیدت نصیب فرمائے...... بعض لوگ حضرات خلفاء کرام کی فتوحات کا ''رقبہ'' شمار کرتے ہیں...... فلاں خلیفہ نے اتنے ہزار مربع میل فتح فرمایا اور فلاں نے اتنا...... اس تذکرہ میں حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ''مربعے'' نہیں آتے...... یوں لوگ سمجھتے ہیں کہ نعوذ باللہ ان کی شان کم رہی...... حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ان فتنوں سے قتال فرمایا...... جو اگر نہ مارے جاتے تو مسلمانوں کے اگلے پچھلے سب مفتوحہ علاقے ویران کر ڈالتے...... ویسے بھی غزوہ بدر سے جنگ نہروان تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک ایک جہادی کارنامہ...... بہت اونچا اور بہت بھاری ہے...... رضی اللہ عنہ وارضاہ

ایک بات سوچیں

اوپر جو مغفرت کی دعاء آئی ہے وہ ایک بار توجہ اور اخلاص سے پڑھ کر ایک بات سوچیں...... ہمیں زندگی میں جتنی بھی بڑی نعمتیں ملتی ہیں...... وہ اکثر ''مصیبت'' کے اوقات میں ملتی ہیں...... انسان جب ''مصیبت'' میں ہوتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت زیادہ متوجہ ہوتی ہے...... اور خود انسان کی عقل بھی زیادہ کام کرتی ہے...... قید، گرفتاری، بیماری، جدائی، زخم، معاشی تنگی، اپنوں کی بے وفائی، دوستوں کے مظالم، رشتہ داروں کا حسد...... وغیرہ وغیرہ...... ایک بیمار آدمی جو اپنی بیماری پر صبر کرتا ہے...... روحانیت اور معرفت کے ان مقامات کو پا لیتا ہے جو بڑے بڑے عابد اور فاضل سالہا سال کی محنت سے نہیں پا سکتے...... آپ موبائل سے کچھ وقت بچا کر اس حقیقت پر ضرور غور کریں...... اپنے مصیبت کے دن یاد کریں...... اور ان میں ملنے والی نعمتوں کو یاد کریں...... تب آپ کو ''شکر گزاری'' نصیب ہوگی...... ایک صاحب جیل میں گئے، وہاں کی سختی میں ان کی عقل روشن ہوئی تو انہیں معلوم ہوا کہ...... وہ وضو اور طہارت میں غلطی کر رہے تھے...... تب وہ شکر ادا کرتے ہوئے روتے تھے کہ...... زندگی بھر کی نمازیں بچ گئیں...... ورنہ فضول عبادت کرتے رہتے......

بہرحال یہ ایک مفصل موضوع ہے...... بندہ نے صرف اشارہ عرض کر دیا ہے کہ...... اب اس پہلو پر ضرور غور کریں...... آج کل ہمارے کئی رفقاء گرفتار ہیں...... ان کے اہل خانہ و اقارب ایک کرب اور مصیبت سے گذر رہے ہیں...... ان حالات میں صبر و استقامت کی ضرورت ہے...... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں فرماتے......

عذاب کی جھلکیاں

قرآن مجید سمجھاتا ہے کہ...... اللہ تعالیٰ ''ظالموں'' کے کرتوتوں سے بے خبر نہیں ہیں......

لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ

حکومت جو مظالم ڈھا رہی ہے...... وہ سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں...... اس کی پکڑ کب آتی ہے یہ تو صرف خود وہی جانتا ہے...... مگر اس پکڑ کے آثار اور جھلکیاں صاف نظر آ رہی ہیں...... آج کل حکمران خاندان...... اپنے مالی معاملات میں ایسا بے پردہ اور بے نقاب ہوا ہے کہ...... ہر کوئی اس پر لعن طعن کر رہا ہے...... قانون کے نام پر عوام کو باندھنے والے اور مارنے والے خود کس قدر ''لا قانون'' ہیں...... یہ سب نے کھلی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے...... پردے چاک ہونا شروع ہو گئے ہیں...... آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟...... مظلوموں کی آہیں اور بددعائیں رائیگاں نہیں جاتیں......

حکومت جو مظالم ڈھا رہی ہے...... وہ سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں...... اس کی پکڑ کب آتی ہے یہ تو صرف خود وہی جانتا ہے...... مگر اس پکڑ کے آثار اور جھلکیاں صاف نظر آ رہی ہیں......

مضبوط

کھانے میں برکت

کھانے اور رزق میں برکت کا اصل نسخہ تو یہ ہے کہ...... کھانا حلال ہو اور سنت کے مطابق کھایا جائے...... اس میں مزید دو اہم باتیں آج عرض کرنی ہیں...... اگر آپ چاہتے ہیں کہ...... اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو کھاتے پیتے رہیں تو دو کام کر لیں...... پہلا یہ کہ جب بھی دودھ کے علاوہ کچھ کھائیں اور پئیں تو...... درمیان میں یہ دعاء پڑھ لیا کریں

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَ ارْزُقْنَا خَيْرًا مِّنْهُ

یا اللہ! اس میں ہمارے لئے برکت عطاء فرما اور اس سے بہتر بھی ہمیں عطاء فرما......

یہ مزید اچھے رزق کو کھینچنے والی دعاء ہے...... اور یہ جنت پانے کی بھی دعاء ہے کیونکہ جنت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں سے بہت بہتر اور افضل ہیں......

جو آدمی اس دعاء کا اہتمام رکھتا ہے...... اس کے رزق اور خوراک میں بہتری آتی چلی جاتی ہے...... اور جب دودھ پئیں تو یہ دعاء پڑھیں

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

یا اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت عطاء فرما اور یہ ہمیں مزید بھی عطاء فرما

یہ ہوا پہلا کام...... دوسرا کام یہ کہ کھانا چھپایا نہ کریں...... بعض لوگ اپنا کھانا چھپاتے ہیں...... کوئی پوچھے آپ نے کھانا کھایا؟...... یا تو صاف انکار کر دیتے ہیں کہ ہم نے صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا...... یا پھر دو چار لقموں کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں...... ایسے افراد سے آپ جب بھی ملیں...... وہ آپ کو ہمیشہ بھوکے ملیں گے...... یار کیا کریں! آج کل بھوک ہی نہیں لگتی...... صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا...... حالانکہ کافی کچھ انہوں نے کھا پی رکھا ہوتا ہے...... یہ لوگ چونکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں تو...... پھر ان کا رزق واقعی کم ہوتا چلا جاتا ہے...... کسی پر ڈاکٹر پابندی لگا دیتے ہیں...... اور کسی پر کوئی اور ایسی مصیبت آتی ہے کہ...... رزق کم ہو جاتا ہے...... تھوڑا سا سوچیں! کھانا چھپانے کی کیا ضرورت ہے؟ شیطان سمجھاتا ہے کہ...... اس طرح لوگ تم سے ہمدردی کریں گے...... حالانکہ یہ غلط ہے...... کسی کے بھوکا رہنے یا کم کھانے سے کسی کو کیا ہمدردی اور عقیدت ہو سکتی ہے؟...... بعض لوگ ''نظر'' سے ڈرتے ہیں کہ اگر اپنا کھانا بتا دیا...... اور اب ان کے سامنے مزید بھی کھایا تو کوئی نظر لگا دے گا...... حالانکہ یہ بھی غلط ہے اور ریاکاری ہے...... بہرحال جو بھی جس وجہ سے بھی...... اپنے کھانے کو چھپاتا ہے یا کم بتاتا ہے...... وہ نہ لوگوں کی نظر میں محبوب شمار ہوتا ہے...... اور نہ ہمدردی کے قابل...... بلکہ وہ صرف اور صرف اپنا نقصان کرتا ہے...... ناشکری کی وجہ سے اس کی روزی کم ہوتی چلی جاتی ہے...... اور جھوٹ، ریاکاری اور دکھلاوے کا گناہ مزید اس کے سر پر چڑھ جاتا ہے......

اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے

کھانے کا طریقہ

کھانا، اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے...... اسے ہمیشہ ذوق شوق سے کھانا چاہیے نہ کہ...... ناز اور نخرے کے انداز میں...... حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا...... میں اس طرح کھاتا ہوں جس طرح ''غلام'' کھاتا ہے...... غلام کو کھانا کم ملتا تھا اور سخت ضرورت کے وقت ملتا تھا...... اس لئے اس کو جیسے ہی کھانا ملتا تو وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ایک ضرورت مند کی طرح مکمل ذوق، شوق سے کھاتا تھا...... ایک ایک لقمے کا ذائقہ لینا اور درمیان میں گفتگو کے وقفے کا ٹنا اس کی برداشت میں نہیں ہوتا تھا...... اسی طرح وہ عاجزی اور تواضع سے کھاتا تھا...... اور کھانے پر زیادہ وقت نہیں لگاتا تھا...... حضرت آقا مدنی ﷺ کے الفاظ میں بڑی عظیم جامعیت ہوتی ہے...... ایک لفظ میں اتنا بڑا مفہوم ارشاد فرما دیتے ہیں...... آج کل غلام تو نہیں ہیں...... آپ کسی ایسے مزدور کو دیکھ لیں جو صبح سے دوپہر تک آٹھ گھنٹے سخت مشقت کا کام کرے...... اور پھر اسے کھانا پیش کیا جائے تو وہ کس طرح سے کھائے گا؟...... آج کل ہمارے کھانوں میں وقت کا ضیاع، نخرے بازی اور تکبر بہت آتا جا رہا ہے...... کافی اصلاح کی ضرورت ہے...... جو مسلمان چاہتا ہو کہ...... اس کی زندگی قیمتی بنے وہ کھانے پینے اور بیت الخلاء میں کم سے کم وقت گزارے...... کھانا دس بیس منٹ کے اندر ہو جانا چاہیے نہ کہ...... گھنٹوں میں...... اور بیت الخلاء میں بھی جس قدر ممکن ہو کم وقت گزاریں...... کیونکہ وہاں شیطانی اثرات زیادہ ہوتے ہیں...... کھانا کم کھائیں گے تو بیت الخلاء بھی کم جانا پڑے گا......

آج کل ہمارے کھانوں میں وقت کا ضیاع، نخرے بازی اور تکبر بہت آتا جا رہا ہے...... کافی اصلاح کی ضرورت ہے...... جو مسلمان چاہتا ہو کہ...... اس کی زندگی قیمتی بنے وہ کھانے پینے اور بیت الخلاء میں کم سے کم وقت گزارے......

ایک متشاعر کا قصہ

بعض لوگ ''بیت الخلاء'' میں بہت وقت لگاتے ہیں...... یہ بری بات ہے...... روزانہ گھڑی میں وقت دیکھ کر...... اپنے اس دورانیہ کو کم کرنا شروع کر دیں...... اس کی برکت سے وہم کی بیماری، وسوسے اور فضول غم دور ہوں گے ان شاء اللہ...... بیت الخلاء سوچ اور فکر کی جگہ نہیں ہے...... وہاں کھانے پینے، کھیلنے، میوزک سننے اور زیادہ سوچنے سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں...... یہاں ایک قصہ یاد آ گیا...... ایک صاحب جو شعر و شاعری کی مہارت نہیں رکھتے تھے...... مگر خود کو شاعر سمجھتے اور کہلواتے تھے...... ایک بار وہ ایک عالم فاضل شاعر کے پاس گئے اور حسب عادت ان کو بھی اپنا ایک ''قصیدہ'' سنانے لگے...... وہ عالم ایسا بے وزن، بے وضع اور بے موضوع قصیدہ سن کر بہت بد مزہ ہوئے مگر مروتاً برداشت کرتے رہے...... قصیدہ سنا کر وہ نقلی شاعر کہنے لگے......

حضرت! یہ عالی شان قصیدہ مجھے بیت الخلاء میں فراغت کے دوران ہوا...... اور وہیں بیٹھے بیٹھے میں نے ذہن میں تیار کر لیا...... یہ بات سن کر وہ عالم بولے...... اچھا اب میں سمجھا کہ اشعار میں سے اتنی بدبو کیوں آ رہی تھی......

دو شاندار سانس

دو عبادتیں بڑی لاجواب ہیں...... ایک شکر اور ایک استغفار...... یعنی الحمد للہ اور استغفر اللہ...... ایک سانس آئے تو ساتھ نکلے الحمد للہ...... اور دوسرا سانس آئے تو دل بولے...... استغفر اللہ...... یہ دو عبادتیں...... جس کو جس قدر زیادہ نصیب ہوں...... وہ اسی قدر زیادہ خوش بخت ہے...... آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں ہیں ان پر...... شکر اور استغفار کا جال ڈال دیں...... تب یہ نعمتیں آپ کے پاس مضبوط ہو جائیں گی......

الحمد للہ، استغفر اللہ...... الحمد للہ، استغفر اللہ...... الحمد للہ، استغفر اللہ

لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اللھم صل علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

☆......☆......☆

کلمۂ حق

مولانا محمد منصور احمد

i.maqsood313@yahoo.com

ماہنامہ ''المرابطون'' جو محسن ملت حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کی زیر سرپرستی میں ہر ماہ دینی مدارس کے طلبہ کے لیے بہترین علمی اور اصلاحی تحریریں پیش کرتا ہے۔ اس سال اپنی ماضی کی زریں روایات کے مطابق ایک خصوصی شمارہ لا رہا ہے، جس کا عنوان ہے:

''امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہدؒ نمبر''

ملا محمد عمر مجاہدؒ کس شخصیت کا نام ہے؟ تاریخ کا ایک طالبعلم جب اکیسویں صدی میں جنم لینے والی اس ہستی کے حالات کا انصاف کی نظر سے مطالعہ کرتا ہے تو محو حیرت ہو جاتا ہے کہ ایک طرف عزت و عظمت کا تاجدار، جرأت و حمیت کا علمبردار، دنیا کی تمام طاقتوں کو مچھر کے برابر بھی وقعت نہ دینے والا، عالمی میڈیا کے حواس پر چھایا ہوا، میدان عمل میں دشمنوں کو ناکوں چنے چبانے والا، نیٹو جیسے عالمی فوجی اتحاد کو بے سروسامانی کے ساتھ شکست فاش دینے والا عظیم حکمران اور سپہ سالار۔

دوسری طرف عاجزی اور انکساری کا پیکر، علماء و طلبہ کے لیے دیدہ و دل فراش راہ کرنے والا، پروٹوکول کی ہر صورت سے بیزار، قندھار کے ایک سادہ سے مکان کا رہائشی، پورا افغانستان قدموں تلے لیکن پھر بھی خالی ہاتھ عالمی طاقتیں اپنی اپنی شرائط پر دولت کے انبار لگانے کے لیے تیار لیکن ادھر ایک شان بے نیازی سے انکار۔ نرم دم گفتگو اور گرم دم جستجو کا ایسا حسین امتزاج اس دور تو کیا شاید صدیوں میں بھی نہ مل سکے۔

ملا محمد عمر مجاہدؒ نے آ کر تصورات اور خیالات کی دنیا میں بھی ایک عظیم انقلاب برپا کر دیا۔ آپ سے پہلے یہ سوچ عام تھی کہ اب اس جدید دور میں نفاذ اسلام کا فریضہ وہ ہی شخص سر انجام دے سکتا ہے، جو نام نہاد عصری تقاضوں کو جاننے اور ان کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والا ہو یا وہ انتہائی تعلیم یافتہ شخص، جس نے دنیا بھر کے علوم پڑھ رکھے ہوں اور جدید ٹیکنالوجی سے مکمل طور پر باخبر ہو۔

یہ سارے احساسات و خیالات دراصل دور غلامی کی پیداوار اور احساس مرعوبیت کے شاہکار تھے۔ قندھار کے کچے مدرسے سے اٹھنے والے ملا محمد عمر مجاہدؒ نے ثابت کر دیا کہ نفاذ اسلام کے لیے بڑی بڑی ڈگریاں چاہئیں، نہ ہی دنیا بھر کی مہارتیں۔ اسکے لیے تو اصل چیز توفیق الٰہی، اخلاص اور راہ خدا میں قربانی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ دشمنان اسلام کو نہ مدرسے کا پڑھا ہوا ملا محمد عمر مجاہدؒ برداشت ہے، نہ ہی یونیورسٹی کا پڑھا ہوا ڈاکٹر محمد مرسی حفظہ اللہ تعالیٰ۔

جب اقبال مرحوم نے کہا تھا:

فطرت کے اصولوں کی کرتا ہے نگہبانی
بندۂ صحرائی یا مرد کوہستانی

تو شاید ان کے ذہن اور تخیل میں ملا محمد عمر مجاہدؒ جیسی ہی کوئی شخصیت ہوگی، جنہوں نے فطرت کے اصولوں کی نگہبانی یوں کی کہ اپنی حکومت، اپنی جان، اپنی اولاد اور اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا۔

مسئلہ بامیان کے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا ہو یا عیسائی ارتدادی سرگرمیوں پر پابندیاں عائد کرنے کا ساری دنیا درد سے چیختی بھی رہی اور منتیں بھی کرتی رہی۔ عالمی طاقتیں افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی دھمکیاں دیتی رہیں اور عالمی مالیاتی ادارے اربوں ڈالر کی پیشکش کرتے رہے لیکن یہ مرد کوہستانی ہی تھا، جس نے صرف لفاظی کی حد تک نہیں، حقیقت میں سب کچھ جوتے کی نوک پر رکھا اور اچھی بات یہ ہے کہ انہوں نے اپنے مبارک اور خوبصورت نام ''عمر'' کی پوری پوری لاج رکھی۔ انہوں نے بت فروش بننے کے بجائے بت شکن بننے کی ترجیح دی اور یہ ثابت کر دیا کہ اللہ تعالیٰ پر توکل ہی سب سے بڑا سرمایہ اور فقر غیوری سب سے بڑی عزت ہے۔

سرزمین افغانستان نے وہ حکمران بھی دیکھے تھے جنہوں نے اپنے ملک میں بڑے بڑے محلات تعمیر کیے لیکن اپنی قوم کو بھوک اور ذلت کے سوا کچھ نہیں دیا۔ اس ملک نے وہ شاہ بھی دیکھے جن کے بیرون ملک اثاثے کسی گنتی میں شمار نہیں ہو سکتے تھے اور ان کی عیاشی کی داستانیں اب بھی یورپ بھر میں مشہور ہیں۔ اس خطۂ ارضی کو وہ غدار حکمران بھی ملے جنہوں نے صرف اپنے ذاتی مفادات کی خاطر پورا ملک سوویت یونین کو پلیٹ میں رکھ کر پیش کر دیا تھا۔ اس علاقے نے وہ لیڈر بھی پیدا کیے، جن کا کردار صرف امریکی صدر کے ساتھ ایک فوٹو سیشن تک محدود تھا۔

مگر قابل صد مبارک باد ہے سرزمین افغانستان کہ پھر اس نے وہ حکمران بھی دیکھا جو ایک کچے گھر کا رہائشی تھا، جس کے اندرون و بیرون ملک کوئی اثاثے نہ تھے اور اس کے وزراء اور گورنر تک وہ ہی کھاتے تھے، جو پوری قوم کو میسر تھا۔ جس نے اپنے دین اپنے ملک اور اپنی قومی غیرت کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ عالم اسلام کے اکابر اور علماء و مشائخ تو ہمیشہ ملا محمد عمر مجاہدؒ کے قدر دان رہے اور ایسے بلند پایہ الفاظ میں انہیں خراج تحسین پیش کرتے رہے کہ جنہیں سن کر اور پڑھ کر رشک اور وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، لیکن وہ لوگ جن کا حضرت ملا محمد عمر مجاہدؒ سے کبھی کوئی خاص تعلق نہیں رہا بلکہ کچھ تو ایسے ہیں کہ جو کھلم کھلا دشمنی کرتے رہے اور افغانستان کے اسی فیصد سے زائد علاقے پر قابض، تمام بین الاقوامی قوانین کے مطابق ایک جائز حکمران کی مخالفت کر کے ان کے دشمنوں کو مدد فراہم کرتے رہے، وہ بھی ملا محمد عمر مجاہدؒ کی شخصیت کے سحر سے نہیں نکل سکے اور انہوں نے بھی برملا آپ کی خوبیوں کا اعتراف کیا ہے۔ عربی میں اس صورت حال کو یوں تعبیر کیا جاتا ہے:

الفضل ما شھدت بہ الاعداء

''فضل وکمال تو وہ ہے کہ دشمن بھی اس کے اعتراف پر مجبور ہو جائیں''

پیٹر مارسڈن ملا محمد عمر مجاہد کا تعارف ان الفاظ میں کراتے ہیں:

''طالبان کے سب سے بڑے قائد ملا محمد عمر ہیں جنہیں امیر المؤمنین کا لقب دیا گیا ہے۔ سب سے زیادہ با اختیار ادارہ شوریٰ جو قندھار میں ہے۔ اس کی صدارت ملا عمر کرتے ہیں۔ کابل میں ایک چھ رکنی شوریٰ حکومت کرتی ہے۔ تمام فیصلے اتفاق رائے سے کیے جاتے ہیں۔ ملا عمر نہایت پرہیزگار اور سادگی پسند انسان بتائے جاتے ہیں۔ وہ نسلاً پشتون ہیں اور تحریک مجاہدین کے زمانے میں یونس خالص کی حزب اسلامی میں شامل تھے۔ ان کی عمر ۳۵ سال کے لگ بھگ ہوگی۔ نہایت اعلیٰ درجے کے فوجی کمانڈر ہیں۔ سوویت افواج سے مقابلوں میں ان کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی تھی۔ ان کی شخصیت پر اسراریت کے پردے میں لپٹی ہوئی ہے۔ وہ نہ تو کسی سرکاری تقریب میں نظر آتے ہیں اور نہ کسی بیرونی مہمان سے ملنا پسند کرتے ہیں۔ سربراہان مملکت یا اقوام متحدہ کے نمائندوں سے ان کے نائبین ملاقات کرتے ہیں۔ ان کا وقت صرف تنظیمی سرگرمیوں اور فوجی حکمت عملیوں میں صرف ہوتا ہے۔''

طالبان مخالف مصنف احمد رشید، ملا صاحب موصوف کے بارے میں مزید لکھتے ہیں:

''ملا عمر جس کسی کی مدد کرتے، اس سے کسی صلے اور ستائش کا تقاضا نہ کرتے، صرف اتنا کہتے کہ وہ اسلامی نظام کے قیام میں ان کا ساتھ دیں۔ بے لوثی اور بے ریائی کے سبب سے ان کی شہرت دور دور تک پھیلنے لگی۔''

ملا صاحب کے بارے میں احمد رشید ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

''ملا عمر گھنٹوں جائے نماز پر بیٹھے عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ نماز کے بعد ہی طالبان کی جنگی چالوں کے بارے میں سوچتے اور فیصلے کرتے ہیں۔''

ملا محمد عمر مجاہد کے عزم و استقلال کا اعتراف احمد رشید ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''ملا عمر اپوزیشن یا اقوام متحدہ سے مصالحت کرنے پر تیار نہیں ہوئے۔ ان کا پختہ یقین اور غیر متزلزل عزم کا آخر کار ان کی فوجی فتح کا سبب بنا۔''

عالم عرب کے معروف رسالے ''الشرق القطریۃ'' کے نامور صحافی الدکتور احمد زیدان موفق نے اپنی یادیں تازہ کرتے ہوئے یوں لکھا:

مارچ کے ایک خوبصورت دن کی صبح، جب نیا افغانی سال شروع ہو رہا تھا، وکیل احمد متوکل مجھے دارالحکومت میں احمد شاہ ابدالی [کے اُس محل میں لے گئے، جہاں سے انہوں نے ۱۷۴۷ء میں پورے افغانستان پر حکومت کی تھی۔ اس محل کی ہر چیز سے تاریخی یادیں وابستہ ہیں...... اسی دوران ملا محمد عمر [کے راز دار وکیل احمد متوکل سے تحریک طالبان اور دیگر جہادی جماعتوں کے بارے میں اُن کے مؤقف پر باتیں بھی چل رہی تھیں کہ اچانک میری نظر ایک جوان پر پڑی، جن کی عمر تیس سے چالیس کے درمیان ہوگی، وہ ہماری طرف چلے آ رہے تھے اور اُن کے کندھے پر افغانی چادر دھری ہوئی تھی۔ میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ نہیں سوچ سکتا تھا کہ یہی ملا محمد عمر [ہوں گے۔ لیکن سادگی اور اپنے آپ کو مٹائے رکھنا ہی ملا صاحب کی پہچان تھی اور وہ کسی باڈی گارڈ یا پروٹوکول کے محتاج نہیں، جس کے عام جہادی قائدین گزشتہ کئی برس کے جہاد میں عادی ہو چکے ہیں۔ ملا محمد عمر [کی اس طرح تشریف آوری اور اُن کی ہیئت سب کے لئے واضح پیغام تھی قوت اور شان و شوکت، شخصیت سے ہوتی ہے، نہ کہ ظاہری ساز و سامان سے۔

میرے اور ملا صاحب کے درمیان چند قدم کا ہی فیصلہ رہ گیا تھا اور وہ مسلسل زمین کی طرف ہی دیکھ رہے تھے کہ اتنے میں وکیل احمد متوکل یہ بتانے کے لئے میری طرف متوجہ ہوئے کہ آپ کے سامنے ملا محمد عمر [ہیں۔

یاد رہے کہ ابھی آپ نے ''امیر المومنین'' کا لقب اختیار نہیں کیا تھا، جو اس واقعہ کے ایک سال سے زائد عرصے کے بعد، جب کابل فتح ہو چکا تھا، ۱۵۰۰ ارقابلی قائدین اور علماء نے آپ کے لئے تجویز کیا تھا۔

بہرحال میں تیزی کے ساتھ اُن کی طرف بڑھا اور سلام کر کے اُن سے عربی میں گفتگو کی۔ کچھ باتیں میں نے فارسی میں کیں۔ ملا صاحب نے مجھے اشارہ کیا کہ آئیں! اس گھنے درخت کے نیچے بیٹھتے ہیں، جو ان کے جد امجد احمد شاہ ابدالی [کے محل میں لگا ہوا تھا۔ ساتھ ہی انہوں نے اپنی چادر زمین پر بچھا دی تاکہ ہم اُس پر آمنے سامنے بیٹھ سکیں۔ وکیل احمد متوکل ہم سے ایک دو میٹر دور بیٹھ گئے اور پھر ہمارے درمیان تحریک طالبان اور دیگر جہادی جماعتوں کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ انہوں نے بڑی وضاحت سے بتایا کہ وہ مقامی طور پر کیا کرنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ تمام مسائل کا حل ایک امارت اسلامیہ کا قیام ہے اور افغانستان کو آپس میں لڑائی میں مصروف تمام فریقوں سے پاک کرنا ضروری ہے، جنہوں نے گزشتہ کئی سالوں کے دوران جہاد میں دی گئی قربانیوں کو برباد کر کے رکھ دیا ہے۔

ان کی اس بات کو تو ضرب المثل ہونا چاہیے:

''ہمارے سامنے ایک طرف اللہ کا وعدہ ہے اور دوسری طرف بُش کی دھمکی ہے۔ ہم خود عنقریب دیکھ لیں گے کہ ان دونوں میں سے سچا کون ہے؟ ہم ایمان والوں کی طرح اللہ کے وعدے پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ ضرور اپنے بندوں کی مدد فرمائے گا''۔

بلاشبہ ملا محمد عمر مجاہدؒ جیسی شخصیات کبھی نہیں مرتیں اور ایسے بلند کردار کبھی فنا نہیں ہوتے۔ البتہ خوش قسمت لوگ ان کے تذکرے سے اپنے لیے راہیں تلاش کرتے ہیں اور ان کے نقش قدم کی پیروی کرتے ہوئے منزل مراد پا جاتے ہیں۔

امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ کے بارے میں ایک مشہور شعر ہے:

اعد ذکر نعمان، اعد ان ذکرہ
ھو المسک ما کررتہ یتضوع

(آپ بار بار ان کا تذکرہ کریں کہ ان کا ذکر خیر تو مشک خوشبو کی طرح ہے کہ اس کو جتنا رگڑو اور ملو، اس کی مہک بڑھتی ہی جاتی ہے)

حضرت ملا محمد عمر مجاہدؒ کا تذکرہ بھی یقیناً ایسا ہی عطر افزاء اور مشکبار ہے۔

ماہنامہ ''المرابطون'' ایک قومی اور ملی ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے یہ ''مشک'' آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اس کی ایمان افروز مہک سے کوئی مدرسہ، کوئی جامعہ، کوئی گھر، کوئی دفتر اور کوئی گلی، کوئی قریہ محروم نہ رہے۔

رسالہ کا سرورق، مکمل اشتہار اور ملنے کے پتے ہفت روزہ ''القلم'' میں آئندہ ہفتے شائع ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

اظہار تعزیت

ہم بھائی عطاء اللہ (خار باجوڑ) کی نانی، محمد معاویہ فاروقی (منتظم ضلع ابوعبیدہ، کراچی) کے چچا اور امین شہیدؒ (فیصل آباد) کے والد محترم کے سانحۂ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب

امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ و ادارہ القلم

قرآنی افادات

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

"قرآن مجید"

قوموں — تاریخی ادوار — مختلف مراحل حیات اور مختلف زندگیوں کے انواع و اقسام کا — ایک بولتا ہوا مرقع — اور چمکتا ہوا صاف و شفاف آئینہ ہے، جس کا جی چاہے: فرد ہو یا قوم — جماعت ہو یا انجمن — خاندان ہو یا قبیلہ — اس میں اپنی صورت دیکھ لے اور اپنے متعلق خود فیصلہ کرے کہ —
ہمارے ساتھ کیا معاملہ ہونے والا ہے —
اللہ تعالیٰ سے کسی کا رشتہ نہیں —!

"جاہلیت" اور "اسلام" کا فرق

"جاہلیت" اور "اسلام" کا ذکر قرآن مجید نے اپنے بلیغ انداز میں کیا ہے اور عظیم الشان فرق بتایا ہے جو ان دونوں میں پایا جاتا ہے۔ فرمایا ہے:

واذكروا نعمت الله عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا وكنتم على شفا حفرة من النار فانقذكم منها، كذلك يبين الله لكم اياته لعلكم تهتدون

"اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا نے تم کو اس سے بچا لیا۔" (آل عمران:۱۰۳)

اومن كان ميتا فاحييناه وجعلنا له نورا يمشي به في الناس

"بھلا جو (پہلے) مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس کے لئے روشنی کر دی جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے۔" (الانعام:۱۵)

عبرت و موعظت

حقیقت میں جاہلیت اور اسلام کی اس سے زیادہ بولتی ہوئی تصویر نہیں کھینچی جا سکتی اور دونوں کے فرق و خصائص کو اس سے زیادہ وضاحت اور بلاغت کے ساتھ بیان نہیں کیا جا سکتا۔

جاہلیت اور اسلام کی پوری تاریخ ان دونوں آیتوں کی تفسیر اور اسی اجمال کی تفصیل ہے۔

"جاہلیت" کیا ہے "كنتم اعداء" اور "كنتم على شفا حفرة من النار" کا مظہر!

اور اسلام کیا ہے "الف بين قلوبكم" کی تفسیر اور "انقذكم منها" کی تصویر!

عہد جاہلیت میں ترقی یافتہ سے ترقی یافتہ انسان کی صحیح تعریف اس سے زیادہ صحیح اور اس سے زیادہ بلیغ نہیں کی جا سکتی، جو قرآن نے "اومن كان ميتا" سے کی ہے، اسلامی انقلاب بلکہ مجموعۂ انقلاب اور سلسلۂ انقلابات کی اگر تصویر کھینچی جائے تو اس کے لئے "فاحييناه وجعلنا له نورا يمشي به في الناس" سے زیادہ بلیغ الفاظ نہیں مل سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے (جیسے کوئی جچا کر کے بتاتا ہے) اور دو اور دو چار اس طریقہ سے سمجھایا ہے، بھلا وہ جو مردہ تھا "اومن كان ميتا فاحييناه" "ہم نے اس کو زندہ کیا، اور اتنا ہی نہیں "وجعلنا له نورا يمشي به في الناس" ہم نے اس کو ایک روشنی عطا کی، جس کے سہارے وہ لوگوں کے درمیان چلتا پھرتا ہے "كمن مثله في الظلمت ليس بخارج منها" کیا وہ اس کی طرح ہو سکتا ہے کہ جو اندھیروں میں بھٹکتا پھرتا ہے، نکلنے کا اس کو کوئی راستہ ہی نہیں ملتا۔

جاہلی طور طریقوں سے بچنے کی تاکید

افحكم الجاهلية يبغون ومن احسن من الله حكما لقوم يوقنون

"تو کیا پھر جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں، حالانکہ جو لوگ یقین رکھنے والے ہیں ان کے یہاں اللہ سے بہتر اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں۔" (سورۃ المائدہ:۵۰)

"حکم" کے معنی

سورۂ مائدہ کی آیت ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"افحكم الجاهلية يبغون ومن احسن من الله حكما لقوم يوقنون" "کیا وہ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں۔ میں "حکم" کے متعلق عرض کروں، عربی زبان سے ایک خصوصی تعلق رکھنے والے انسان کی حیثیت سے اور عربی ذخیرہ کی چھان بین کرنے والے طالب علم کی حیثیت سے بھی، "حکم" کا لفظ قرآن مجید میں بڑا وسیع اور بلیغ ہے، "حکم" کے معنی صرف قانونی فیصلہ کے نہیں "ترجیح" و "اختیار" کے بھی ہیں، کسی چیز کو ترجیح دینا اور کسی چیز کو اختیار کرنا یہ بھی "حکم" میں شامل ہے، "حکم" کا لفظ ان سب معانی پر حاوی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

کیا جاہلیت کے فیصلہ کو، کیا جاہلیت کے انتخاب کو، کیا جاہلیت کے رجحان کو، کیا جاہلیت کے اصول کو وہ ترجیح دیتے ہیں؟ وہ چاہتے ہیں؟ "ومن احسن من الله حكما لقوم يوقنون" "اللہ تعالیٰ سے بہتر حکم دینے والا ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں کون ہے؟"

جاہلیت کا مفہوم

سارا مسئلہ اسلام اور جاہلیت کے فرق کا ہے اور اب میں معذرت کے ساتھ یہ عرض کرتا ہوں، ہمارے بہت سے پڑھے لکھے بھائی بھی "اسلام" و "جاہلیت" کے فرق کو بھول چکے ہیں، چونکہ جاہلیت ان کے نزدیک ختم ہو چکی ہے، زیادہ تر "جاہلیت عربیہ" ان کے ذہن میں ہے، وہ کہتے ہیں کہ جاہلیت اور اسلام کی کوئی کشمکش اب نہیں ہے اور اسلام و جاہلیت کے فرق کو سوچنا اور اس کا جائزہ لینا گویا ایک طرح سے تضییع اوقات ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس وقت ملت میں جو بھی کمزوریاں اور خرابیاں ہیں وہ سب اس فرق کو فراموش کر دینے کا نتیجہ ہے جو اسلام اور جاہلیت کے درمیان ہے۔

کلامِ ہادیٔ عالم ﷺ

السنۃ

صرف ایک حدیث:

"لايومن احدكم حتى يحب لاخيه مايحب لنفسه"

"تم میں کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوگا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے بھی اس چیز کو پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔"

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کے ہاتھ میں دو مسواک تھیں، ایک صحابی سے فرمایا: ان میں سے جو چاہو لے لو، کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! آپ ﷺ ہی انتخاب فرما دیں، فرمانے لگے: یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس لئے تم یہی لے لو۔ مسواک میں بھی آنحضور ﷺ اس کی رعایت فرماتے تھے کہ دوسرے کو وہ دی جائے جو اپنے کو پسند ہے۔

"لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون"

"تم نیکی کے کمال کو نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ اس میں سے خرچ کرو جس کو تم پسند کرتے ہو۔" (آل عمران:۹۲)

روٹی کا بال چھانٹ چھانٹ کر صدقہ کرتے ہو یہ نیکی نہیں ہے، غرضیکہ امت صرف ایک اصول اپنا لے تو میرے خیال میں پچاس فیصد تو دنیا سے فساد ختم ہو جائے گا، یہ مقدموں کی نوبت نہ آئے اور دوسرے شر فساد اور فتنے جو پیدا ہو رہے ہیں ان سے نجات مل جائے کہ تمہارا معاملہ دوسروں کے ساتھ وہ ہو جو معاملہ کہ تم اپنے ساتھ پسند کرتے ہو۔

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، نوجوان تھا، کہنے لگا: یا رسول اللہ! زنا کی اجازت دیجئے، بیوی کر نہیں سکتا اور جوانی کا تقاضا مجبور کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قریب آؤ! قریب آیا، فرمایا: برخوردار! تم برداشت کرو گے کہ کوئی تمہاری ماں، بہن کے ساتھ ایسا کرے؟ کہا: نہیں! فرمایا: جس سے تم کرو گے وہ بھی کسی کی ماں یا بہن ہوگی، کسی کی بیٹی ہوگی۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا:

"اللهم طهر قلبه وحصن فرجه"

معارفِ نبوی

"یا اللہ اس کے دل کو پاک کر دیجئے اور اس کو پاک دامنی عطا فرما دیجئے۔" (المغنی للعراقی، اتحافات السنیۃ)

وہ نوجوان کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اس ہاتھ پھیرنے کے بعد میرے لئے دیوار اور عورت برابر ہو گئے۔ یہ تو آنحضرت ﷺ کا معجزہ تھا، مجھے تو یہاں یہ بیان کرنا تھا کہ کسی غیر کی طرف نظر کرتے ہو تو کوئی تمہاری کی طرف بھی نظر کرتا ہوگا۔

مومن کامل کی شناخت

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔"

تشریح: حدیث میں مومن سے مراد مومن کامل ہے اور مطلب یہ ہے کہ مومن کامل وہی ہے جو اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کے لئے بھی وہی چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جو چیز اپنے لئے پسند نہ کرتا ہو دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرے۔ مثلاً: کوئی شخص یہ نہیں چاہتا کہ دوسرے لوگ اس کی عزت و حرمت پامال کریں، اس کی غیبت کریں، اس کے خلاف کوئی سازش کریں، اس کی جان و مال اور عزت و آبرو کو کوئی نقصان پہنچائیں تو جس طرح اپنے حق میں ان چیزوں کو پسند نہیں کرتا ٹھیک اسی طرح دوسروں کے حق میں بھی ان چیزوں کو پسند نہ کرے، کسی کی غیبت نہ کرے، کسی کو نقصان نہ پہنچائے، کسی کی عزت و حرمت پامال نہ کرے۔ الغرض: کامل ایمان کا معیار یہ ہے کہ آدمی دوسروں کے لئے بھی وہی بات پسند کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔

مومن کا گناہوں سے پریشان ہونا اور توبہ کرنا ایمان کی علامت ہے

ان المومن يرى ذنوبه كانه في اصل جبل يخاف ان يقع عليه وان الفاجر يرى ذنوبه كذباب وقع على انفه

ترجمہ و تشریح: یعنی مومن بندے سے اگر غلطی یا گناہ ہو جائے تو اس پر اتنا بوجھ پڑتا ہے کہ گویا وہ پہاڑ کے نیچے آ گیا، جب تک کہ اللہ تعالیٰ کو راضی نہ کر لے اور اپنے قصور کی معافی نہ مانگ لے اور اس کو اطمینان نہ ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف کر دیا ہوگا، کسی طریقہ سے بھی اس کو چین نہیں آتا اور فرمایا کہ: منافق کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ناک پر مکھی بیٹھی تھی وہ اڑا دی فرق کیا پڑا؟ کسی مومن کا اپنے گناہوں کو یاد کر کے پریشان ہونا اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا یہ علامت ہے ایمان کی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب سے پہلے ایمان سیکھتے تھے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھ پر ایک طویل زمانہ گزرا، ہم لوگ پہلے ایمان سیکھتے تھے پھر قرآن سیکھتے تھے۔ پہلے ایمان سیکھا اور اس کے بعد قرآن سیکھا، قرآن کریم کی سورتیں آنحضرت ﷺ پر نازل ہوتی تھیں تو ہم ان کے حلال و حرام کو بھی جانتے تھے اور ہم یہ بھی جانتے تھے کہ اس آیت پر یہاں وقف کرنا چاہئے، لیکن اس کے بعد کچھ لوگ آئے ہیں جنہوں نے ایمان تو سیکھا نہیں، قرآن سیکھ لیا اور وہ سورۂ فاتحہ سے لے کر آخر تک پڑھتے ہیں اور پڑھتے بھی دھڑا دھڑ ہیں، ان کو یہ معلوم نہیں کہ اس آیت میں کہاں وقف کرنا؟ کہاں ٹھہرنا ہے؟ کیا اس کے احکام ہیں؟ سورۂ فاتحہ میں کیا احکام ہیں؟ اور اسی طرح دوسری سورتوں میں کیا احکام ہیں؟ بس جس طرح کہ ردی کھجوروں کو چن کر آدمی الگ کر لیتا ہے اسی طرح ہم قرآن پڑھ رہے ہیں۔"

تشریح: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ کی بات کر رہے تھے، وہ فرماتے تھے کہ ہم پہلے ایمان سیکھتے تھے اور ایمان رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں بیٹھ کر دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا تھا۔ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ: "ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھتے تھے آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے تھے تو ہمیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہم اللہ کو دیکھ رہے ہیں۔" یہ تو اپنے زمانے کی بات ہے کہ ہم نے سب سے پہلے ایمان سیکھا اور اس کے بعد قرآن سیکھا، پھر جب قرآن نازل ہوتا تھا، یعنی کبھی ایک چھوٹی سی سورت، کبھی ایک آیت، کبھی دو آیتیں، کبھی چند آیتیں، تو ایمان کو سیکھنے کے بعد پھر ہم قرآن کو سیکھتے تھے اور قرآن اس طرح سیکھتے تھے کہ اس کے حلال کو، حرام کو، جائز کو، ناجائز کو، ہر چیز کو جانتے تھے اور اب کچھ لوگ آئے ہیں یا آئیں گے کہ وہ دھڑا دھڑ قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیں گے، ان کو یہ تک معلوم نہیں کہ قرآن مجید ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟ ہم سے کیا تقاضا کرتا ہے؟

قرآن کے سائے میں.....

ماخوذ از قصص القرآن

مولانا محمد حفظ الرحمن سیوہاروی

حضرت داؤد علیہ السلام

قرآن عزیز کی تفصیلات اور سیاق و سباق تصریحات کے بعد ابن حزم کے شبہ کے لئے کوئی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی، وہ تو صاف صاف یہ کہہ رہا ہے کہ خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانے کی ناپاک جرأت "انسان" کو ہی ہوئی، اس لئے کہ وہ متضاد اوصاف کا مجموعہ ہے، لیکن اس کے علاوہ کائنات کی ہر شے خدا کے سامنے حقیقت کے سوا اور کچھ کہنے کی جرأت نہیں رکھتی اور اسی لئے وہ صرف پاکی ہی بیان کرتی ہے اور "تسبیح و تحمید" اس کا شیوہ ہے۔

شیخ بدر الدین عینی رحمہ اللہ نے محققین کے اس مسلک کو اس حدیث کے تحت مختصر مگر مدلل بیان کیا ہے جس میں دو قبروں میں مردوں پر عذاب ہونے اور نبی کریم ﷺ کے درخت کی ایک سبز شاخ کو چیر کر دونوں قبروں پر لگاتے ہوئے یہ ارشاد فرمانے کا ذکر ہے کہ جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہوں گی، یہ دونوں عذاب سے محفوظ رہیں گے۔

چنانچہ فرماتے ہیں:

اہل علم آیت "**وان من شيء الا يسبح بحمده**" کے معنی بیان کرتے ہیں کہ ہر زندہ شے خدا کی حمد کرتی ہے اور ہر شے کو اس کے وجود کے مناسب زندگی حاصل ہے اور لکڑی (نباتات) میں زندگی اس وقت تک باقی رہتی ہے جب تک وہ سبز رہے اور خشک ہو جانا اس کی موت کا اعلان ہے اور پتھر (جمادات) کی زندگی اس کے سالم رہنے سے وابستہ ہے اور اس کا ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا اس کی موت کا پیغام ہے اور محققین کا یہی مسلک ہے کہ آیت (بغیر کسی تاویل کے) اپنے عموم پر ہے، البتہ اس میں اختلاف ہے کہ یہ اشیاء کیا حقیقتاً تسبیح کرتی ہیں یا اپنے حال سے صانع اور خالق پر دلالت کرنا ہی ان کی تسبیح ہے۔

تو اہل تحقیق کا مذہب یہ ہے کہ یہ اشیاء حقیقتاً تسبیح کرتی ہیں اور جبکہ "عقل" بھی اس کو محال نہیں سمجھتی اور "نص" بھی صراحت اس کا اظہار کرتی ہے تو ضروری ہے کہ اس کا مطلب وہی لیا جائے جو اہل تحقیق فرماتے ہیں۔ (عینی شرح بخاری: ج۱ ص۸۷۴)

نص قرآنی کی صراحت تو آپ کے سامنے ہے لیکن عقل کیوں اس کو محال نہیں سمجھتی تو اس کا فتویٰ عقل ہی سے لیجئے۔

عقلاء دہر کا اس پر اتفاق ہے کہ گفتگو اور قول کے لئے "نطق" شرط نہیں ہے اور اگر کسی شے میں "حیات" اور "صوت" موجود ہیں تو اس کی جانب قول کی نسبت بے تردد صحیح ہے۔ چنانچہ فلاسفۂ یونان حیوانات کے اندر حیات کے ساتھ جزئیات کا حس بھی تسلیم کرتے رہے ہیں اور جدید سائنس کے دور میں تو یہ مشاہدہ ہو رہا ہے کہ نباتات کے اندر بھی "حیات" اور "احساس" دونوں چیزیں موجود ہیں حتیٰ کہ جزئیات کا تمیز بھی تجربہ میں آ چکا ہے۔ چھوئی موئی کا درخت ہاتھ لگانے سے مرجھا جاتا ہے اور ہاتھ الگ ہونے سے پھر شاداب ہو جاتا ہے۔ "مردم خور درخت" انسان یا حیوان کے قریب ہونے پر اس کا احساس کرتا اور فوراً اپنی شاخیں دراز کر کے اس کو دبوچ کر اپنی گرفت میں کر لیتا ہے، یہ اب رات دن کے مشاہدے ہیں۔ کلکتہ میں مشہور ماہر علم النباتات سائنس داں کا ایک باغیچہ آج بھی موجود ہے۔ جس میں سطریوں خدا کی قدرت کے عجائبات دکھاتا ہے کہ درخت مریض بھی ہوتے ہیں اور صحت یاب بھی اور بعض درختوں کا بعض سے نفرت کرنا مشاہدہ ہوتا ہے اور بعض کا بعض کی جانب مائل ہونا بھی۔ حتیٰ کہ بعض سائنس دانوں کا اب یہ دعویٰ ہے کہ ایک نہایت ہی ضعیف اور غیر محسوس قسم کی حیات جمادات کے اندر بھی پائی جاتی ہے اور وہی اس کے نمو کی کفیل ہے۔

غرض نقل اور عقل دونوں اعتبار سے قرآن عزیز کا یہ ارشاد کہ "کائنات کی ہر شے خدا کی حمد و ثناء کرتی ہے" اپنے حقیقی معنی کے لحاظ سے ہے اور "دلالت حال" کے ساتھ اس کی تاویل کرنا فضول ہے۔ البتہ ان کی یہ تسبیح و تحمید انسانوں کے عام فہم و ادراک سے بالاتر رکھی گئی ہے اور خدا کی مرضی اور مشیت کے ماتحت کبھی کبھی انبیاء و رسل کو اس کا فہم و ادراک عطا ہو جاتا ہے، جو ان کے لئے بطور نشان (معجزہ) کے ہوتا ہے چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کی خصوصیات میں سے ایک خصوصی شرف و امتیاز یہ تھا کہ جب وہ صبح شام خدا کی حمد و ثناء کرتے اور اس کی پاکی اور تقدیس میں مشغول ہوتے تو وحوش و طیور اور پہاڑ بھی ان کے ساتھ بلند آواز سے خدا کی تسبیح و تحمید میں ان کی ہم نوائی کرتے اور حضرت داؤد علیہ السلام اور وہ سب ایک دوسرے کی تسبیح و تحمید کو سنتے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی یہی وہ خصوصیت ہے جس کا قرآن عزیز نے سورۂ انبیاء، سبا اور ص میں صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

یہ واضح رہے کہ علماء حق میں سے جن علماء نے سورۂ بنی اسرائیل کی آیت میں جن و انس کے علاوہ اشیاء کی تسبیح کو "حال" پر محمول کیا ہے، انہوں نے بھی بلا خوف یہ تسلیم کیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا معاملہ اس عام حالت سے جدا معجزات سے تعلق رکھتا ہے اور ان مقامات میں حیوانات و جمادات کی تسبیح و تحمید حقیقی معنی ہی کے لحاظ سے ہے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کے ان معجزات میں حقیقت ہی مراد ہے جن میں کنکریوں کا کلمہ پڑھنا، استوانہ حنانہ کا گریہ کرنا اور حیوانات کا آپ ﷺ سے ہمکلام ہونا ثابت ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہے کا نرم ہو جانا

شاہی اور شہنشاہی کے باوجود حضرت داؤد علیہ السلام سلطنت و مملکت کے مال سے ایک حبہ نہیں لیتے اور اپنا اہل و عیال کی معاش کا بار بیت المال پر نہیں ڈالتے تھے بلکہ اپنی محنت اور ہاتھ کی کمائی سے حلال روزی حاصل کرتے اور اسی کو ذریعۂ معاش بناتے تھے۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کے اس وصف کو حدیث صحیح میں ان الفاظ کے ساتھ سراہا گیا ہے:

قال رسول الله ﷺ ما اكل احد طعاما قط خيرا من ان ياكل من عمل يده وان نبي الله داؤد عليه السلام كان ياكل من عمل يده

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی انسان کا بہترین رزق اس کے اپنے ہاتھ کی محنت سے کمایا ہوا رزق ہے اور بے شبہ اللہ کے پیغمبر داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی محنت سے روزی کماتے تھے۔ (بخاری، کتاب التجارۃ)

شیخ بدر الدین عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام دعاء مانگا کرتے تھے کہ خدایا! ایسی صورت پیدا کر دے کہ میرے ہاتھ کی کمائی آسان ہو جائے کیونکہ میں بیت المال پر اپنی معاش کا بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا۔ دراصل حضرت داؤد علیہ السلام کا یہ پاک جذبہ اسی پیغمبرانہ امتیازات میں سے تھا جن کا ذکر قرآن عزیز نے تمام اولوا العزم پیغمبروں کی رشد و ہدایت کے سلسلہ میں کیا ہے، ہر نبی اپنی امت کو جب پیغام الٰہی سناتا ہے تو ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیتا ہے:

وما اسئلكم عليه من اجر ان اجري الا على الله

اور میں تم سے اس خدمت کا کوئی معاوضہ نہیں چاہتا میرا معاوضہ تو اللہ کے ذمہ ہے۔ (عینی جلد ۷ ص ۳۳۰)

☆—☆—☆

جہاد نبی الرحمۃ والملاحم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں

حدیث ۳۶۰: قیدی کو رہا کرانا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیدی کو رہا کراؤ، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار انسان کی تیمارداری کرو۔

حدیث ۳۶۱: قیدی کو رہا کرانا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا کتاب اللہ کے علاوہ بھی وحی کا کچھ حصہ تمہارے پاس موجود ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور جان کو پیدا کیا! مجھے تو کسی ایسی وحی کا علم نہیں، البتہ فہم و فراست ایک دوسری چیز ہے جو اللہ تعالیٰ قرآن فہمی کے لیے عطا کرتا ہے یا جو اس دستاویز میں ہے۔ میں نے عرض کیا: اس صحیفے میں کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس میں دیت کے مسائل، قیدی کو رہائی دلانے کی فضیلت اور یہ کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

حدیث ۳۶۲: مشرک قیدیوں سے فدیہ لینا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ﷺ حکم دیں تو ہم اپنے بھانجے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لیے ان کا فدیہ معاف کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں تم ان کے فدیے سے ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

حدیث ۳۶۳: مشرک قیدیوں سے فدیہ لینا

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جب بحرین کا مال لایا گیا تو آپ ﷺ کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! اس مال میں سے مجھے بھی دیجئے! کیونکہ میں نے اپنی جان کا فدیہ بھی دیا ہے اور عقیل کو بھی رہائی دلائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ (مال لے) لیں۔ پھر ان کے کپڑے میں بھر کر انہیں مال عطا فرمایا۔

حدیث ۳۶۴: مشرک قیدیوں سے فدیہ لینا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بدر کے قیدیوں کو چھڑانے کے سلسلے میں حاضر ہوئے تھے، انہوں نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز مغرب میں سورۂ طور پڑھتے سنا تھا۔

مشعل

ترجمہ: کتاب الجہاد ..... صحیح بخاری

حدیث ۳۶۵: جب جنگجو کافر مسلمانوں کے علاقے میں امان کے بغیر چلا آئے

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس مشرکین کا ایک جاسوس آیا جبکہ آپ ﷺ سفر میں تھے۔ وہ صحابۂ کرام کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتا رہا، پھر اٹھ کر چل دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے ڈھونڈ کر قتل کر دو۔ (حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا:) میں نے اسے قتل کیا تو آپ ﷺ نے انہیں اس جاسوس کا سامان بھی دلا دیا۔

حدیث ۳۶۶: اہل ذمہ کا دفاع کیا جائے اور انہیں غلام نہ بنایا جائے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو اس امر کی وصیت کرتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا (اہل ذمہ سے) جو عہد و پیمان ہے وہ اسے پورا کرے اور ان کی حمایت کرتے ہوئے دشمنوں سے جنگ کرے اور انہیں ان کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دی جائے۔

☆—☆—☆

مُناجاتِ صابری

شب و روز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

کتاب و سنت کے اذکار

اس شخص کی دعاء جس پر کوئی کام مشکل ہوجائے

قَدَّرَ اللّٰہُ وَمَاشَاءَ فَعَلَ (مسلم)

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (ابوداؤد)

الفقہ

اس مستقل سلسلے میں "الفقہ" آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیر نظر مضمون حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی کتاب "حلال و حرام" سے ماخوذ ہے۔

مدرسہ کی مالیات سے متعلق چند سوالات

سوال: مدرسہ کے شعبۂ مالیات سے متعلق چند باتیں دریافت طلب ہیں، امید ہے کہ شرعی رہنمائی فرمائیں گے۔

(۱) ہمارے مدرسہ میں قمری مہینوں کے اعتبار سے نظام العمل اور حاضری وغیرہ معمول بہا ہے، اس میں ہر سال دس بارہ روز کی کمی ہو جاتی ہے اسی طرح اساتذہ کو ملنے والی تنخواہیں شمسی مہینوں کے بالمقابل زیادہ ہو جاتی ہیں، یعنی سالانہ بونس لے کر ساڑھے تیرہ مہینے کی تنخواہ دینا پڑتی ہے اور بجٹ پر اس کا اثر پڑتا ہے، تنخواہوں کے لیے جو رقم مختص کی جاتی ہے وہ کم پڑ جاتی ہے، اگرچہ مدرسہ کے دستور میں قمری مہینہ ہی مقدم ہے، مگر موجودہ دور میں سرکاری دفاتر سے متعلق کام اور ملازمین شمسی مہینوں کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں، حالانکہ اس میں ملازمین کو بمقابل قمری ماہ کے تنخواہ کم ملتی ہے، یعنی صرف تیرہ مہینے کی، جبکہ قمری مہینے کے اعتبار سے بونس کو شمار کر کے ساڑھے تیرہ مہینے ہوتے ہیں، سوال یہ ہے کہ جن ملازمین نے شمسی ماہ کے اعتبار سے مالیات دفتر سے رقم حاصل کی، ان کی سالانہ چند یوم کی تنخواہ باقی بچی رہی، ضابطہ کے مطابق اس کے حقدار ملازمین ہیں، مگر مدرسہ دوبارہ اس رقم کو استعمال کر لیتا ہے اس کے برعکس قمری مہینے سے تنخواہ لینے والے اساتذہ و ملازمین کو دس دن سے زائد کی جو رقم دینی پڑتی ہے، یہ زائد خرچ دوسرے مد میں شامل ہو جاتا ہے اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

(۲) مدرسہ میں آمدنی اور اس کے خرچ کے مدات متعین ہیں، جن میں ایک مد اکرام مسلم بھی ہے، اس میں بھی آمدنی کبھی کبھی بہت ہوتی ہے، لیکن اخراجات کئی گنا زیادہ ہو جاتے ہیں، جو دوسری مد سے پورے کیے جاتے ہیں، بہت سے مہمان غیر مسلم بھی آتے ہیں اور بہت سے علماء، فضلاء اور عامۃ المسلمین اور اصلاحی و تبلیغی کام کرنے والے حضرات بھی، سب کے کھلانے پلانے پر خرچ ہوتا ہے، سوال یہ ہے کہ اس طرح مدات تقسیم کرنا اور وقت ضرورت ایک مد کی رقم دوسرے مد میں خرچ کر دینا اور خاص طور پر مدرسہ کی رقم مہمانوں پر اور ان کے آرام پر خرچ کرنا کیسا ہے؟

اس میں ایک بات اور غور طلب ہے کہ بعض خصوصی مہمانوں کے ساتھ مدرسہ کے معزز ممبران اور اساتذہ کو بھی شریک کیا جاتا ہے اور وہ بھی ان کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں اور مدرسہ کے خرچ پر گاڑیوں میں سفر کرتے ہیں، اس کا شرعی حکم کیا ہے؟ بقدرے وضاحت سے تحریر فرمائیں۔

(۳) بہت سارے مالدار لوگ حضرت مہتمم صاحب کو یہ کہہ کر رقم دیتے ہیں کہ آپ اپنی صوابدید پر جہاں چاہیں خرچ کریں، حضرت مہتمم صاحب بھی کبھی کسی عارضی ملازم کی تنخواہ بھی اس رقم سے دے دیتے ہیں اور اس عارضی ملازم کا استقلال ہونے کے بعد وہ رقم دفتر محاسبی سے واپس نہیں لیتے، مثال کے طور پر کسی ملازم کو یہ کہہ کر رکھ لیتے ہیں کہ آپ چند ماہ خدمت کرو، میں کچھ آپ کو دیدوں گا اور اس کو کچھ دے دیتے ہیں اور استقلال ہو گیا تو باضابطہ اس کی تنخواہ دفتر سے جاری ہو جاتی ہے، ملازم پر واضح کر دیا جاتا ہے کہ یہ رقم آپ کی اجرت نہیں ہے بلکہ ہم بطور تعاون اور تبرع کے آپ کو دے رہے ہیں، اسی طرح مہتمم صاحب اساتذہ اور ملازمین کی ضروریات کے لیے قرض دیتے رہتے ہیں، کبھی تو کچھ دنوں بعد قرض دی گئی رقم واپس لے لیتے ہیں اور کبھی بالکل معاف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایسی ہی نیت کر کے دیتا ہوں، قرض اس لیے کہہ دیتا ہوں تاکہ ملازمین اور مدرسین بلا ضرورت شدیدہ سوال نہ کریں، اس طرح مختلف اساتذہ اور ملازمین کو مثلاً ایک سال دو لاکھ روپیہ تقسیم کیا تو ایک لاکھ ہی واپس ملتا ہے بقیہ لاکھ روپے واپس نہیں مل پاتے، مہتمم صاحب اس خسارے کو پورا کرنے کے لیے کسی تاجر کو کچھ رقم دے دیتے ہیں کہ آپ اسے اپنی تجارت میں شامل کر کے اس حصہ کا نفع دیتے رہیں، اس طرح سے اگر سالانہ لاکھ روپیہ خسارہ ہو گیا یعنی واپس نہیں آیا تو لاکھ روپیہ کا نفع بھی ہو جاتا ہے، کبھی کبھی دوسرے مدرسے کو وقت ضرورت اس مد سے کچھ رقم بھی دے دی جاتی ہے، سوال یہ ہے کہ ایسا کرنا کیسا ہے؟

بعض مرتبہ زکوٰۃ کے مسائل کی رعایت میں دشواری ہوئی، تو ایک استاذ صاحب نے مہتمم صاحب کو یہ مشورہ دیا کہ آپ اس طرح کی رقوم اپنے ہی حق میں کسی مستحق استاذ کے ذریعہ تملیک کروا دیں یا طلبہ کے ذریعہ تملیک کروا دیں، اس طرح یہ رقم آپ کے لیے ہدیہ ہو جائے گی، پھر آپ جسے بھی چاہیں، جس مد میں چاہیں خرچ کر سکتے ہیں، خاص طور پر مضاربت پر دینے کے لیے یا کاروبار میں لگانے کے لیے تملیک کرانا زیادہ مناسب ہوگا، اب سوال یہ ہے کہ تملیک کرانے سے کیا یہ رقم مہتمم صاحب کے لیے ہدیہ ہو جائے گی؟ یا بعد تملیک مہتمم صاحب جن کو دیتے ہیں، ان کے لیے ہدیہ ہوگی؟ اگر یہ رقم بڑی ہو اور نصاب کو پہنچتی ہو تو اس پر فرض ہونے والی زکوٰۃ اس رقم میں سے ادا کی جائے یا علاحدہ سے؟ وضاحت فرمائیں، بہت مہربانی ہوگی۔

(۴) ہمارے مدرسے کے ایک استاذ رمضان المبارک میں "کویت" تشریف لے گئے، وہاں کچھ لوگوں نے ان کو کویتی دینار مدرسہ کے لیے چندہ دیا، جس میں زکوٰۃ اور فطرہ کے مد کی رقم شامل تھی، اس رقم کو ہندوستان منتقل کرنے کے لیے موجودہ دور میں ہنڈی اور حوالہ کا طریقہ ہے مگر خلاف قانون ہونے کی وجہ سے استاذ نے اس طرح سے رقم منتقل نہیں کی، بلکہ انہوں نے اس سے کچھ تجارتی اشیاء خریدیں اور اس میں اپنی ذاتی رقم بھی شامل کی اور اسے ہندوستان "کارگو" کر دیا، ہندوستان پہنچ کر جب وہ چیزیں فروخت کی گئیں تو اصل رقم سے زائد رقم بھی وصول ہوئی، مہتمم صاحب اور کمیٹی کے حضرات یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ آمدنی ہوئی ہے، مکمل رقم مدرسہ کو دے دیں، چونکہ آپ مدرسہ کی طرف سے فراہمی مالیہ کے لیے وہاں گئے تھے، استاذ محترم کا کہنا یہ ہے کہ میرے ذمہ صرف سبق پڑھانا تھا، میں نے تو چار رمضان کی چھٹیوں میں مالیہ فراہم کیا اور اس راستہ کی مشکلات کو برداشت کیا اور جن شاگردوں نے مجھے کچھ تحفہ تحائف دیئے وہ سب کچھ بھی اسی مال میں شامل کر کے میں نے تجارتی سامان خریدا، میری نیت یہ تھی کہ چاہے اس میں نفع ہو یا نقصان اور یہ سامان ہندوستان پہنچے یا ضائع ہو جائے مدرسہ کے لیے وصول ہونے والی رقم میں ادا کروں گا، اگر میں نے غیر قانونی طریقہ اختیار کیا ہوتا تو تنہا میں جوابدہ ہوتا، اب اگر نفع ہو رہا ہے تو وہ مدرسہ کا حق نہیں ہے، مدرسہ کو اتنی ہی رقم ادا کروں گا جتنی وصول ہوئی ہے، حضرت مفتی صاحب سے درخواست ہے کہ اس صورت حال کا حکم بیان فرمائیں تاکہ استاذ محترم اور ذمہ داران مدرسہ کے اس معاملہ کا شرعی حل معلوم ہو جائے، مہربانی ہوگی۔

(۵) مدرسہ میں لوگ مختلف معاملات میں دعاء کے لیے کہتے ہیں، جب وہ کام ہو جاتا ہے تب کچھ چندہ بھیج دیتے ہیں، اس طرح مہتمم صاحب سے بعض حضرات دنیاوی افسران کے پاس سفارشی خطوط لے کر جاتے ہیں اور فون کرواتے ہیں، جس سے وہ کام بآسانی ہو جاتا ہے، بعد میں کچھ رقم مدرسہ کو بطور عطیہ کے بھیج دیتے ہیں، کبھی کبھی مہتمم صاحب ان کو ترغیب بھی دے دیتے ہیں کہ آپ کا کام تو ہو جائے گا، آپ مدرسہ کو چندہ دے دیں، کبھی ان سے کوئی دوسرا بھی دینی کام کرایا جاتا ہے، ظاہر ہے کہ اگر مہتمم صاحب کی سفارش یا ان کے فون سے وہ کام نہ ہوتا تو ایسا شخص دینی کام میں یہ حصہ نہ لیتا، سوال یہ ہے کہ اس طرح کی رقم رشوت تو نہیں ہوگی؟

☆—☆—☆

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ن والقلم وما یسطرون — قسم ہے قلم کی (القرآن)

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY

ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11	29 جمادی الثانی تا 4 رجب المرجب 1437ھ بمطابق 8 تا 14 اپریل 2016ء	21

اللّٰھُمَّ

نعمتوں کے زوال سے پناہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ

مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ

ترجمہ:

اے میرے پروردگار! میں نعمتوں کے زوال سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

☆☆☆

بھارتی فورسز کا کشمیری طلباء پر وحشیانہ تشدد، فرضی جھڑپ میں نوجوان شہید

2 فوجی واصل جہنم

فورسز نے ترال میں فرضی جھڑپ میں ایک بے گناہ کشمیری کو شہید جبکہ تین کو زخمی کیا، کپواڑہ میں ہینڈ گرنیڈ حملے میں 2 فوجی ہلاک اور 3 زخمی

ضلع اسلام آباد میں سرینگر کے رہائشی 3 نوجوانوں کو پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت جیل بھیج دیا گیا، شوپیاں میں ڈوبنے والے شہری کی لاش برآمد

سرینگر میں پاکستانی پرچم لہرانے پر قابض فوجی طیش میں آگئے، نوجوان پر تشدد، علاقے میں سرچ آپریشن کے نام پر گرفتاریوں کا سلسلہ شروع

بھارتی فوج کے مشکوک سروے پر بڈگام کے شہریوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی، وادی میں فورسز کے مظالم کے مظاہرے اور ہڑتال، نظام زندگی درہم برہم

سرینگر (مانیٹرنگ ڈیسک، نیٹ نیوز) قابض بھارتی فورسز نے ایک فرضی جھڑپ کے دوران ایک نوجوان کو شہید کر دیا جبکہ طلباء پر وحشیانہ تشدد اور شیلنگ کے نتیجے میں متعدد افراد زخمی ہو گئے، دوسری جانب کپواڑہ میں مجاہدین کے ایک گرنیڈ حملے میں 2 قابض فوجی واصل جہنم ہو گئے جبکہ 3 شدید زخمی ... (باقی صفحہ 6 نمبر 1)

عراق، خودکش دھماکوں اور بمباری سے 87 افراد ہلاک، درجنوں زخمی

1500 افراد بازیاب

خودکش بمبار نے بغداد میں ایک مصروف مقام طائران چوک پر خود کو دھماکے سے اڑا دیا جس کے نتیجے میں 7 افراد ہلاک اور 23 زخمی ہو گئے

عراق کی مشترکہ سیکیورٹی فورسز کی صوبہ الانبار میں بمباری سے 51 افراد اپنی زندگی سے محروم ہوئے، پندرہ سو قیدیوں کو صوبہ انبار سے بازیاب کیا گیا

عراق (مانیٹرنگ ڈیسک) عراق میں موت کا رقص جاری، خودکش دھماکوں، بمباری، بارودی سرنگ دھماکے اور فائرنگ کے واقعات میں 87 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے جبکہ سرکاری فورسز نے صوبہ انبار سے 1500 افراد کو بازیاب کرانے کا دعویٰ کیا ہے ... (باقی صفحہ 6 نمبر 2)

مقبوضہ بیت المقدس: اسرائیلی فورسز کی دہشتگرد کارروائیاں، 7 نہتے فلسطینی شہید، 3 گھر مسمار

فلسطین کے جنوبی ضلع الخلیل میں اسرائیلی فوج نے فائرنگ کر کے 4 نہتے بے گناہ شہریوں جبکہ نابلس میں چھاپوں کے دوران ایک معصوم فلسطینی کو شہید کیا

عین الحلوہ پناہ گزین کیمپ میں فائرنگ کے ایک واقعے میں 2 فلسطینی پناہ گزین شہید اور متعدد زخمی ہوئے، مغربی کنارے میں فورسز کی تلاشی کارروائیاں

غزہ کی ناکہ بندی لاکھوں لوگوں کی زندگیوں سے کھیلنے کے مترادف ہے، ترکی نے غزہ کی پٹی میں 10 سال سے معاشی ناکہ بندی ختم کرنے کا مطالبہ کر دیا

مقبوضہ علاقوں کو آزاد کرانے کا واحد ذریعہ اسرائیلی حکومت کے مقابلے میں مزاحمت کا عمل جاری رکھنا ہے، حماس، غزہ میں سونے کی خرید و فروخت پر پابندی

مقبوضہ بیت المقدس (مانیٹرنگ ڈیسک) مقبوضہ بیت المقدس میں صیہونی فورسز کی بربریت اور دہشت گرد کارروائیوں کا سلسلہ جاری، فائرنگ سے مزید 7 نہتے فلسطینی شہریوں کو شہید اور متعدد کو زخمی ہو گئے فورسز نے مزید 3 گھر مسمار کر دیے۔ نابلس میں تلاشی کارروائیوں اور چھاپوں کے دوران متعدد افراد پر ... (باقی صفحہ 6 نمبر 3)

شعبہ تبلیغ کے تحت آئندہ کے پروگرامات کا شیڈول

☆ ــــ شعبہ تبلیغ کا ماہانہ دورہ ضلع قصور 8 تا 12 اپریل ہوگا۔ جس میں مقرر مولانا ابوبکر صاحب، مولانا ممتاز قادری صاحب ہوں گے۔

☆ ــــ 10 اپریل عظمت شہداء اسلام کانفرنس ڈی آئی خان میں منعقد ہوگی۔ مقرر مولانا عبدالرشید صاحب

☆ ــــ 10 آزادیٔ کشمیر کانفرنس ... آزاد کشمیر منعقد ہوگی۔ مقرر محمد الیاس قاسمی صاحب اور مولانا مسعود الیاس صاحب اور نعت خوان قاری طیب احمد صاحب۔

☆ ــــ ڈی آئی خان 14 اپریل سیرت سیدنا نبی الاسلام صلی اللہ علیہ وسلم ... مقرر محمد الیاس قاسمی صاحب۔

☆ ــــ 14 اپریل ماہانہ اجتماع جامع مسجد ... کراچی مقرر حضرت مولانا محمد عمار صاحب۔

☆ ــــ 15 اپریل خطبہ جمعہ المبارک سرگودھا۔ مقرر مولانا عبدالرشید صاحب

☆ ــــ عظمت شہداء اسلام کانفرنس ... مقرر مولانا محمد عمیر صاحب

☆ ــــ 17 اپریل تکمیل مشکوٰۃ شریف و جلسہ دستار بندی جامعہ ... کراچی۔ مقرر ... حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب، حضرت مولانا مفتی منصور احمد صاحب مدیر مرکز ... اسلام آباد

☆ ــــ 21 اپریل سیرت سیدنا نبی الرحمت صلی اللہ علیہ وسلم ... مقرر حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب

☆ ــــ 24 اپریل ... تعلیم القرآن ... مہمان خصوصی ... مفتی عبدالرؤف اصغر صاحب، مولانا ... صاحب، مولانا الیاس قاسمی صاحب، حضرت اقدس مفتی منصور احمد صاحب، ... سید احمد شہید ... قاری صاحب و دیگر عظمت قرآن کانفرنس سے خطاب فرمائیں گے۔

طالبان نے امریکی ایف 16 مار گرایا، 62 ہلاکتیں

مجاہدین کا اسلام قلعہ پر پولیس قافلے پر دھاوا، 16 اہلکار گرفتار کر لئے گئے، بھاری مقدار میں اسلحہ بھی غنیمت، بگرام ایئربیس کے قریب امریکی فوجی اہلکار کی فائرنگ سے افغان لڑکا شہید

افغانستان مجاہدین کے اتحادیوں پر کڑے وار

343 اہلکاروں نے ہتھیار ڈال دیئے

امریکی طیارہ بگرام ایئربیس کے قریب مار گرایا گیا، سوار تمام افراد واصل جہنم، اورزگان میں ہائی وے پر قبضے کیلئے طالبان اور کٹھ پتلی افغان فورسز میں شدید لڑائی جاری، اب تک 15 اہلکار زندگی سے محروم ہو چکے

غزنی میں فوجیوں کی گشتی پارٹی پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ، 3 فوجی ہلاک، درجنوں زخمی، مجاہدین نے صوبہ بغلان میں افغان فورسز کا حملہ پسپا کر کے 4 فوجیوں کو ٹھکانے لگا دیا، 2 ٹینک بھی تباہ کئے

صوبہ ہلمند، سرپل، زابل، میدان وردک، غور، دائی کنڈی، غزنی، قندھار، ہرات، بلخ اور بدخشان کے صوبوں میں حقائق کا ادراک کرتے ہوئے سیکڑوں فوجی اور پولیس اہلکاروں نے مجاہدین کے سامنے سرنڈر کیا

شینکی میں پولیس افسر سمیت 2 اہلکار ہلاک، کنٹر میں خونہ گاں کے قریب فوجی ٹینک بارودی سرنگ کا نشانہ بن کر تباہ، سوار 6 اہلکار لقمہ اجل بن گئے، طالبان نے کابل میں افغان فورسز کا ایک ہیلی کاپٹر بھی تباہ کیا

کابل (مانیٹرنگ ڈیسک) افغانستان میں مجاہدین کے اتحادیوں پر کڑے وار، امریکی ایف سولہ طیارہ اور افغان فورسز کا ہیلی کاپٹر مار گرایا جبکہ طالبان نے مختلف علاقوں میں فدائی اور دیگر حملوں میں 62 فوجی اور پولیس اہلکاروں کو ٹھکانے لگا دیا۔ حقائق کا ادراک کرتے ہوئے کابل انتظامیہ کے 343 پولیس و فوجی اہلکار نے مجاہدین کے سامنے سرنڈر کر دیا اور بھاری مقدار میں اسلحہ سمیت ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ اسلام قلعہ روڈ پر پولیس ... (باقی صفحہ 6 نمبر 5)

فلپائن، مال بردار بحری جہاز اغوا، 10 انڈونیشی مسافر یرغمال

منیلا/جکارتہ (نیٹ نیوز) فلپائن کی سمندری حدود میں ایک مال بردار بحری جہاز کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق انڈونیشیا کی وزارت خارجہ نے بتایا ہے کہ فلپائن کی سمندری حدود میں ایک مال بردار بحری جہاز کو مشتبہ شدت پسندوں نے اغوا کر لیا ہے۔ اس جہاز پر سوار دس انڈونیشی باشندوں کو ... (باقی صفحہ 6 نمبر 4)

بھارت نے دریائے چناب کا پانی روک دیا، پاکستان میں فصلوں کو بڑے پیمانے پر نقصان

پانی بگلیہار ڈیم پر روکا گیا، بھارت روزانہ 55 ہزار کیوسک پانی چھوڑنے کا پابند ہے، کسانوں کا حکومت سے معاملہ عالمی سطح پر لے جانے کا مطالبہ

سیالکوٹ (نیٹ نیوز) بھارت کی آبی دہشت گردی، پاکستان کے دریائے چناب میں سندھ طاس معاہدے کے باوجود پانی نہیں چھوڑا جس کی وجہ سے ہیڈ مرالہ کے مقام پر دریائے چناب میں پانی کی آمد صرف 20 ہزار ایک سو اسی کیوسک رہ گیا جس کے باعث پاکستان میں فصلوں کو بڑے ... (باقی صفحہ 6 نمبر 6)

چکوال اور ڈسکہ میں دورات تفسیر آیات جہاد کا انعقاد

100 خواتین و طالبات چکوال جبکہ 70 افراد ڈسکہ میں دورات میں شریک ہوئے

مفتی عبیدالرحمٰن چکوال میں اور مولانا ظہور احمد ڈسکہ میں دورات کے مدرسین تھے

بہاولپور (القلم نیوز) ڈسکہ میں مردوں کے لیے اور چکوال میں خواتین و طالبات کے لیے دورہ تفسیر آیات جہاد کا آغاز ... (باقی صفحہ 6 نمبر 22)

مرکز عثمانؓ و علیؓ بہاولپور میں دورہ تربیہ عمدہ طریقے سے اختتام پذیر

دورہ میں چالیس مسنون اعمال کی پابندی کرائی جاتی ہے، 103 افراد مستفید ہوئے

بہاولپور (القلم نیوز) مرکز عثمانؓ و علیؓ بہاولپور میں جاری دورہ تربیہ عمدہ طریقے سے اختتام پذیر ہو گیا۔ اس دورے میں 103 افراد مستفید ہوئے۔ دورہ تربیہ میں سات روزہ مسجد کا اعتکاف ہوتا ہے جس میں ... امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ ...

بھارتی فوج کے مشکوک سروے پر عوام میں تشویش، تحریک آزادی جاری رہے گی

سید علی گیلانی

راشٹریہ رائفلز کے اہلکار مسلم آباد میں گھر گھر جا کر سروے کر رہے ہیں، پولیس اور سول انتظامیہ کو بھی آگاہ نہیں کیا گیا

تحریک حریت مقبوضہ علاقے کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی مضبوط پارٹی ہے اس کو مزید وسعت دینا وقت کی ضرورت ہے

سرینگر (مانیٹرنگ ڈیسک) بزرگ حریت رہنما سید علی گیلانی نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج ضلع بڈگام میں ایک مشکوک سروے کر رہی ہے جس پر مقامی افراد میں شدید تشویش لاحق ہے ... (باقی صفحہ 6 نمبر 15)

پاکستان نے کنٹرول لائن پر غیر قانونی بھارتی چیک پوسٹوں کی تعمیر رکوا دی

سرینگر (نیٹ نیوز) پاک فوج نے بھارت کو کنٹرول لائن پر غیر قانونی چیک پوسٹوں کے قیام سے روک دیا ... تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا (باقی صفحہ 6 نمبر 16)

پشاور میں دورہ تربیہ کا شاندار آغاز، 312 افراد کی شرکت

دورہ تربیہ خیبر پختونخوا کے مقبول ترین اصلاحی و تربیتی نصاب و نظام میں شمار ہونے لگا

پشاور (القلم نیوز) رواں ماہ پشاور میں دورہ تربیہ کا شاندار آغاز، تین سو بارہ افراد دورہ تربیہ میں شریک ...

سعودی عرب، 100 چینی باشندوں نے اسلام قبول کر لیا

یہ تمام چینی باشندے اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے

جدہ (نیٹ نیوز) سعودی عرب میں شہروں ... سیمنٹ فیکٹریوں میں کام کرنے والے 101 چینی باشندے اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے ہیں ... (باقی صفحہ 6 نمبر 17)

گوئٹے مالا، بس کھائی میں گرنے سے 19 افراد ہلاک

گوئٹے مالا سٹی (نیٹ نیوز) گوئٹے مالا میں تیز رفتار بس کھائی میں گرنے سے 19 افراد ہلاک اور 25 کے قریب زخمی ہو گئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق ... جس کے نتیجے میں 19 افراد ہلاک اور 25 کے قریب زخمی ہو گئے۔

الرحمت شعبہ تبلیغ کی کارگزاری

شعبہ تبلیغ کے تحت علماء کے 3 رکنی وفد کا دورہ سرگودھا

وفد میں مولانا عطاء اللہ کاشف، مولانا انوار الحق اور مولانا ممتاز قادری شامل تھے

دورہ تفسیر اور عشر مہم پر 14 بیانات کئے گئے، 46 افراد سے انفرادی ملاقاتیں کیں

مجاہدین انڈیا اور اس کے ایجنٹوں کی خواہشات کبھی پوری نہیں کرنے دیں گے، بیان

سرگودھا (القلم نیوز) علماء کے تین رکنی وفد کا دورہ سرگودھا ... (باقی صفحہ 6 نمبر 8)

دینی جماعتوں سے حسد نہیں محبت کرنی چاہئے، مولانا استاد عبدالرشید

کبیر والا (القلم نیوز) تحصیل کبیر والا میں ... 300 ... 100 ... (باقی صفحہ 6 نمبر 7)

ابوبکر صدیقؓ کی مثالی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے، مولانا عبدالعزیز

ہری پور (القلم نیوز) ... (باقی صفحہ 6 نمبر 10)

روالاکوٹ میں اورنگزیب شہید کانفرنس، سیکڑوں افراد کی شرکت

دسیوں موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں پر مشتمل قافلہ شہر کا چکر لگاتے ہوئے جلسہ گاہ پہنچا

شہداء کو دہشت گرد کہنے والے اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں، مولانا الیاس قاسمی

روالاکوٹ (القلم نیوز) ... (باقی صفحہ 6 نمبر 9)

جہاد سے مسلمانوں میں اتحاد پیدا ہوتا ہے، مولانا الیاس قاسمی

جو قوم جہاد میں اپنی جانیں قربان کرتی ہے اللہ اسے برکت عطا فرماتے ہیں

کافر دنیا اور آخرت میں مردار ہیں، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس سے خطاب

نوشہرہ فیروز (القلم نیوز) ... (باقی صفحہ 6 نمبر 12)

امیر محترم کی دی گئی تمام ترتیبات میں ایک خاص برکت ہے، مولانا عبدالعزیز

مانسہرہ (القلم نیوز) ... (باقی صفحہ 6 نمبر 11)

مولانا محسن خان ایڈمن کا جہاد پر مفصل بیان

ہری پور (القلم نیوز) ... (باقی صفحہ 6 نمبر 14)

ہم نے جہاد قرآن سے سیکھا اسے کوئی نہیں مٹا سکتا، مولانا عبدالعزیز ایثار

مدرسہ عثمان بن عفانؓ شنکیاری میں طلباء کی دستار بندی و ماہانہ اجتماع 1800 شرکاء کی شرکت

مختار الملک اور قاری امین اللہ نے جہادی ترانوں سے لوگوں کے دلوں کو گرمایا

عمر گڑھ (القلم نیوز) ... (باقی صفحہ 6 نمبر 13)

یمن جنگ میں 900 بچے زندگی سے محروم ہوئے، لاکھوں خوراک کی کمی کا شکار

بنیادی سہولتوں کا ڈھانچہ مکمل تباہ، بچوں کو صحت کے شدید مسائل کا سامنا، ہر چھٹا بچہ ہلاک یا زخمی ہو رہا ہے، اقوام متحدہ

جنیوا (نیٹ نیوز) اقوام متحدہ کے بہبود اطفال کے ادارے یونیسیف نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ جنگ زدہ ملک یمن میں 3 لاکھ 20 ہزار بچے خوراک کی شدید کمی کا شکار ہو چکے ہیں ... رپورٹ کے مطابق اب تک 900 سے زائد بچے حملوں میں ہلاک اور 1300 سے زائد زخمی ہو چکے ہیں ...

یمن میں امریکی ڈرون حملہ، 4 افراد شہید ہو گئے

عدن (نیٹ نیوز) یمن میں امریکی ڈرون حملے میں چار افراد شہید ہو گئے ہیں ... (باقی صفحہ 6 نمبر 19)

چین: رشوت اور بدعنوانی پر سابق نائب گورنر کو 12 برس قید کی سزا

بیجنگ (نیٹ نیوز) ... 12 برس قید کی سزا سنا دی گئی ... (باقی صفحہ 6 نمبر 20)

وائٹ ہاؤس کے قریب مسلح شخص کی فائرنگ، پولیس اہلکار زخمی

پولیس کی جوابی فائرنگ، وائٹ ہاؤس میں داخلے کی کوشش کرنے والا حملہ آور زخمی حالت میں گرفتار

واشنگٹن (نیٹ نیوز) واشنگٹن وائٹ ہاؤس کے قریب مسلح شخص کی فائرنگ سے ایک پولیس اہلکار زخمی ہو گیا ... (باقی صفحہ 6 نمبر 21)

قادیانی ویب سائٹس پر توہین آمیز مواد کی موجودگی کا انکشاف

انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کا احتجاج

غیر مسلم گروہ کے افراد مختلف ویب سائٹس کے ذریعے عقیدہ ختم نبوت اور جھوٹی نبوت کی تبلیغ کر رہے ہیں

قادیانی چناب نگر میں بھی کھلم کھلا تبلیغ کرنے لگے، ارتدادی سرگرمیوں کو نہ روکا گیا تو حالات خراب ہونے کی ذمہ دار حکومت ہوگی، بیان

چناب نگر (القلم نیوز) قادیانی ویب سائٹس پر توہین آمیز ... (باقی صفحہ 6 نمبر 18)

داغستان، مسلح حملے میں 10 روسی فوجی ہلاک

ماسکو (نیٹ نیوز) روس کے جنوبی حصے داغستان میں مسلح افراد نے حملہ کر کے 10 روسی فوجیوں کو ہلاک کر دیا ...

تائیوان، جنونی شخص نے ماں کے سامنے 4 سالہ بچی کا سر قلم کر دیا

راولپنڈی (مانیٹرنگ ڈیسک) تائیوان میں ایک جنونی شخص نے چار سال کی ایک بچی پر حملہ کر کے اس کی ماں کے سامنے ہی اس کا سر قلم کر دیا ...

شہباز ساب ادھر کا نسواں بل بی مولویوں نے مسترد کر دیا، میرا کڑا پہننے کا ارمان رہ جائے گا

خٹک صاب، مولبی تو چاہتے ہی ہیں کہ ہماری کلائیاں خالی رہیں..... ظالم لوگ

www.alqalamonline.com
ہفت روزہ القلم پشاور
WEEKLY ALQALM-E-PESHAWAR
ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔
دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A
ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ
راولپنڈی دفتر فون و فیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

پاناما لیکس، شریف خاندان اور اہل پاکستان

کسی بھی ملک کی تباہی و بربادی اس وقت کوئی بھی نہیں روک سکتا جب اس ملک کے حکمران ہی ملک وقوم کو لوٹنے، دھوکہ دینے اور ملک وقوم سے خیانت کرنے لگیں۔ یہ ایک اٹل قانون ہے اور ملکوں وقوموں کی پوری تاریخ اس پر گواہ ہے۔ کہتے ہیں کہ چوری وخیانت جتنی بھی چھپ چھپا کر اور چالاکی سے کی جائے، ایک نہ ایک دن اس کا راز افشاء ہو ہی جاتا ہے۔ ایسا ہی کچھ ایک بار پھر پاناما لیکس کی خبروں سے سامنے آنے والی رپورٹوں کی شکل میں ہو رہا ہے جس میں فی الوقت پاکستان پر حکومت کرنے والے شریف خاندان کے افراد کا نام شامل ہے۔

مسلم لیگ ن کے یہ قائدین جب بھی حکومت کے لیے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں تو ہر دفعہ ان کا نعرہ یہی ہوتا ہے کہ وہ ملک سے لوٹی جانے والی رقم کو واپس لائیں گے، قوم کی امانت کو چرانے اور بیرون ملک بھجوانے والوں کا کڑا احتساب کریں گے، ملک کو بیرونی قرضوں سے نجات دلوائیں گے مگر اب تک ان وعدوں میں سے کوئی ایک بھی انہوں نے پورا نہیں کیا بلکہ جو صورتحال سامنے آئی ہے اس کے مطابق تو یہ خاندان خود ہی اس ملک کو لوٹنے اور اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں کا مستقل بیرون ملک ہی سیٹل کرنے پر کمربستہ ہے اور اس کے لیے ملک کے پیسے کو ان کے لیے ایک کھلونا بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ شریف برادران اور ان کا خاندان اس ملک کے پیسے کو جب خود ہی بیرون ملک منتقل کرنے میں لگے ہیں تو ان سے کیا توقع کی جا سکتی ہے کہ یہ اس ملک وقوم کے ساتھ مخلص ہوں گے؟ یہی وجہ ہے یہ لوگ اپنے اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھا کر ان لوگوں کو بھی تنگ کر رہے ہیں جن کا سب کچھ اس ملک میں ہے اور جو اس ملک کی حفاظت کی خاطر سرحد پار بھی اپنی جانیں قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔

شریف برادران اور دیگر ملک کے لٹیروں کو آئینہ دکھانا تو بظاہر فضول سی بات ہے مگر قوم کو تو کچھ سوچنا چاہئے کہ وہ کب تک ان لٹیروں کے ہاتھوں کھلونا بنتے رہیں گے؟ کب تک احتساب کے نام پر یہ حکمران خود کو احتساب سے بچاتے رہیں گے؟ آخر کب قوم خود ان سے احتساب کا دروازہ کھولے گی اور انہیں احتساب دینے پر مجبور کرے گی؟ قوم کو بیدار ہونا چاہئے اور ملک کو لوٹنے والوں اور ملک کی خاطر قربانیاں دینے والوں کو پہچاننا ہوگا۔

این جی اوز......ایک گھناؤنا کردار

مرابط

محمد فاروق صدیقی

دنیا کے تمام انسانوں کو حق حاصل ہے کہ انہیں جان ومال کا تحفظ فراہم کیا جائے، مگر افسوس کہ آج اس بنیادی حق پر ڈاکہ ڈالنے والے اپنے ملکوں سے بہت دور بے انسانوں سے بھی یہ تحفظ اور آزادی چھیننے میں مگن ہیں۔ لوگوں کو ان کے حقوق دلانے کے لئے رفاہی ادارے وجود میں آئے جو کہ ایک اچھا قدم تھا مگر پھر اس کی آڑ میں بھی وہ کچھ ہونے لگا جو کبھی سوچا بھی نہ گیا ہوگا۔ ان رفاہی اداروں کو NGO یعنی Non-Government Organization کہا جاتا ہے۔

این جی اوز پر عرصہ دراز سے سوالات اٹھتے رہے ہیں اور اس بات کا مطالبہ کیا جاتا رہا ہے کہ این جی اوز کے پاس اچانک اتنا پیسہ کہاں سے آ جاتا ہے کہ ان کے مالکان بڑی بڑی گاڑیوں اور شاہانہ کوٹھیوں میں منتقل ہو جاتے ہیں اور فلاحی ادارہ کہلائی جانے والی یہ این جی اوز کسی ملٹی نیشنل کمپنی کی طرح دولت میں کھیلتی نظر آتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ زمانہ امن میں ملکوں کے اندر مطلوبہ سیاسی تبدیلی لانے والی این جی اوز کو سول سوسائٹی کا نام دے دیا گیا ہے۔ سول سوسائٹی نام تو انتہائی پرکشش ہے مگر اس کے کام دیکھیں تو انتہائی گھناؤنی صورتحال نظر آتی ہے بلکہ ان میر جعفروں اور میر صادقوں کو دیکھ کر پہلا تاثر ہی کراہت کا ہوتا ہے۔ جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا ہے ان این جی اوز کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ صرف پاکستان یا مسلم ممالک کا مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ اسے پوری دنیا میں پھیلائے گئے کینسر کا نام دیا جا سکتا ہے۔

یہ این جی اوز یا سول سوسائٹی کے ارکان جن کا طمطراق دیکھنے کا ہوتا ہے۔ جن کی آنکھیں صبح کسی عالی شان گیسٹ ہاؤس میں کھلتی ہیں تو رات کسی فائیو اسٹار ہوٹل میں ہوتی ہے سب سے زیادہ اہم بات یہ کہ ان کے پاس اپنے ہدف کو کرپٹ کرنے کے

جنت کا متلاشی (۲)

بالحیاۃ

حبیب الحق

شہید کی والدہ کو خواب ہی میں ہلو کی شہادت کی بشارت مل گئی تھی جو شہید کے والد نے راقم سے ان الفاظ میں بیان کی کہ... شہید کی والدہ محترمہ نے شہادت کے بعد خواب دیکھا کہ سفید لباس میں ملبوس اور خون سے رنگین ایک لاش کو سفید ہی کپڑوں میں ملبوس لوگوں نے اٹھایا ہوا ہے۔ میں ان لوگوں سے پوچھتی ہوں کہ یہ کون ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ شہید ہے۔ میں نے کہا کہ اس کو غسل اور کفن کیوں نہیں دے رہے ہو... تو وہ کہتے ہیں کہ شہید کو نہ غسل دیا جاتا ہے اور نہ کفن۔ میں نے پھر پوچھا کہ یہ شہید کون ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ کا بیٹا ہلو شہید ہے...

شہید کے والد محترم نے فرمایا کہ جس دن ہلو کی شہادت کی اطلاع ملی اسی رات کو تقریباً 3 بجے مجھے گھر میں بہت ہی عجیب سی خوشبو محسوس ہوئی میں کمرے سے نکل کر باہر آیا کچھ دیر بعد وہ خوشبو ختم ہوگئی۔

اللہ ہمارے اس پیارے ہلو شہید کی شہادت کو قبول فرمائیں اور ہمیں بھی اس کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

ہلو شہید نے اپنے والدین، بھائیوں اور خلیل عزم کے ساتھیوں کے نام الگ الگ وصیت نامے تحریر فرمائے... ان وصیت ناموں میں سے دو وصیت نامے جس کا کالم میں ذکر کیا گیا ہے یہاں نقل کئے جاتے ہیں اور اسی پر کالم کا اختتام کرتا ہوں۔

2 وصیت نامے

پہلا وصیت نامہ ہلو شہید نے اپنے والدین کو لکھا جس میں وہ تحریر فرماتے ہیں...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم ومکرم عزیز از جان پیارے والدین کرام اور عزیز بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ پاک آپ کو دنیا وآخرت کی بھلائیاں نصیب فرمائے اور حیات طیبہ نصیب فرمائے اور تمام شرور اور فتن سے آپ کی حفاظت فرمائے آمین...

الحمد اللہ تعالیٰ اللہ کا خاص فضل ہوا کہ بندہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا ایک عرصہ سے یہی حسرت اور آرزو تھی الحمد اللہ اللہ نے قبول فرمایا... اور آپ لوگ مبارک باد کے حق دار ہو کہ اللہ پاک نے آپ کے گھر سے قربانی قبول فرمائی... ابو جی سے گزارش ہے کہ بھائی عبدالکبیر کو معاف کر دیں اور واپس گھر لے

بھارتی جاسوس اور ہماری بزنس مائنڈ حکومت

سنگِ میل

عبدالحفیظ امیرپوری

قیام پاکستان کے بعد بلوچستان کے وطن عزیز میں شامل ہونے یا نہ ہونے پر بلوچستان کی اس وقت کی قیادت کی رائے مختلف تھی۔ جس کا فائدہ ہمارے ازلی دشمن بھارت نے پاکستان کے ان رہنماؤں سے تعلقات بڑھا کر اٹھایا جو پاکستان حکومت سے ناراض تھے۔ ان رہنماؤں میں کچھ پشتون تھے اور کچھ بلوچ اور سندھی۔ اسی لیے قیام پاکستان کے بعد جلد ہی پشتونستان، سندھو دیش اور آزاد بلوچستان کے نعرے لگنے لگے۔ شروع میں پاکستانی علیحدگی پسند رہنماؤں کو بھارتی حکومت کی زبانی کلامی مدد حاصل رہی۔

بھارت نے سب سے پہلے مشرقی پاکستان کے علیحدگی پسند رہنما شیخ مجیب الرحمٰن کو ٹھوس امداد فراہم کی۔ بھارتی امداد کے سہارے ہی شیخ مجیب الرحمٰن مشرقی پاکستان میں اپنی علیحدگی پسند تحریک کو بڑھاوا دینے میں کامیاب رہا۔ حقیقتاً بنگلہ دیش کے قیام میں بھارتی اسٹیبلشمنٹ کا بنیادی کردار رہا۔

پاک افواج نے جب مشرقی پاکستان میں علیحدگی پسندوں کے خلاف کاروائیاں شروع کیں تو بھارتی حکمران طبقہ وسیع پیمانے پر ان کی مدد کرنے لگا۔ بھارتی صحافی اشوک رائنا اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

"۱۹۷۱ء میں ہر مہینے بھارتی سیکیورٹی فورسز نے مکتی باہنی کے ہزارہا کارکنوں کو عسکری تربیت دی اور انہیں مشرقی پاکستان بھجوایا۔ را، بھارتی فوج اور بھارتی سرحدی فورس نے مل کر سرحد پر کئی تربیتی کیمپ قائم کر لیے تھے۔ مکتی باہنی کے انہی دہشت گردوں نے مشرقی پاکستان میں مخالفوں کے خون سے ہولی کھیلی اور قتل وغارت کا بازار گرم کیا۔"

واضح رہے کہ بھارتی خفیہ ایجنسی "را" اپنے قیام ۱۹۶۸ء سے ہی پاکستان کے خلاف خفیہ سازشیں کرنے میں سرگرم ہے۔ پاکستان کو کمزور ریاست بنائے رکھنا بھارتی حکمران طبقے کا مطلوبہ ہدف ہے۔ قیام پاکستان کے وقت شدت پسند ہندو رہنماؤں نے اعلان کیا تھا کہ یہ ملک چھ ماہ بھی نہیں چل سکتا اور دوبارہ "بھارت ماتا" کا حصہ بن جائے گا۔ لیکن بفضل خدا آج بھی ارض پاک قائم ودائم ہے اور ان شاءاللہ تا قیامت آباد رہے گا۔

صوبہ بلوچستان میں علیحدگی پسند تحریک کی آگ کبھی مدھم اور کبھی تیز ہوتی رہی۔ جس کی ایک لمبی تاریخ ہے۔ ان علیحدگی پسند تحاریک کو جنم دینے میں "را" نے اہم کردار ادا کیا۔ ان تحاریک میں شدت اس وقت دیکھنے میں آئی جب نائن الیون کا بہانہ بنا کر امریکی افغانستان پر قابض ہوئے اور وہاں انہوں نے حامد کرزئی کو صدر بنا دیا۔ یہ افغان صدر بھارت کے بہت قریب تھا۔ چنانچہ بھارتی

زندگی کے صرف "چھ" دن......؟؟

نشترِ قلم

Nishtareqalam@gmail.com

زبیر طیب

ایک عام زندگی میں جب ہمیں کوئی تکلیف کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو ہم یہ جاننے کی کوشش ضرور کرتے ہیں کہ آخر ہم کس وجہ سے اس تکلیف کا شکار ہوئے۔ کون سی ایسی غلطی ہم سے سرزد ہوئی جسکی وجہ سے ہمیں یہ مصیبت اٹھانی پڑی۔ لیکن کس قدر افسوس کی بات ہے کہ جب تکلیف اور مصیبت اجتماعی ہو جائے اور اس سے دنیا کا بیشتر طبقہ متاثر ہونے لگے تو ہم اس تباہی کے اسباب پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

مسلمانوں پر ذلت مسلط کر دی گئی، وہ پستیوں میں گرتے چلے گئے۔ اسلامی سلطنتیں تار تار ہوتی چلی گئیں اور مسلمان مغلوب ہوتے گئے۔ کفار کے دلوں سے مسلمانوں کا رعب اور دبدبہ جیسے دور ہوتا گیا وہ ہم پر بھیڑیوں کی طرح چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے، انہوں نے مسلمانوں کو کمزور کرنے اور اس اہم فریضے کو بھلانے کے لئے نہ دن دیکھا نہ رات اور نہ ہی آرام وراحت کا خیال کیا۔ مسلسل اس کوشش میں مصروف عمل رہے کہ کسی طرح مسلمانوں کے دل ودماغ سے قتال فی سبیل اللہ کی عظمت کو نکال دیا جائے۔ انہیں بھلا دیا جائے کہ قتال اللہ کا حکم ہے۔ قتال صرف ایک خاص وقت کی ضرورت تھا اب کسی پر جہاد وقتال فرض نہیں۔ اور افسوس کے ساتھ اس کڑوی سچائی کو قبول کرنا پڑتا ہے کہ کفار نے مسلمانوں کے دلوں سے نہ صرف اس کی عظمت کو نکال دیا ہے بلکہ

معاشرت و معاملات کے متعلق احکام و ہدایات

۷

محمد حق نواز

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو کوئی یہ چاہے کہ قبر میں اپنے باپ کو آرام پہنچائے اور خدمت کرے تو باپ کے انتقال کے بعد اس کے بھائیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھے"۔
(صحیح ابن حبان)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "باپ کی خدمت اور حسن سلوک کی ایک اعلیٰ قسم یہ ہے کہ ان کے انتقال کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ (اکرام و احترام کا) تعلق رکھا جائے اور باپ کی دوستی و محبت کا حق ادا کیا جائے"۔
(صحیح مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی آدمی کے ماں باپ کا یا دونوں میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جاتا ہے اور اولاد زندگی میں ان کی نافرمان اور ان کی رضامندی سے محروم ہوتی ہے، لیکن یہ اولاد ان کے انتقال کے بعد (سچے دل سے) ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے خیر و رحمت اور مغفرت و بخشش کی دعا کرتی رہتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس نافرمان اولاد کو فرمانبردار قرار دے دیتا ہے"۔
(شعب الایمان للبیہقی)

جس طرح زندگی میں ماں باپ کی فرمانبرداری و خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک اعلیٰ درجے کا عمل صالح ہے جو بڑے بڑے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے، اسی طرح ان کی وفات کے بعد ان کے لئے اخلاص کے ساتھ رحمت و مغفرت کی دعا ایسا عمل ہے جو ایک طرف تو والدین کے لئے قبر میں راحت و سکون کا وسیلہ بنتا ہے اور دوسری طرف اس سے اولاد کے ان قصوروں کی تلافی ہو جاتی ہے جو والدین کی فرمانبرداری اور خدمت میں ان سے ہوئی ہو اور وہ خود اللہ تعالیٰ کی رحمت و عنایت کی مستحق ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید میں اولاد کو خاص طور سے ہدایت فرمائی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے والدین کے لئے رحمت و مغفرت مانگا کریں۔

"اور اللہ سے یوں عرض کیا کرو کہ: اے میرے رب! میرے ماں باپ پر رحمت فرما جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا تھا"۔ (بنی اسرائیل ع۳)

والدین کی خدمت کی دنیوی برکات

والدین کی خدمت اور فرمانبرداری کی اصل جزا تو جنت اور رضائے الٰہی ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے بتلایا کہ والدین کی خدمت اور فرمانبرداری کرنے والی اولاد کو اللہ تعالیٰ کچھ خاص برکتوں سے اس دنیا میں بھی نوازتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ والدین کی خدمت و فرمانبرداری اور حسن سلوک کی وجہ سے آدمی کی عمر بڑھا دیتا ہے"۔
(مسند ابن منیع، کامل ابن عدی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اپنے آباء کی خدمت و فرمانبرداری کرو تمہاری اولاد تمہاری فرمانبردار اور خدمت گذار ہوگی اور تم پاکدامنی کے ساتھ رہو تمہاری عورتیں پاک دامن رہیں گی۔
(معجم اوسط للطبرانی)

یعنی جو اولاد والدین کی فرمانبردار اور خدمت گذار ہوگی، اللہ تعالیٰ اس کی اولاد کو اس کا فرمانبردار اور خدمت گذار بنا دے گا۔ اسی طرح جو لوگ پاکدامنی کی زندگی گزاریں گے، اللہ تعالیٰ ان کی عورتوں کو پاکدامنی کی توفیق دے گا۔

والدین کی نافرمانی

رسول اللہ ﷺ نے جس طرح والدین کی فرمانبرداری اور راحت رسانی کو اعلیٰ درجہ کی نیکی قرار دیا ہے، اسی طرح ان کی نافرمانی اور ایذاء رسانی کو "اکبر الکبائر" یعنی بدترین گناہوں میں سے بتلایا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کبیرہ (یعنی بڑے بڑے) گناہوں کے بارے میں دریافت کیا گیا (کہ وہ کون کون سے گناہ ہیں) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی بندے کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا"۔
(صحیح بخاری)

صحیح بخاری کی ایک دوسری روایت میں ان گناہوں کو "اکبر الکبائر" بتایا گیا ہے۔ اور جس ترتیب سے آپ ﷺ نے ان کا ذکر فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ والدین کی نافرمانی ہے، حتیٰ کہ کسی کو ناحق قتل کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اپنے والدین کو گالی دینا بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے"۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دے سکتا ہے؟۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہاں! کوئی آدمی کسی کے باپ کو گالی دے، پھر وہ جواب میں اس کے باپ کو گالی دے، یا کوئی کسی کی ماں کو گالی دے، پھر وہ اس کی ماں کو گالی دے"۔
(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کسی آدمی کا کسی دوسرے کو ایسی بات کہنا یا ایسی حرکت کرنا جس کے نتیجہ میں وہ آدمی اس کے ماں باپ کو گالی دینے لگے، اتنی ہی بری بات ہے جتنی کہ خود اپنے ماں باپ کو گالی دینا اور یہ گناہ کبیرہ کے درجے میں ہے۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیم میں والدین کے احترام کا کیا مقام ہے، اور اس بارے میں انسان کو کتنی احتیاط کرنی چاہیے۔

اہل قرابت کے حقوق

اسلامی تعلیمات میں والدین کے علاوہ دوسرے اہل قرابت کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق کی ادائیگی پر بھی بہت زور دیا گیا ہے اور "صلہ رحمی" اس کا خاص عنوان ہے۔ قرآن مجید میں جہاں والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرمائی گئی ہے وہیں "وذی القربیٰ" فرما کر دوسرے اہل قرابت کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق قرابت کی ادائیگی کی بھی وصیت فرمائی گئی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "رحم (یعنی حق قرابت) مشتق ہے رحمٰن سے، اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا جو تجھے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو تجھے توڑے گا میں اس کو توڑ دوں گا"۔
(صحیح بخاری)

یعنی انسانوں کی باہم قرابت اور رشتہ داری کے تعلق کو اللہ تعالیٰ کے اسم پاک رحمٰن سے اور اس کی صفت رحمت سے خاص نسبت ہے اور وہی اس کا سرچشمہ ہے، اور اسی لئے اس کا نام "رحم" مقرر کیا گیا ہے۔ اس خصوصی نسبت ہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی اتنی اہمیت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ جو صلہ رحمی کرے گا، یعنی قرابت اور رشتہ داری کے حقوق ادا کرے گا اور رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ اپنے سے وابستہ کرے گا، اور جو کوئی اس کے برعکس قطع رحمی کا رویہ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو خود سے کاٹ دے گا اور اسے اپنے سے بے تعلق کر دے گا۔ اسی ایک حدیث مبارکہ سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیم میں صلہ رحمی کی کتنی اہمیت ہے، اور اس میں کوتاہی کتنا سنگین جرم اور کتنی بڑی محرومی ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ: "اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے، میں اللہ ہوں، میں الرحمٰن ہوں، میں نے رشتہ قرابت کو پیدا کیا ہے اور اپنے نام رحمٰن کے مادہ سے نکال کر اس کو رحم کا نام دیا ہے، پس جو اسے جوڑے گا میں اس کو جوڑوں گا اور جو اس کو توڑے گا میں اس کو توڑ دوں گا"۔ (سنن ابی داؤد)

(جاری ہے)

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (ظاہری)

اسلاف ما (ہمارے اسلاف کے اوصاف)

پیکر اخلاص تھے باکردار وہ
سادہ دل سراپا تواضع عابد و اہل وفا
آمر معروف تھے ناہی عن المنکر تھے وہ
راسخین فی العلم تھے کامل، مکمل بے ریا
رشک کرتے تھے فرشتے ان کے حسن اخلاق پر
تھے وہ محبوب خدا عاشق محمد مصطفیٰ ﷺ
تھے ریاکاری، تصنع، ہم نمائش سے بری
مصنوعی پیری، تفاخر ہم تماشہ سے جدا
تھے وہ انگریزوں کے دشمن انکی ہر ایک چال کے
تہذیب کے، گفتار کے کردار کے وہ برملا
فوٹو کشی اور ویڈیو بازی فواحش عام سے
تھے مبرا اور دشمن سب کے سب اسلاف ما
نہ ڈرے جو لوم لائم سے بنا وہ رہنما
مخفی ہو تابع اسلاف منظور خدا

گناہوں کو پہچانیے..... اور پھر ان سے بچیے

۱۷

شفیق الرحمٰن

(۲۷) بلا اجازت کسی کے گھر داخل ہونا

بلا اجازت، ایسے ہی منہ اٹھا کر کسی کے گھر داخل ہو جانا خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو جائز نہیں— گھر میں خواتین کام کاج میں مصروف ہوتی ہیں— نامحرمات ہوتی— تو ایسے ہی اچانک چلے جانے سے انہیں تکلیف ہوگی— اور بے پردگی کا گناہ الگ ہوگا— قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے بہت صراحت اور تفصیل سے یہ حکم بیان فرمایا ہے— اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنے قول و عمل سے یہی سمجھایا ہے کہ بغیر اجازت اور بغیر اطلاع کے کسی کے گھر میں داخل نہ ہوا جائے— لہٰذا شریعت کا حکم یہ ہے کہ جب تم کسی کے گھر پر جاؤ تو پہلے دروازے پر کھڑے ہو کر گھر میں آنے کی اجازت طلب کرو اگر اجازت مل جائے تو اندر چلے جاؤ ورنہ واپس ہو جاؤ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"یا ایھا الذین امنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتیٰ تستانسوا وتسلموا علیٰ اھلھا". (النور)

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک کہ گھر والوں سے اجازت نہ حاصل کرلو اور ان کو سلام نہ کرلو۔

حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کے گھر جانے کیلئے اس کے دروازے پر پہنچتے تو دروازے کی طرف منہ کرکے کھڑے نہ ہوتے (تاکہ گھر والوں پر نظر نہ پڑ جائے) بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے اور پھر اجازت طلب فرمانے کیلئے "السلام علیکم" کہتے۔ (مشکوٰۃ)

(۲۸) گانا بجانا

ناچ، گانا، ڈانس، موسیقی، یہ سب چیزیں خواہ کسی بھی شکل میں ہوں، لہو و لعب کا اعلیٰ درجہ ہیں— اور اسلام میں ممنوع اور حرام ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے شراب، جوئے، طبلہ اور سارنگی کو حرام قرار دیا ہے اور فرمایا ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے"۔ (مسند احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "گانا سننا گناہ ہے— اور اس کے پاس بیٹھنا فسق ہے— اور اس سے لذت حاصل کرنا کفر ہے"۔ (فتاویٰ قاضی خان)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں مزامیر (یعنی گانے بجانے کے آلات) کو توڑنے کیلئے بھیجا گیا ہوں"۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "ڈھول اور طبلہ بجانے اور بانسری کی آواز سننے سے منع فرمایا ہے— اس زمانے کی موسیقی بھی اس میں شامل ہے"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "گانا نفاق کو اس طرح اگاتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اگاتا ہے"۔ (بخاری)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میری امت کے کچھ لوگ شراب کو اس کا نام بدل کر پئیں گے اور ان کے سامنے معازف و مزامیر کے ساتھ عورتوں کا گانا ہوگا— اللہ تعالیٰ ان کو زمین کے اندر دھنسا دیں گے اور ان میں سے بعض کی صورتیں مسخ کرکے بندر اور سور بنادیں گے"۔ (ابن ماجہ، ابوداؤد)

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک چرواہے سے بانسری (یعنی موسیقی) کی آواز سنی تو فوراً اپنے دونوں کانوں کے اندر انگلیاں ڈال لیں اور اپنی سواری راستہ سے ایک طرف ڈال دی اور مجھ سے پوچھتے جاتے اے نافع! گانے کی آواز سنائی دے رہی ہے؟— میں ہاں کہتا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلتے جاتے یہاں تک کہ میں نے کہا اب آواز سنائی نہیں دے رہی— اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے کانوں سے انگلیاں نکال لیں— اور سواری کو دوبارہ راستہ پر ڈال دیا اور پھر فرمایا: کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چرواہے سے بانسری کی آواز سنی تو اسی طرح کیا جس طرح کہ میں نے کیا ہے (یعنی دونوں کانوں کو اپنی انگلی مبارک سے بند فرمایا یا تھا)۔

(۲۹) دھوکہ دہی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ". (الفاطر)

اور بُرائی داؤ کا اُلٹے گا انہی داؤں والوں پر۔

دھوکہ، فریب اور دغابازی اسلام کی نظر میں گناہ کبیرہ ہے— لہٰذا اس سے بچنا ضروری ہے— جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مکر، فریب اور دھوکہ دہی کا انجام آگ ہے— ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: "جنت میں مکار، دغاباز اور کنجوس اور نیکی کرکے جتلانے والا داخل نہیں ہوگا۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اہل جہنم پانچ قسم کے ہیں— ان میں سے ایک شخص کا ذکر فرمایا: یہ وہ شخص ہے جو ہر وقت اس فکر اور دھن میں رہتا ہے کہ تجھے دھوکہ دے یا تیرے اہل خانہ میں سے کسی کو دھوکہ دے یا تیرا مال کسی طرح دھوکے کے ساتھ حاصل کرے"۔

(۳۰) عورت و مرد کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ لعنت فرماتے ہیں ان عورتوں پر جو مردوں کی تشبیہ اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر بھی لعنت فرماتے ہیں جو عورتوں کی تشبیہ کرتے ہیں"۔ (بخاری)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: "کہ اللہ تعالیٰ لعنت فرماتے ہیں مردوں کی طرح اپنے آپ کو دکھانے والی عورت پر"۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی لعنت اس عورت پر جو مردوں جیسا لباس زیب تن کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے اس شخص پر جو عورتوں جیسا لباس پہنتا ہے"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تین اشخاص ایسے ہیں کہ وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے ایک ماں باپ کا نافرمان اور دوسرا دیوث (بے غیرت) اور تیسرا وہ مرد جو عورتوں کی طرح مشابہت اختیار کرتا ہے"۔ (نسائی)

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تین اشخاص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر جنت حرام کردی ہے— ایک وہ شخص جو شراب کا عادی ہے— دوسرا وہ شخص جو ماں باپ کا نافرمان ہے تیسرا وہ شخص جو دیوث ہے" (یعنی اپنے اہل خانہ میں بے حیائی دیکھ کر اسے برقرار رکھتا ہے اور اس پر اس کو غیرت نہیں آتی۔ (نسائی)

(۳۱) ماں باپ کی نافرمانی کرنا

والدین کی اطاعت، خدمت اور ان کے حکم کی بجا آوری اولاد پر لازم ہے— اور ان کی نافرمانی، ان کو مارنا ستانا— ان کو تکلیف پہنچانا— اور ان کو برا بھلا کہنا سب حرام اور گناہ کبیرہ ہے—

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے یہاں تک بیان فرمایا کہ والدین کو "اف" تک بھی نہ کہو— اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث مبارک میں "عقوق الوالدین" یعنی والدین کی نافرمانی کو سات مہلک گناہوں میں سے ایک قرار دیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وقضیٰ ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما، واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیٰنی صغیرا". (بنی اسرائیل)

اور حکم کر چکا تیرا رب کہ نہ پوجو اس کے سوائے اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اگر پہنچ جائیں تیرے سامنے بڑھاپے کو ایک ان میں سے یا دونوں تو نہ کہہ ان کو ہوں اف اور نہ جھڑک ان کو اور کہہ ان سے بات ادب کی— اور جھکا دے ان کے آگے کندھے عاجزی کر کے نیاز مندی سے اور کہہ اے رب ان پر رحم کر جیسا پالا انہوں نے مجھ کو بچپن میں۔

امام قرطبی فرماتے ہیں کہ اس آیت میں حق تعالیٰ نے والدین کے ادب و احترام اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کو اپنی عبادت کے ساتھ ملا کر واجب فرمایا ہے— اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد والدین کی اطاعت سب سے اہم اور واجب ہے۔

ایک حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا اور سوال کیا یارسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب عمل کیا ہے؟— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "نماز اپنے وقت پر ادا کرنا— اس نے پھر دریافت کیا کہ اس کے بعد کونسا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا"۔ (قرطبی)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے اب تمہیں اختیار ہے کہ اس کی حفاظت کرو یا ضائع کردو"۔ (مسند احمد، ترمذی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اولاد پر ماں باپ کا کیا حق ہے؟— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وہ دونوں تیری جنت ہیں یا دوزخ ہیں" (یعنی یہ ان کی اطاعت و خدمت جنت میں لے جاتی ہے اور ان کی بے ادبی اور ناراضی دوزخ میں لے جاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اللہ تعالیٰ کیلئے اپنے ماں باپ کا فرمانبردار رہا اس کے لئے جنت کے دروازے کھلے رہیں گے اور جو ان کا نافرمان ہوا اس کیلئے جہنم کے دروازے کھلے رہیں گے اور اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک ہی تھا تو ایک دروازہ (جنت یا دوزخ کا کھلا رہے گا) اس پر ایک شخص نے سوال کیا کہ (یہ جہنم کی وعید) کیا اس صورت میں بھی ہے کہ ماں باپ نے اس شخص پر ظلم کیا ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: **"وان ظلما وان ظلما وان ظلما"**— یعنی ماں باپ کی نافرمانی اور ان کو ایذا رسانی پر جہنم کی وعید ہے خواہ ماں باپ نے ہی لڑکے پر ظلم کیا ہو جس کا حاصل یہ ہے کہ اولاد کو ماں باپ سے انتقام لینے کا کوئی حق نہیں کہ انہوں نے ظلم کیا تو یہ بھی ان کی خدمت و اطاعت سے ہاتھ کھینچ لے"۔ (بیہقی)

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے" ماں باپ کے نافرمان پر لعنت فرمائی ہے— اور ساتھ فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے اس شخص پر جو اپنے والدین کو گالی دیتا ہے— فرمایا: کہ ہر گناہ پر گرفت میں تاخیر ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جتنا اس کی مرضی ہو قیامت کے دن تک بھی مگر ماں باپ کے نافرمان کو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ سزا جلدی دیتے ہیں یعنی دنیا میں ہی اسکی سزا شروع ہو جاتی ہے"۔ (حاکم)

☆—☆—☆
☆—☆—☆

اپنی خواتین کو جہنم سے بچائیے!!!

۲

محمد عبید الرحمٰن

آنحضرت ﷺ کے علاوہ تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت یہی رہی ہے، کہ انہوں نے اپنی تبلیغ کا آغاز اپنے گھر والوں سے کیا اور خود احکام الٰہی پر کاربند ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے اہل خانہ کی دینی تربیت پر اپنی پوری توجہ صرف فرمائی، حضرت یعقوب علیہ السلام نے وفات سے پہلے اپنی اولاد کو جمع کر کے وصیت فرمائی، اس کا تذکرہ قرآن کریم نے اس طرح کیا ہے:

﴿إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِن بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ﴾ (البقرۃ/۱۳۳)

ترجمہ: جب (یعقوب علیہ السلام نے) اپنے بیٹوں سے کہا، کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم اس ذات پاک کی پرستش کریں گے جس کی آپ اور آپ کے آباء و اجداد ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق (علیہم السلام) پرستش کرتے آئے ہیں، یعنی وہی معبود جو وحدہ لاشریک ہے اور ہم اس کی اطاعت پر قائم رہیں گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام دعا فرماتے ہیں کہ:

﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ﴾ (سورۃ ابراہیم/۴۰)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! مجھے بھی نماز کا پابند بنا اور میری اولاد کو بھی، اے ہمارے پروردگار! میری دعا قبول کر لیجیے۔

انبیاء علیہم السلام کی ایسی ایک دو نہیں دسیوں دعائیں منقول ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی اولاد اور اہل خاندان کی دینی اصلاح کی فکر ان حضرات کی رگ رگ میں سمائی ہوئی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جہاں تمام مسلمانوں کو خود عذاب الٰہی سے بچنے کی تاکید فرمائی، وہاں گھر والوں کو بھی اس سے بچانے کی ذمہ داری ان پر عائد کی ہے، ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ (التحریم/آیت رقم ۶)

"اے ایمان والو! اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔"

نیز ارشاد فرمایا:

﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ (سورۃ طٰہٰ/۱۳۲)

ترجمہ: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس کی پابندی کرو۔

قرآن و حدیث کے یہ واضح احکام اور انبیاء علیہم السلام کی یہ سنت جاریہ اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کافی ہے، کہ ایک مسلمان کے ذمہ صرف اپنی ذات کی دینی اصلاح ہی نہیں ہے، بلکہ اپنی اولاد اور اپنے گھر والوں کی دینی تربیت بھی اس کے فرائض میں داخل ہے۔ درحقیقت اس کے بغیر انسان کو خود دین پر ٹھیک ٹھیک کاربند رہنا ممکن ہی نہیں ہے، اگر کسی کا سارا گھریلو ماحول دین سے بیزار اور خدا ناآشنا ہو، تو خواہ وہ اپنی ذات میں کتنا دین دار کیوں نہ ہو، ایک نہ ایک دن اپنے ماحول سے ضرور متاثر ہو جائے گا، اس لیے خود اپنے آپ کو استقامت کے ساتھ صراط مستقیم پر رکھنے کے لیے یہ بھی ضروری ہے، کہ اپنے گرد و پیش کو فکر و عمل سے اپنا ہم مشرب بنایا جائے۔

آج ہمارے بگاڑ کی ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ آج ہم اپنے اس فریضہ سے یکسر غافل ہو چکے ہیں، بڑے بڑے دین دار گھرانوں میں نئی نسل (اور خواتین) کی دینی تربیت بالکل خارج از بحث ہو گئی ہے اور اگلے وقتوں کے لوگ حالات کے آگے سپر ڈال کر اپنی اولاد (اور اہل خانہ) کو زمانے کے بہاؤ پر چھوڑ چکے ہیں۔

بعض حضرات تو یہ بھی کہتے سنے گئے ہیں کہ ہم نے تو اپنے اہل خانہ کو دینی رنگ میں رنگنے کی بڑی کوشش کی، لیکن زمانے کی ہوا ہی ایسی ہے کہ ہمارے وعظ و نصیحت کا ان پر کچھ اثر نہ ہوا، مگر بعض اوقات یہ خیال شیطان کے دھوکے کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

سوال یہ ہے کہ آپ نے کتنی لگن، کتنے اضطراب اور کتنی دلسوزی کے ساتھ یہ کوششیں کی ہیں؟ اگر آپ کی اولاد جسمانی طور پر بیمار ہو جائے، یا اس کا کوئی عضو خدانخواستہ آگ میں جلنے لگے، تو آپ اپنے دل میں کتنی تڑپ محسوس کرتے ہیں اور یہ تڑپ آپ سے کیسے کیسے مشکل کام کروا لیتی ہے؟ سوال یہ ہے کہ کیا اپنی اولاد (اور خواتین) کو گناہوں میں مبتلا دیکھ کر بھی کبھی آپ نے اتنی تڑپ محسوس کی؟ اگر واقعتاً اولاد (اور اپنی خواتین) کی دینی اور اخلاقی تباہی کو دیکھ کر آپ میں اتنی ہی تڑپ پیدا ہوئی ہے، جتنی اسے بیمار دیکھ کر ہوتی ہے اور آپ نے اسے دینی تباہی سے بچانے کی ایسی کوشش کی ہے، جتنی جسمانی ہلاکت سے بچانے کے لیے کرتے ہیں تو بلاشبہ آپ نے اپنا فریضہ ادا کر دیا، لیکن اگر آپ نے اپنے گھر والوں کی دینی تربیت میں اتنی لگن، اتنے جذبے اور اتنی کاوش کا مظاہرہ نہیں کیا تو کیا وجہ ہے کہ ایک معمولی سی آگ اپنے بچے کے قریب دیکھ کر آپ کے بیٹے پر سانپ لوٹ جاتے ہیں اور جہنم کی ابدی آگ جس سے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں، اسے آپ اپنی اولاد (اور خواتین) کے سامنے منہ کھولے دیکھتے ہیں، مگر آپ کی محبت و شفقت کوئی جوش نہیں مارتی؟ آپ اپنے ننھے سے بچے کے ہاتھ میں بھرا ہوا پستول دیکھ لیتے ہیں، تو اس کے رونے، دھونے کی پرواہ کئے بغیر جب تک اس کے ہاتھ سے وہ پستول چھین نہ لیں، چین سے نہیں بیٹھ سکتے، لیکن کیا وجہ ہے کہ جب وہی اولاد آپ کو دینی تباہی کے دہانے پر نظر آتی ہے تو آپ صرف ایک دو مرتبہ زبانی وعظ و نصیحت کر کے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ آپ نے اپنا فریضہ ادا کر دیا۔

سوال یہ ہے کہ کیا آپ نے کبھی سنجیدگی اور اہتمام کے ساتھ اپنے گھر کی اصلاح کی مؤثر تدبیریں سوچی ہیں؟ جس لگن اور دلچسپی کے ساتھ اپنی اولاد کے لیے روزگار تلاش کرتے ہیں؟ کیا اتنی لگن کے ساتھ اس کی تربیت کے راستے تلاش کیے ہیں؟ جس خشوع و خضوع اور سوز قلب کے ساتھ آپ ان کی صحت کے لیے دعا کرتے ہیں؟ کیا اسی طرح آپ نے اللہ سے ان کے لیے صراط مستقیم طلب کی ہے؟

اگر ان میں سے کوئی کام آپ نے نہیں کیا، تو آپ کو اپنے آپ کو اہل خانہ کی ذمہ داری سے سبکدوش سمجھنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔

حضرت شیخ الاسلام دامت برکاتہم کے اس مضمون سے امید ہے کہ بہت سی باتیں سمجھ آگئی ہوں گی— بالخصوص اس ذمہ داری میں اپنی کوتاہی کا نقشہ خوب ابھر کر سامنے آگیا ہوگا— اس کوتاہی اور سستی سے جنم لینے والے مسائل اور خرابیاں اتنی واضح ہیں کہ محتاج بیان نہیں— وہی مسلمان خواتین جو کل تک شرم و حیا کا استعارہ ہوا کرتی تھیں آج رونق بازار ہیں— وہ مسلمان خواتین جو دین و عبادت گذاری کی عاشق ہوا کرتی تھیں آج دین اور عبادات سے دور ہیں— وہ مؤمنات کہ کل تک جن کی گود میں اسلام کے خادم اور مجاہد تربیت پایا کرتے تھے آج ان کی گود میں دین بیزار نسل پرورش پا رہی ہے— اس لیے آج اپنی خواتین پر بہت جاندار، جان توڑ اور مسلسل محنت کی ضرورت ہے— ایسی محنت جو مسلمان ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کو اس کا اصل مقام واپس دلا دے— اللہ پاک ہمیں اس کی توفیق عطاء فرمائیں— اس کام کی اہمیت اور ضرورت پر مزید روشنی ڈالنے کے لیے حضرت امیر محترم مولانا محمد مسعود اظہر دامت برکاتہم العالیہ کا ایک ایمان افروز "مکتوب" ملاحظہ فرمائیں۔

مکتوب خادم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اللہ کی رحمت ہو— حضرت فاطمہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت خدیجہؓ، تمام ازواج مطہراتؓ، امہات المؤمنینؓ، تمام بنات رسول ﷺ، حضرت مریمؑ اور حضرت آسیہؑ پر— ان سب مقدس ارواح پر سلام— سلام—

پیارے بھائیو! آج سے ایک نئی مہم شروع ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ کر، اللہ پاک کے بھروسے پر۔ مہم کا نام ہے "المؤمنات"۔ اور مہم کے مقاصد اور اہداف وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ آیت ۷۱ میں ارشاد فرمائے ہیں۔ اس مہم کا میدان اپنا گھر ہے اور یہ آٹھ روزہ مہم ہے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی والدہ، بیوی، بیٹی اور بہن تک ایمان، تقویٰ اور جہاد کا پیغام پہنچائے۔

یاد رکھیں! آج بدھ کا دن ہے اور جمادی الاولیٰ کی گیارہ تاریخ۔ دعاء، محنت اور فکر کر ہمارے گھر کی کوئی عورت جہنمی نہ بنے— ہائے جہنم کی آگ— فرمایا: جہنم میں زیادہ عورتیں دیکھیں— ہم میں سے کسی کی رشتہ دار عورتیں شیطان کی رسیاں اور جال نہ بنیں— اور نہ اس حدیث کا مصداق کہ مردوں کے لیے سب سے زیادہ خطرناک اور نقصان دہ فتنہ عورتیں ہیں— یہ سب میرے آقا مدنی ﷺ کے ارشادات ہیں اور حضرت آقا مدنی ﷺ عورتوں کے سب سے بڑے خیر خواہ ہیں— آج مسلمان عورتوں میں عجیب بددینی، بے کاری، غفلت اور گناہ پسندی آگئی— یہ سب کچھ مردوں کی وجہ سے ہوا— اللہ تعالیٰ ہماری اس مہم کو حضرت سیدہ فاطمہؓ اور حضرت عائشہؓ مبارک راستہ نصیب فرمائیں۔

کیا آپ تیار ہیں؟ اگر آپ یہ عظیم کام کرنا چاہتے ہیں تو تین کام کریں۔ (۱) صلوٰۃ الحاجت اور دعاء (۲) عورتوں پر ظلم کرتے ہوں تو اس سے پکی توبہ (۳) کسی غیر عورت سے نعوذ باللہ کوئی گپ شپ، دوستی، تعلق یا بدنظری ہو تو توبہ۔ یہ تین کام کرکے بسم اللہ کریں، ان شاء اللہ گھر ایمان کے نور اور تقدس سے جگمگانے اور مہکنے لگے گا اور اس محنت کے اثرات ان شاء اللہ دور دور تک پھیل جائیں گے— یاد رکھیں! خواتین کو ساتھ ملائے بغیر ہم اپنے عظیم مقاصد میں ترقی اور کامیابی حاصل نہیں کرسکتے۔ کپڑے اگر پاک نہ دھلے ہوں تو نماز کہاں قبول؟ کھانا اگر پاکیزہ نہ ملا تو دعاء کہاں قبول؟ بے نمازی کی ناپاکی کا شاید آپ کو اندازہ نہیں۔ یہ دو ادنیٰ مثالیں ہیں۔ خود غور کریں کہ عورت کی اصلاح کے بغیر اسلام پر عمل اور جہاد کا عمل کتنا مشکل ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہماری ماں، بیوی، بیٹی اور بہن بھی جہنم میں جائیں یہ آپ کس کو گوارہ ہے؟ بس اب اپنی ذات کے فتنوں کے لیے رونا دھونا بند، گھر میں چٹخارا چلانا بند۔ اب دعوت، فکر، رونا، تڑپنا اور سمجھانا۔ عورتوں کو ایمان سکھائیں۔ نماز پر اتنا پکا کریں کہ اذان ہوتے ہی وہ سب کو بھول جائیں۔ ناشکری عورتوں کا سب سے بڑا مرض ہے، اس سے توبہ۔ مال کی حرص دھوکوں سے توبہ۔ پردے کا ایسا اہتمام کہ حوریں یاد آجائیں۔ دل سے پردے کی محبت۔ اور پاک دامنی کی ایسی غیرت کہ جان دے دیں مگر عزت و عصمت پر ہلکی سی آنچ نہ آنے دیں۔ سات مہلک گناہوں سے پکی نفرت، ایمان کا روشن جذبہ۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا شوق۔ مصیبتوں کا پہاڑ آجائے مگر پھر بھی کسی عامل کے پاس نہ جائیں۔ اللہ پاک پر کامل یقین، اولاد کی مثالی تربیت، سب سے بڑھ کر فکر آخرت۔

آج عورتوں کو دو بڑے شوق ہیں۔ (۱) مال کی کثرت (۲) غلام خاوند۔ ہائے افسوس! دونوں شوق قبر کی آگ ہیں آگ۔ خصوصاً خاوند کو اپنا غلام اور تابع بنانے کا شوق۔ یہ فطرت سے بغاوت اور خود عورت کی ہلاکت ہے۔ وہ اپنے سائبان کو اپنے سر سے اتار کر پاؤں میں بچھاتی ہے تو پھر دنیا و آخرت کی ہر مصیبت اور ہر پریشانی اس کے سر پر گرتی ہے۔

بھائیو! اسلام سمجھاتا ہے کہ عورت یا تو سب سے بڑا فتنہ ہے۔ یا ایمان کی سب سے بڑی مثال۔ ہاں! ایسی مثال کہ جسے دیکھ کر ایمان کی روشنی ملتی ہے۔ آؤ بھائیو! محنت کریں کہ ہمارے گھر کی خواتین ایمان کی مثال بن جائیں۔ جب ہم دنیا بھر کے کفر سے بے فکر ہو کر ٹکرا سکیں گے۔ عزم ہم بھی جاری ہے۔ نصرت ہم بھی چل رہی ہے۔ اور ساتھ ساتھ یہ ہم بھی آج سے شروع۔ بھائیو! سب کام اسی مختصر زندگی میں کرنے ہیں اور اسی زندگی کے اعمال پر آخرت کی کامیابی موقوف ہے۔ کھانے، پینے، سونے اور بولنے سے کچھ وقت بچائیں۔ جو گھروں سے دور ہیں وہ موبائل سے مہم چلائیں۔ نماز کی پابندی کا پوچھیں، ہر عورت اول وقت میں نماز ادا کرے۔ نماز کے ارکان اور الفاظ ٹھیک ہوں۔ کلمہ طیبہ، پارہ سوکا بہت اہتمام۔ اپنے گھر کی ہر عورت کو سورۃ واقعہ سکھائیں۔ چالیس دن نگرانی کریں کہ پڑھی یا نہیں؟ ایمان کا دل غنی ہوگا، روزی کا مسئلہ حل ہوگا اور اپنے خاوند کو نہیں اللہ پاک کو اپنا رازق سمجھیں گی۔ فضائل جہاد اور حیاۃ الصحابہؓ کی تعلیم ہر گھر میں روز ہو۔ پاکی، طہارت کے مسائل اور ایمان— ایمان— ایمان ایسا کہ دل میں بیٹھ جائے۔ آپ میں سے بعض کی خواتین ان سے زیادہ علم والی ہوں گی، اچھی بات ہے، مگر عمل کتنا ہے؟ یقین کتنا ہے؟ قربانی کا جذبہ کتنا ہے؟ شکر گزاری کتنی ہے؟

بھائیو! سب پر محنت کی ضرورت ہے، اخلاص سے، نرمی سے، اور محبت سے۔ ان شاء اللہ مکتوب آتا رہے گا۔ آپ تعلیم الاسلام، ماہنامہ بنات عائشہ، فضائل جہاد، اے مسلمان بہن!، رنگ و نور اور حیاۃ الصحابہؓ سے روشنی لیں۔ اگر دل میں فکر ہوگی تو راستہ اور کامیابی خود مل جائے گی۔ ان شاء اللہ۔ تھوڑا سا سوچیں کہ کب آپ نے کوئی کام اللہ پاک سے مدد مانگ کر اخلاص کے ساتھ، اطاعت میں کیا اور مدد نہیں آئی؟۔ وضو کریں، دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھیں، رو رو کر مانگیں اور اس مہم میں کود پڑیں۔

والسلام

خادم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سطح سمندر اندازوں سے کہیں زیادہ بلند ہونے کا خطرہ، رواں صدی کے آخر تک کئی شہر ڈوب سکتے ہیں، تحقیق

برفانی تودے پگھلنے سے سطح سمندر میں 2100 تک کئی فٹ اضافہ متوقع 2500 تک 50 فٹ کے قریب پہنچ جائے گا، انکشاف

بوسٹن سمیت سطح سمندر سے نیچے واقع کئی بڑے علاقے سمندر برد ہونے کا خدشہ، لندن، نیویارک، آسٹریلیا، وینس اور اٹلی سرفہرست

اطالوی ساحلی محافظوں نے 1500 مہاجرین کو ڈوبنے سے بچالیا

رواں برس 17,500 مہاجرین اٹلی پہنچ چکے ہیں، اقوام متحدہ کی رپورٹ

خطے میں دائمی امن کیلئے مسئلہ کشمیر کا منصفانہ حل لازمی ہے، میرواعظ

بھارت مسائل کے حل میں سنجیدہ ہے تو پاکستان اور کشمیری قیادت کے ساتھ بامعنی مذاکراتی عمل کا آغاز کرے

عالمی فورموں میں بھارتی حکومت کے بیانات اسکے عملی اقدامات کی نفی کرتے نظر آرہے ہیں، سرینگر میں خطاب

آسٹریا اٹلی کی سرحد پر پناہ گزینوں کی آمد روکنے کیخلاف احتجاجی مظاہرہ

مظاہرین نے پولیس پر پتھراؤ کیا، آگ کے گولے پھینکے، کئی افراد زخمی، متعدد گرفتار

کیمرون میں حکومت مخالف مظاہرہ کے 60 شرکا گرفتار

مشرقی چین میں کیمیائی پلانٹ میں دھماکا، 2 افراد ہلاک

اسرائیل کو عالمی عدالت کے کٹہرے میں لایا جائے، عرب لیگ

صیہونی فوج انسانی جذبات سے عاری ہو چکی، اسرائیل جنگی جرائم کا مرتکب ہو رہا ہے، عالمی برادری نوٹس لے

بھارتی فوج دوغلی پالیسی پر گامزن ہے، اعتبار نہیں کرینگے، شبیر شاہ

آزادی کیلئے جانیں قربان کرنے والوں کو قوم کبھی فراموش نہیں کر سکتی، سربراہ ڈیموکریٹک فریڈم پارٹی

فلپائن میں کسانوں کا دھرنا ختم کرانے کیلئے کارروائی، 2 افراد ہلاک، درجنوں زخمی

نوابوں کے شہر لکھنو میں تھوکنے پر 500 روپے جرمانہ کا فیصلہ

کینیڈا: طیارہ تباہ ہونے سے سابق وزیر سمیت 7 افراد ہلاک

سابق وزیر سیاسی تجزیہ کار کے طور پر بھی کام کرتے تھے، دو بھائی، بہن بھی زندگی کی بازی ہار گئے

بھارت میں زیر تعمیر پل گرنے سے 27 افراد ہلاک

بم حملے میں 5 ترک فوجی اور سپیشل فورسز کا پولیس افسر ہلاک

کرد باغی جماعت پی کے کے اس کی ذمہ دار ہے، ترک میڈیا، دیاربکر، بم حملے کا ملزم گرفتار

تھائی لینڈ، ٹرین اور بس میں تصادم 3 افراد ہلاک، متعدد زخمی

روس، آٹھویں صدی میں قائم کی گئی وزارت دفاع کی عمارت میں آتشزدگی

شام، روسی طیاروں کی ہسپتال اور اسکول پر بمباری، 23 افراد شہید

جزوی فائر بندی کے نفاذ کے بعد یہ اپنی نوعیت کا خونریز ترین واقعہ ہے، مرنیوالوں میں 4 بچے اور شہری دفاع کا ایک کارکن بھی شامل

نائجیریا، جھڑپ کے دوران 6 فوجی ہلاک

سنکیانگ میں کوئلے کی کان منہدم 3 افراد ہلاک، 7 پھنس گئے

چین، طوفان وبارش کی پیش نظر بلیو الرٹ جاری

بھارت پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے، حریت کانفرنس

ایک اعلیٰ فوجی آفیسر کی رنگے ہاتھوں گرفتاری سے پاکستان میں معصوم انسانوں کی ہلاکتوں میں بھارت کے ملوث ہونے کا ٹھوس ثبوت ملا ہے

پاکستان کشمیریوں کے حق خودارادیت کی مکمل حمایت کرتا ہے لہٰذا بھارت اس سے انتقام لینا چاہتا ہے، حریت ترجمان

کردوں سے مذاکرات کا وقت ختم ہو چکا ہے، ترک صدر

سائبیریا، گھر میں آگ لگنے سے ایک ہی خاندان کے 8 افراد ہلاک

ہفتہ کشمیر

ہفتہ فلسطین

ہفتہ عراق و شام

ہفتہ افغانستان

یمن، حوثیوں نے درجنوں سیاسی شخصیات اور کارکنوں کو اغوا کرلیا

اغوا ہونیوالوں میں اساتذہ بھی شامل، اغوا شدگان کو ملیشیا کے قید خانے پہنچا دیا گیا

چھتیس گڑھ، حملے میں 7 فوجی ہلاک

بقیہ 1 … بقیہ 23 (continuation columns)

القلم پشاور
WEEKLY
AL-QALAM PESHAWAR

تحفۃ القلم

افادات اکابر

انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا اصلی مرکزی نقطہ نہ صرف اصلاح معاشرہ ہے بلکہ مخلوق کا خالق سے ٹھیک ٹھاک رابطہ پیدا کرنا ہے، تاکہ انسانی نظریات اور اخلاق و اعمال میں جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں ان کی اصلاح کی جائے اور اللہ تعالیٰ کی وہ مرضیات بتائی جائیں جن کے ادراک سے انسانی عقلیں قاصر ہیں، اسی طرح توحید، صفات باری، جنت، دوزخ، برزخ کے احوال، ملائکہ کا وجود یا مرنے کے بعد کی زندگی، حساب و کتاب وغیرہ وغیرہ وہ دینی حقائق جن کے فہم و ادراک سے تمام عقلیں قاصر ہیں، ان کا بتلانا اور ان تمام غیبی حقائق پر یقین پیدا کرنا ان سب کا منصب ہے۔ غرض جو جو خرابیاں اعتقاد و عمل اور اخلاق و کردار میں پیدا ہوتی ہیں انبیاء کرام علیہم السلام ان کی اصلاح کرتے ہیں۔ ان خرابیوں اور بے اعتدالیوں میں سے کسی کا نام شرک ہے اور کسی کا کفر، کسی کا نام فسق ہے اور کسی کا ظلم وغیرہ وغیرہ۔ ان تمام مراحل کو طے کرنا ہے اور اس اصلاح کے راستے میں جو مشکلات پیش آتی ہیں ان سے عہدہ برآ ہونا ہے۔

(بصائر و عبر: ص ۲۹)

معارفِ جہاد

انسان کب مردار بن جاتا ہے

یہ کون لوگ ہیں؟ صبح اٹھ کر پہلی فکر "شیو" بنانے کی ...... نبی پاک ﷺ کی سنت کو ذبح کرنے کی ...... انا للہ وانا الیہ راجعون ...... پھر سر کے بالوں کا سٹائل بالکل انگریزوں جیسا کافروں جیسا ...... پھر لباس کی تراش خراش، جیب میں موسیقی بجاتے موبائل فون ...... اذان کی آواز آئی مگر مسجد کا رخ نہ کیا ...... جو عورت نظر آئی اس کو خوب دیکھا اور دکھایا ...... نام پوچھو تو کوئی محمد، کوئی عبداللہ اور کوئی عبدالرحمن ...... جی ہاں خوبصورت اسلامی نام ...... مگر اسلام سے کیا تعلق ...... دن اور رات کے کئی گھنٹے فلمیں دیکھنے، گانے سننے اور کرکٹ کی کمنٹری میں برباد ...... اور باقی وقت کھانے، پینے، سونے، شاپنگ کرنے، دنیا کمانے اور عشق معشوقی میں ختم ...... نہ دل محفوظ، نہ آنکھیں، نہ کوئی جذبہ، نہ کوئی امنگ ...... بس "لائف اسٹائل" کو جدید بنانا ہے اور ہر گناہ کو کمانا ہے ...... یا اللہ ہمیں اور ہماری اولادوں کو اپنا فضل فرما کر ایسا بننے سے بچا ...... ان لوگوں سے تو جانوروں کی زندگی بہتر ہے وہ اپنی ترتیب سے اللہ تعالیٰ کا ذکر تو کرتے ہیں جب کہ ان لوگوں کی زندگیوں میں سے "اللہ تعالیٰ" نکل چکا ہے ...... نہ اللہ تعالیٰ کا نام، نہ اللہ تعالیٰ کی یاد، نہ اللہ تعالیٰ کی محبت، نہ اللہ تعالیٰ کا خوف اور نہ اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی پرواہ ...... جی ہاں شیطان غالب آجائے تو انسان کو ایسا ہی "مردار" بنا دیتا ہے ...... (رنگ و نور جلد ۵: ص ۸۹)

عہد زریں

کچھ اہم تصاویر

تحریر: عثمان بن عفان

تابندہ ستارے

31 سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ

ابوحفصہ

حکومت موصل کی سیادت

۵۴۴ھ/۱۱۴۹ء میں والی ماردین نے سیف الدین غازی والی موصل کے کچھ علاقوں پر دست درازی کی۔ سیف الدین نے جوابی حملہ کر کے ماردین کے کئی علاقوں پر قبضہ کر لیا اور والی ماردین کو اس قدر دبایا کہ وہ صلح پر مجبور ہو گیا۔ اس مہم سے فارغ ہو کر سیف الدین موصل کو واپس آرہا تھا کہ راستے میں سخت بیمار ہو گیا اور موصل پہنچتے ہی داعی اجل کو لبیک کہا۔ اس کے بعد قطب الدین مودود (عماد الدین شہید کے تیسرے بیٹے) نے وزیر اعظم جمال الدین اور قلعہ دار زین الدین کے ایماء پر موصل کی حکومت سنبھال لی۔

سلطان نورالدین ان دنوں شام میں تھا اور انطاکیہ پر حملہ کی تیاری کر رہا تھا۔ مرحوم سیف الدین غازی کے بہت سے امراء نے اس کو پیغام بھیجا کہ موصل کی حکومت پر آپ کا حق ہے اس لیے آپ کو فی الفور یہاں پہنچنا چاہیے۔ سلطان نورالدین یہ پیغام ملتے ہی اپنے ستر مخصوص امراء کو ساتھ لے موصل کی طرف چل پڑا۔ اس کے ساتھیوں میں اسد الدین شیر کوہ اور عماد الدین ابوبکر ابن الدایہ جیسے بااثر لوگ بھی شامل تھے۔ راستے میں ایک رات انہوں نے ماکسین میں قیام کیا اور دوسرے دن سنجار جا پہنچے۔ عبدالملک المقدم حاکم سنجار نے نورالدین کی اطاعت قبول کر لی۔ اسی مقام پر نورالدین نے منظر اختیار الدین قرار سلطان والی حصن کو اپنی مدد کے لیے بلا بھیجا وہ نورالدین کا زبردست حامی تھا فوراً ایک مضبوط فوج لے کر نورالدین کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ قطب الدین مودود کو نورالدین کے آنے کی اطلاع ملی تو وہ بھی اپنی فوج کو لے کر نکلا اور تل یعفر کے مقام پر نورالدین کے راستے میں حائل ہو گیا۔ دونوں بھائیوں کے درمیان جنگ چھڑنے میں کوئی کسر باقی نہ رہی تھی کہ اس موقع پر وزیر جمال الدین کی فراست کام آئی اور اس نے مسلمانوں کو کشت و خون سے بچانے کے لیے بھرپور جدوجہد کی۔ اس کے سمجھانے بجھانے پر قطب الدین مودود نے نورالدین کی اطاعت قبول کر لی اور اس کو اپنے خاندان کا سربراہ اعلیٰ تسلیم کر لیا۔ نورالدین نے قطب الدین کو اپنی طرف سے موصل کا امیر مقرر کر دیا اور پھر حمص و رحبہ کو براہ راست اپنے تصرف میں لا کر سنجار قطب الدین کو دے دیا۔

اس کے بعد قطب الدین مودود جب تک زندہ رہا ہمیشہ اپنے بھائی کی اطاعت اور حمایت کا دم بھرتا رہا۔

معرکہ انب

صفر ۵۴۴ھ/۱۱۴۹ء میں ریمنڈ والی انطاکیہ نے سلطان نورالدین کے مقبوضات پر دست اندازی کرنے کا ارادہ کیا اور پانچ ہزار سواروں کے ساتھ حلب کی طرف بڑھا۔

نورالدین نے امیر معین الدین انار کو دمشق سے بلا بھیجا وہ خود تو نہ آیا البتہ مجاہد الدین بزان کو ایک ہزار سواروں کے ساتھ دمشق سے حلب بھیج دیا۔ اس اثنا میں نورالدین بھی ریمنڈ کے مقابلہ کے لیے تیار ہو گیا تھا۔ وہ تین ہزار سواروں کے ساتھ حلب سے نکلا اور مجاہد الدین بزان کی فوج کو ہمراہ لے کر انب کے مقام پر خیمہ زن ہو گیا۔ ریمنڈ کی فوج پہلے ہی اس مقام پر پہنچ چکی تھی۔ ۲۱ صفر ۵۴۴ھ/۱۱۴۹ء (چہار شنبہ) کو ریمنڈ اور نورالدین کی فوجوں میں ٹکر ہوئی۔ نورالدین اور اس کے سپہ سالار اسد الدین شیر کوہ نے اس جنگ میں کمال جوانمردی دکھائی۔ دونوں جان ہتھیلی پر رکھ کر ادھر سے ادھر دوڑتے پھرتے تھے اور عیسائیوں کے تیز و تند حملوں کو روک رہے تھے۔ دفعتہً شیر کوہ کی نظر عیسائیوں کے علمبردار پر پڑی۔ وہ غنیم کی صفوں کو چیرتا ہوا باز کی طرح اس پر جھپٹا اور ایک ہی وار میں اس کو خاک و خون میں لوٹا دیا۔ قریب ہی ریمنڈ اپنی فوج کو جوش دلا دلا کر لڑا رہا تھا۔ شیر کوہ نے آنا فاناً اس کو بھی تہ تیغ کر ڈالا۔ عیسائیوں نے زغہ کر کے اس کو چاروں طرف سے گھیر لیا لیکن اس کی شمشیر خارا شگاف نے دشمنوں کو کاٹ کر رکھ دیا۔ عیسائیوں کے حوصلے اب پست ہو گئے اور وہ نہایت بے ترتیبی سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں نے دور تک ان کا تعاقب کیا اور جگہ جگہ ان کی لاشوں کے انبار لگا دیے۔ اس خونریز معرکہ میں مغرور ریمنڈ کے علاوہ اس کے کئی نامور سردار بھی مارے گئے اور عیسائیوں کی قوت پر کاری ضرب لگی لیکن نورالدین نے اس فتح کا خاطر خواہ فائدہ نہ اٹھایا اور انطاکیہ پر قبضہ کیے بغیر ہی واپس آگیا۔ ریمنڈ نے اپنے پیچھے بوہمنڈ نامی ایک کمسن بچہ چھوڑا۔ اس کی ماں (ریمنڈ کی بیوہ) نے ایک اور عیسائی امیر سے شادی کر لی اور انطاکیہ کی حکومت اس کے سپرد کر دی۔ اس امیر کی جنگجو طبیعت نے اسے چین سے نہ بیٹھنے دیا اور عیسائیوں کی شکست کا بدلہ لینے کے لیے اس نے نورالدین سے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔ نورالدین محمود نے ایک خونریز لڑائی میں اس کو عبرتناک شکست دی اور وہ بھاگتا ہوا سلطان کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اس کی موت کے بعد بوہمنڈ انطاکیہ کے تخت پر بیٹھا لیکن اس کو سالہا سال تک نورالدین کے مقابلے پر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔

دمشق پر پہلا حملہ

اسی زمانے میں معین الدین انار نے وفات پائی اور دمشق کا نظم و نسق امیر مجیر الدین ابک نے خود سنبھال لیا۔ ادھر عیسائیوں نے موقع پا کر حران کے نواحی علاقوں کو تاخت و تاراج کرنا شروع کر دیا۔ وہ دن دہاڑے مسلمانوں کی عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر کے لے جاتے تھے اور ان کو غلام بنا کر فروخت کرالتے تھے۔

☆......☆......☆

خواتین اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

حضور اقدس ﷺ ایک صحابی کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے، وہ کمزوری کے باعث چوزے کی طرح نظر آرہے تھے، ان کا حال دیکھ کر حضور اقدس ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی دعاء کرتے رہے ہو؟ یا کسی بات کا سوال کرتے رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں یہ دعاء کرتا تھا کہ اے اللہ! مجھے آپ آخرت میں جو سزا دینے والے ہیں وہ سزا مجھے دنیا میں دے دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! تمہیں اس (عذاب کے سہنے) کی طاقت نہیں ہے تم نے یہ دعاء کیوں نہ کی:

اللهم اتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار

"اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے یعنی دونوں جہان میں اچھی حالت میں رکھ اور عذاب دوزخ سے بچا۔"

اس حدیث کے راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دن کے بعد ان صاحب نے یہی دعاء کی تو اللہ جل شانہ نے ان کو شفاء دے دی۔ (مسلم)

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ دعاء سوچ سمجھ کر مانگنی چاہیے اور دکھ تکلیف کی کبھی دعاء نہ مانگے اور اللہ سے ہمیشہ خیر کا سوال کرے، جن صحابی کا ابھی اوپر واقعہ بیان ہوا ان کو حضور اکرم ﷺ نے دعاء:

اللهم اتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار

تعلیم فرمائی، یہ دعاء بہت جامع ہے اس میں دنیا و آخرت کی ہر بھلائی کا سوال آجاتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس ﷺ اکثر یہ دعاء کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

قرآن مجید میں بھی اس دعاء کی ترغیب آئی ہے ہم کو بھی یہ دعاء مانگنی چاہیے۔ حضور اقدس ﷺ کو جامع دعائیں پسند تھیں جامع سے مراد وہ دعاء ہے جس میں دنیا و آخرت کی سب حاجتوں یا بہت سی حاجتوں کا سوال ہو جائے، اس میں الفاظ کم ہوتے ہیں اور معانی کا پھیلاؤ زیادہ ہوتا ہے، انہی جامع دعاؤں میں عافیت کی دعاء بھی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ (ایک مرتبہ) منبر پر تشریف لے گئے، پھر (اس وقت کے بعض ظاہری و باطنی حالات و کیفیات کی وجہ سے) رونے لگے، اس کے بعد فرمایا: اے لوگو! اللہ جل شانہ سے معافی اور عافیت کا سوال کرو، کیونکہ کسی شخص کو دولت ایمان کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ملی۔ (ترمذی)

عافیت بہت جامع لفظ ہے، صحت، تندرستی، سلامتی، آرام، چین، سکون، اطمینان ان سب کو شامل ہے، عافیت کی دعاء بہت زیادہ کرنی چاہیے، دنیا و آخرت میں عافیت نصیب ہونے کی دعاء کیا کریں، اگر یہ الفاظ یاد کرلیں تو بہتر ہے:

اللهم اني اسئلك العافية و المعافاة في الدنيا والآخرة

اے اللہ! میں آپ سے عافیت کا اور ہر مکروہ اور ہر شر سے حفاظت کا سوال کرتا ہوں، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے:

لا يسئل الله عبد شيئا احب اليه من ان يسئل العافية (مستدرک حاکم)

یعنی اللہ جل شانہ سے کوئی بندہ کوئی سوال ایسا نہیں کرتا جو اللہ کے نزدیک عافیت کے سوال سے زیادہ محبوب ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اكثر الدعاء بالعافية یعنی عافیت کی دعاء بہت زیادہ کیا کرو۔

جب اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہی ہے تو مصیبت اور نقصان اور موت کی دعاء کیوں مانگیں؟ نفع اور خیر کی دعاء کیوں نہ مانگیں، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو عافیت سے رکھے اور دعاء کے آداب سمجھنے اور جاننے کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

روشن ماضی

1 حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ

ابومحمد

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ

تابعین اور تبع تابعین علماء نے حدیث کی روایت میں بڑی احتیاط کو ملحوظ رکھا، حدیث کو ہر سیاسی اثر سے آزاد رکھنے کے لئے انہوں نے خود کو سیاسی جھمیلوں سے دور رکھا۔ اس لئے کہ حکمران طبقہ حدیث کو اپنے مفاد میں استعمال کرنے کے لئے اس کی روایت میں کوئی تحریف نہ کرا سکے، اس خیال سے یہ علماء کوئی عہدہ قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتے تھے۔ اگر ان میں کوئی عالم ایسا کرنے کو تیار بھی ہو جاتا تو دوسرے علماء اس کو ایسا نہ کرنے پر مجبور کرتے تھے۔

خلیفہ ہارون رشید نے اسماعیل بن علیہ کو بغداد کا قاضی مقرر کیا۔ جب عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم ہوا کہ انہوں نے یہ عہدہ قبول کر لیا ہے تو انہوں نے ابن علیہ کو ایک خط میں کچھ اشعار لکھ کر بھیجے جن کا مفہوم یہ ہے:

"اے دنیا کے ذریعہ فقیروں کے مال کو شکار کرنے والے باز! تو نے دنیا اور اس کی لذتوں کو حاصل کرنے کے لئے ایسا حیلہ اختیار کیا ہے جو دین کو تباہ کر کے رہے گا پہلے تم دنیا کے مجنونوں کا علاج کرتے تھے، اب تم خود دنیا کے مجنوں ہو گئے، اب بادشاہوں کے دروازے سے بے نیاز ہو کر تمہارا روایت حدیث کا عہدہ کیا ہوا؟ تم یہ کہو گے کہ تمہیں یہ عہدہ قبول کرنے کے لئے مجبور کیا گیا ہے، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ گدھا کیچڑ میں گر گیا ہے۔"

جب ابن علیہ کے پاس عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ خط پہنچا تو ان پر رقت طاری ہو گئی وہ خط پڑھتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے، خط پڑھ کر وہ فوراً مجلس قضا سے اٹھے اور ہارون رشید کے پاس جا کر اپنا استعفیٰ پیش کر دیا۔ (تہذیب التہذیب: ج اول ص ۲۷۹، تاریخ بغداد: ج ۶ ص ۲۳۵)

حضرت ابن سماک رحمہ اللہ تعالیٰ

خلیفہ ہارون رشید کے زمانے میں حضرت سفیان ثوری، حضرت فضیل بن عیاض اور ابن سماک رحمہم اللہ تعالیٰ ایسے بزرگ تھے جو حق بات کہنے میں خلیفہ کی بھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ خلیفہ ہارون رشید ان لوگوں سے اکثر پند و نصیحت کی بات کیا کرتا تھا، ایک دن اس نے حضرت ابن سماک رحمہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کی: شیخ! مجھے کچھ نصیحت کی بات بتائیں۔

حضرت ابن سماک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہارون! اللہ سے ڈرا کر جس کا کوئی شریک نہیں، اس پر یقین رکھ کہ تجھے کل اس کے سامنے پیش ہونا ہے، اللہ کے یہاں تجھے دو مقاموں میں سے ایک ضرور حاصل ہوگا۔ جانتا ہے یہ دو مقام کیا ہیں؟ ان میں ایک جنت ہے اور دوسرا دوزخ۔ شیخ کی بات سن کر ہارون اتنا رویا کہ اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر اس کے وزیر فضل بن ربیع نے خلیفہ کو تسلی کے لئے کہا: سبحان اللہ! امیر المومنین کے جنت جانے میں کیا شبہ ہے، وہ اللہ کے حقوق ادا کرتے ہیں، اس کے بندوں کے ساتھ عدل کرتے ہیں، اس کے صلہ میں ان کو انشاء اللہ ضرور جنت ملے گی۔

حضرت ابن سماک رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو نصیحت فرمائی تھی فضل بن ربیع نے اپنی چاپلوسی کی بات سے اس کا اثر کم کر دیا، حضرت ابن سماک رحمہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا: امیر المومنین! خیال رہے کہ یہ فضل اس دن تیرے ساتھ نہ ہوگا، تجھے تنہا ہی اس تمام راستے سے گزرنا ہوگا۔ اس لئے اللہ سے ڈرتا رہ اور اپنے نفس کی دیکھ بھال رکھ۔ ایسا نہ ہو کہ تیرے چاپلوس تجھ کو گمراہی میں مبتلا کر دیں۔ شیخ کی یہ بات سن کر ہارون رشید دیر تک زار و قطار روتا رہا۔ (تاریخ طبری: ج اول)

☆......☆......☆

عجائب قدرت

سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے (المومنون: ۱۴)

[illegible]

اس کے سینگوں کی خاکستر اگر صاحب تپ ربع کو کھلائیں آرام ہوگا، ناک میں ڈالنے سے خون کا بہنا بند ہوتا ہے، اس کی دونوں شاخ کی دھونی سے تتلیاں بھاگتی ہیں یا مر جاتی ہیں، اس کے مغز استخوان کو روغن تازہ میں حل کر کے کان میں ڈالنا مسکن درد ہے، اس کا زہرہ اگر چہ پتہ اور تخم مولی میں ملا کر پانی میں جوش دیں اور کلف پر ملیں اور تھوڑی دیر صبر کریں مرض زائل ہوگا۔ اگر اس کو برگ خطمی اس میں ملائے اور روئی میں اٹھا کے حمول کرے عورت حاملہ ہوگی، زہرہ میں ایک چتری مسور کے برابر ہوتی ہے اگر اس دانہ کو آب شاہدانہ اور آب فرنجہ میں ملا کر صاحب صرع کی ناک میں ٹپکائیں مفید ہے، اگر اس کے زہرہ کو درخت میں لگادیں اس درخت میں کیڑے نہ ہوں گے اگر گاؤ سیاہ کی زبان خشک کریں اور لیموں کے عرق میں ملائیں اور اس ورم جس پر چھڑک دیں اس کے دشمن ایسا مغلوب رہیں، اگر چوہے کی مینگنی اس کے زہرہ سے ملا کر صاحب قولنج استعمال کرے بطور شیاف تو صحت پائے اگر اس کے زہرہ کو خشک کریں اور اسی کے برابر کبریت زرد اور جاوشیر لے کر دھواں دیویں تو فوراً وضع حمل ہوا گر چہ بچہ مردہ بھی ہو۔ اگر گاؤ ذکر کے پتے کو شہد میں ملا کر تالو پر ملیں آواز بستہ کو کھول دے گا۔ اگر گائے کا پتا آنکھ میں لگائیں روشنی زیادہ ہو اگر تعجب انگیز تماشا کرنا منظور ہو ایک سوکو گردن تک زمین میں دفن کریں اور اس کے اندر چربی گاؤ کی ملیں تو تمام گھر کے گھر اس گھڑے میں جا کر جمع ہو جائیں۔ اگر گاؤ کے گروہ کو خنازیر والے کی گردن میں لٹکائیں عارضہ زائل ہوگا، گاؤ کے ناخن کو جلائیں اور اس کی خاکستر کو دانتوں پر ملیں نہایت چمک آجائے گی یہ اعتقاد بلیناس کا ہے اگر اس کے سم کو شہد اور سرکہ اور روغن میں گھول کر کے مالش کریں تو چھائیں جو کی زائل ہو اور اگر اس کی خاکستر شیطرج کے ساتھ پکائیں اور عارضہ خنازیر پر مرہم لگادیں تحلیل ہو جائیں، اس کی دم کو جس جگہ جلائیں اس جگہ کے رہنے والے کے درمیان میں ناموافقت ظاہر ہوگی اور کالی گائے کا دودھ آرد جو میں ملائیں اور ناسور یا بواسیر پر اس کا لیپ کریں درد فوراً ساکن ہو جائے گا۔

☆......☆......☆

طب نبوی ﷺ

145

اس لیے مروزی نے ان سے نقل کیا ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ سے ابوثور کا قول ذکر کیا گیا کہ اطباء اس بات پر متفق ہیں کہ مریض کو شراب پلائی جائے، تو امام احمد رحمہ اللہ نے اس کو شدید ناپسند قرار دیا۔

یہی وجہ ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ تریاق سے علاج معالجہ کو بھی جائز نہیں سمجھتے، کیونکہ اس میں شراب اور سانپ وغیرہ کے لحوم استعمال ہوتے ہیں۔ بلا (مروزی کی روایت کے مطابق) فرمایا کہ اس میں سانپ کے لحوم (گوشت) ڈالے جاتے ہیں، اس لیے میں اسے پینا جائز نہیں سمجھتا۔

اس بناء پر امام احمد رحمہ اللہ گدھی کے دودھ کے بارے میں کہتے ہیں کہ اسے نہ پیا جائے بلکہ ضرورتاً بھی استعمال نہ کیا جائے اور اس کے پیشاب کا بھی یہی حکم ہے اور اس کی دلیل روایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ کی حلال کردہ چیز سے علاج کرے گا اس کو اس میں شفاء حاصل ہوگی۔"

رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے موقع پر گدھوں کے گوشت اور دودھ کے استعمال کو حرام قرار دیا تھا اور ضرورت کی صورت میں اونٹوں کا پیشاب پینے کی اجازت دی ہے، اس بات کی صراحت ابوصالح محمد بن الحسن، اسحاق بن ابراہیم، حرب، عبداللہ، اثرم اور ابراہیم بن الحرث وغیرہ کی روایات میں کی گئی ہے۔

باقی رہا یہ مسئلہ کہ آیا بلاضرورت اس کا پینا جائز ہے؟ درست بات یہ ہے کہ جائز ہے اس کی دلیل مذکورہ حدیث انس رضی اللہ عنہ ہے اور مخدر ادویات (بے حس کرنے والی دوائیں) استعمال کرنا مکروہ ہے، جیسے ذراریح ("داری") جو کی مانند ایک دانہ ہے، رنگ سیاہ ہوتا ہے، اور بھنگ وغیرہ۔ یہ دونوں نشہ آور دوائیں ہیں۔

اس سے قبل آنحضور ﷺ کی وہ حدیث بھی گزری ہے جس میں آپ ﷺ نے ایک حکیم کو مینڈک مارنے سے منع فرمایا، جس کی وجہ یہ تھی کہ یہ مینڈک منجملہ زہر آلود چیزوں میں سے ہے اور آپ ﷺ نے اس انداز میں جواب اس لیے دیا تا کہ لوگوں میں یہ بات مشہور نہ ہو اور لوگوں کو معلوم نہ ہو جائے کہ یوں بھی دوا بنائی جا سکتی ہے، نیز اس لیے منع فرمایا کہ مینڈک میں کئی مضرات ہیں۔ چند ایک یہ ہیں:

۱) مینڈک کا گوشت کھانے سے دانت ٹوٹ کر گر جاتے ہیں حتی کہ بہائم بھی اگر چراگاہ میں چرتے ہوئے کھالیں تو ان کے دانت بھی گر جاتے ہیں۔

۲) بدن کو متورم کر دیتا ہے۔

۳) رنگ کو بگاڑ دیتا ہے۔

۴) مادہ منویہ خروج ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ کھانے والا مر جاتا ہے۔ (جسے قذف منی کا مرض کہتے ہیں)

الادب و الادیب

اٹھو خدا کو منانے کا وقت آپہنچا
شہید بن کے دکھانے کا وقت آپہنچا
نئے جہاں میں جانے کا وقت آپہنچا
فلک پہ محل بنانے کا وقت آپہنچا
غم حیات کے لذت شناس لوگوں کو
خوشی کے جام پلانے کا وقت آپہنچا
زمین کی گود میں بکھرے ہوئے ستاروں کو
بلندیوں پہ سجانے کا وقت آپہنچا
اٹھو کہ گلشن ہستی کے کونے کونے میں
عمل کے پھول کھلانے کا وقت آپہنچا
ہے شعور نہیں زندگی بتانے کا
اسے شعور سکھانے کا وقت آپہنچا
ستم گروں کا ہے مسکن یہ قصر سلطانی
اٹھو کہ اس کو گرانے کا وقت آپہنچا
سروں پہ تاج سجائے ہوئے جو بیٹھے ہیں
غرور ان کا مٹانے کا وقت آپہنچا

(شمشیر وابرار آفریدی شہید)

بزم القلم

محترم مدیر صاحب روزنامہ القلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ آپ کے گراں قدر ہفت روزہ القلم کا ابتداء ہی سے قاری ہوں۔ اللہ رب العزت القلم کے جملہ کالم نگاروں و اراکین ادارہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے۔ (آمین) عاشق رسول غازی ممتاز قادری شہید کی شہادت سے متعلق القلم نے فروعی و مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر جس خوبصورت انداز کے ساتھ موصوف شہید کو خراج عقیدت پیش کیا ہے اس پر دلی طور سے ہدیہ تبریک قبول کیجئے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ تمام کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں سے دور رکھے جو مسلمانوں کو فروعی مسائل میں الجھا کر افتراق و انتشار کی فضاء پیدا کر کے اپنے مفادات و مذموم عزائم کے لیے مصروف عمل ہیں۔ خالق کائنات مسلمانان پاکستان کو اسلام کی سربلندی (جو نظریہ پاکستان) و ناموس رسالت کے لیے ایک ساتھ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پھر ہوں بحال عظمت رفتہ کی رفعتیں
عارف جہاں میں پھر سے ہوں معدوم ظلمتیں

والسلام......

(عبدالرحمن، ایچ کرپی، کلاچی)

طلحہ السیف

السلام علیکم

tlhasaif@gmail.com
talhausaif@alqalamonline.com

جہاد کا بیانیہ 9

جہاد اصغر، جہاد اکبر

جہاد اصغر کیا ہے اور جہاد اکبر کون سا ہوتا ہے؟

اس بحث کو چھیڑنے سے پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ قرآن و حدیث کی واضح بلکہ واضح ترین نصوص سے یہ مضمون صراحت کے ساتھ معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی اعمال میں افضل ترین عمل جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

قرآن مجید کی جن آیات میں یہ مضمون وارد ہوا ہے اور ان کے الفاظ اور ان کا شان نزول ثابت کرتے ہیں کہ ان آیات میں جہاد کو افضل ترین عمل کہا گیا ہے وہ تین ہیں:

(۱) ترجمہ: مسلمانوں میں سے جو لوگ کسی عذر کے بغیر گھر بیٹھے رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں دونوں برابر نہیں ہیں۔ اللہ نے بیٹھنے والوں پر جان و مال سے جہاد کرنے والوں کا درجہ بڑھا دیا ہے، اگرچہ ہر ایک سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے اور اللہ نے لڑنے والوں کو بیٹھنے والوں سے اجر عظیم میں زیادہ کیا ہے۔ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑے درجے ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے اور اللہ معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے''۔ (سورۃ النساء: ۹۵۔۹۶)

اس آیت میں مجاہدین کے عمل جہاد کو ''قاعدین'' یعنی پیچھے رہنے والوں کے تمام اعمال پر فوقیت دی گئی اور ''لایستوی'' کے الفاظ سے واضح کر دیا گیا کہ پیچھے والوں کا کوئی عمل جہاد کے برابر نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ اس سے افضل ہو۔ آیت کے پہلے حصے میں برابری کی نفی ہے۔ دوسرے حصے میں مجاہد کی ''درجے'' میں فضیلت کا اعلان ہے اور تیسرے حصے میں ''اجر'' کی فضیلت کا ذکر۔ اور اگلی آیت میں بتایا گیا کہ درجے کا فرق بھی معمولی نہیں بلکہ ''درجات'' کا فرق ہے اور مجاہد کے لئے مغفرت اور رحمت کے اس خصوصی وعدے کا بھی اعادہ ہے جو دیگر درجنوں آیات میں فرمایا گیا۔

(۲) ترجمہ: ''کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کا آباد کرنا اس کے برابر کر دیا ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں لڑا۔ اللہ کے ہاں یہ برابر نہیں ہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو راستہ نہیں دکھاتا۔ جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے لڑے، اللہ کے ہاں ان کے لئے بڑا درجہ ہے اور وہی لوگ مراد پانے والے ہیں، انہیں ان کا رب اپنی طرف سے مہربانی اور رضامندی اور باغوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں انہیں ہمیشہ آرام ہوگا''۔ (سورۃ التوبہ: ۱۹ تا ۲۱)

اس آیت کے شان نزول میں امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ اور مفسرین کرام نے اپنی کتب میں یہ روایت ذکر کی ہے کہ مسجد نبوی میں ''روضہ'' والے حصے میں تین صحابی بحث کر رہے تھے۔ ایک کا کہنا تھا کہ میرے خیال میں اسلام لانے کے بعد سب سے بہتر عمل حجاج کرام کی خدمت کرنا اور ان کے لئے پانی راحت وغیرہ کا انتظام کرنا ہے، دوسرے کا خیال تھا کہ مسجد حرام میں ہمہ وقت عبادت میں مشغول رہنے سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں اور تیسرے کا خیال تھا کہ جہاد فی سبیل اللہ سب سے افضل عمل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹ کر خاموش کرایا اور کہا کہ اس معاملے میں رائے کا کیا دخل؟ اس لئے بحث نہ کریں۔ ابھی حضور ﷺ تشریف لائیں گے ان سے معلوم کر لینا۔ اتنے میں آپ ﷺ اپنے حجرہ مبارکہ سے تشریف لائے اور ان کے سامنے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی۔ ان آیات میں بھی سورۃ النساء والی آیت کے مطابق پہلے برابری کی نفی ہے اور آگے جہاد کی افضلیت اور مجاہد کے درجات، مغفرت اور رحمت کے خصوصی وعدے ہیں۔

(۳) ترجمہ: ''اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک بڑی ناپسند بات ہے جو کہو اس کو کرو نہیں۔ بے شک اللہ تو ان کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں''۔ (سورۃ الصف: ۲۔۳)

اس آیت کا شان نزول بھی اوپر سورۃ التوبہ والی آیات کے موافق بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین عمل کا سوال کیا گیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(ان تینوں آیات کی تفصیلی تفسیر اور معارف کے لئے ''فتح الجواد فی معارف آیات الجہاد'' کا مطالعہ فرما لیجئے)

روایات کے ذخیرے میں اس باب میں سب سے واضح روایات بخاری و مسلم میں اس عنوان سے مذکور ہیں کہ ایک شخص نے مجلس میں حاضر ہو کر سوال کیا:

'' دلنی علی عمل یعدل الجهاد فی سبیل الله ''

(مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہو؟)

ایک روایت کے مطابق حضور ﷺ نے اس کے بار بار سوال کے جواب میں یہی فرمایا:

''لا اجده ''

(میں ایسا کوئی عمل شریعت میں نہیں پاتا)

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان میں ''لا اجدہ'' سے بحث ہی ختم ہو گئی۔

اور ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا:

'' لا تستطیعونه''

(اور تم ایسا عمل کرنے کی قوت و استطاعت نہیں رکھتے)

اور پھر اس کے بار بار سوال پر تفصیل ارشاد فرمائی:

''مجاہد کی مثال اس روزے دار اور نماز میں مشغول شخص کی سی ہے جو نہ کبھی روزہ قطع کرے اور نہ نماز حتی کہ اللہ کے راستے میں نکلا ہوا مجاہد گھر کو لوٹ آئے''......

گویا اس میں تعلیق بالمحال فرما دی کہ اگر بالفرض کوئی شخص ایسا عمل کرے کہ مجاہد کے گھر سے جہاد کے لئے نکلتے ہی نماز اور روزے کی نیت کر کے ان اعمال کو شروع کر دے اور مجاہد کے لوٹنے تک ان میں لگا رہے تو شائد اس کا عمل جہاد کے برابر ہو سکے اور ایسا کرنا کسی کے بس میں ہی نہیں اس لئے جواب وہی ہے کہ ایسا کوئی عمل ہے ہی نہیں۔

یہاں یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ صحابہ کا سوال ایسے عمل کا تھا جو جہاد کے برابر ہو سکے نہ کہ اس سے افضل۔ اس لئے کہ قرآن مجید کی واضح نصوص کے بعد گویا ان کے ذہن میں یہ خیال ہی باقی نہ رہا تھا کہ کوئی عمل اس سے افضل بھی ہو سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ جہاد سے افضل عمل ڈھونڈنا اور گھڑنا بعد کے زمانے کی پیداوار ہے۔

انہی واضح نصوص کی بناء پر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

'' لا نعلم شیئا من ابواب البر افضل من السبیل (یعنی الجهاد) وذکر له امرا بعدو فجعل یبکی ویقول ما من اعمال البر افضل منه...... الی...... قال رسول الله ﷺ والذی نفسی بیده ما بین السماء والارض من عمل افضل من جهاد فی سبیل الله '' (المغنی)

(ہم نیکی کے کاموں میں جہاد سے افضل کسی عمل کو نہیں جانتے۔ اور امام صاحب کے سامنے دشمن کے مقابلے کا ذکر کیا گیا وہ رونے لگے اور فرمایا: نیکی کے کاموں میں اس سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں۔ آگے چل کر فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے آسمان و زمین کے درمیان کوئی عمل جہاد سے افضل نہیں......)

اب آیئے اس مسئلے کی طرف جو جہاد پر معترضین کی نظر میں سب سے بڑا اعتراض ہے اور اس کی اہمیت و عظمت کم کرنے کے لئے ایک مسلمان کے ذہن پر سب سے بڑا وار یہی کیا جاتا ہے۔

ایک روایت (اسے روایت کہنے پر اللہ تعالیٰ معاف فرمائے آمین) نقل کی جاتی ہے کہ غزوہ تبوک سے واپسی پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ صحابہ کرام نے سوال کیا یا رسول اللہ! بڑا جہاد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نفس کی مخالفت کرنا......

اس واقعہ کو بنیاد بنا کر قتال فی سبیل اللہ کو چھوٹا جہاد اور ایک بے نام غیر متعین عمل کو بڑا جہاد کہہ کر دعوت دی جاتی ہے کہ چھوٹا جہاد چھوڑیئے اور بڑا جہاد کیجئے۔

اس حوالے سے چند اصولی باتیں سمجھ لیں:

(۱) یہ بات اور واقعہ حدیث کے موضوع پر اب تک لکھی جانے والی کسی چھوٹی بڑی کتاب میں مذکور نہیں۔

(۲) احیاء العلوم کی تالیف سے پہلے تک اس کا ذکر سلف کی نہ کسی کتاب میں آیا اور نہ کسی نے اسے نقل کیا۔

(۳) اس روایت کی جتنی بھی اسناد ہیں سب موضوع ہیں اور اس بات پر ائمہ جرح و تعدیل کا گویا اجماع ہے۔ صرف ایک سند جو موضوع نہیں لیکن صحیح یا حسن درجے کی بھی نہیں شاذ درجے کی ہے امام بیہقی سے منقول ہے لیکن امام بیہقی نے اپنی مشہور تالیفات السنن الکبریٰ، السنن الصغریٰ وغیرہ میں اسے ذکر نہیں کیا بلکہ ایک انتہائی غیر معروف تالیف ''الزہد'' میں نقل کی۔ اس سے خود ان کی نظر میں بھی اس کا مقام واضح ہے۔

(۴) ایک ایسے عمل کا اسلاف امت اور علماء متقدمین میں بالکل ذکر ہی نہ ہونا جو جہاد سے بھی افضل تھا بالکل غیر ممکن بات ہے۔ اگر یہ بات ثابت ہوتی تو امت میں عام ہوتی اور خیر القرون میں رواج پاتی۔

(۵) جس عمل کو جہاد اکبر کہا گیا وہ مجہول ہے۔ نفس کی مخالفت تو ہر عمل میں ہے۔ یہاں کون سا مراد ہے؟

(۶) ایک ایسے غزوے سے واپسی پر یہ فرمایا گیا (بالفرض) جس میں نہ نکلنے والوں پر عموماً حکم نفاق لگایا گیا اور جو مخلصین نہیں نکلے تھے انہیں سخت سزا دی گئی۔ چھوٹے جہاد کے ترک پر یہ سخت معاملہ ہوا تو اس کے مقابل جسے بڑا جہاد کہا گیا اس کے تارکین کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ اور ان کے لئے کیا وعید آئی؟......

یہ سارے سوالات ہیں جو یہ بات نقل کرنے والوں پر قرض ہیں۔ اور اگر علی سبیل التسلیم اسے بالکل صحیح درجے کی روایت مان لیا جائے تو بھی دو باتیں غور طلب ہیں۔

(۱) کیا اس روایت سے ایسا مسئلہ ثابت ہو سکتا ہے جو قرآن مجید کی واضح نصوص اور اس سے ہر طرح قوی روایات سے صراحت کے ساتھ ثابت ہو رہا ہے؟ اصول کی رو سے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بلکہ محدثین کرام نے ان نصوص کی بناء پر ہر اس صحیح روایت میں بھی تاویل کی ہے جس میں کسی عمل کو جہاد سے افضل یا خیر بتایا گیا۔ امام نووی رحمہ اللہ نے ایسی تمام صحیح روایات کو مخصوص اشخاص کے ساتھ خاص بنایا ہے عام حکم وہی ہے جو نصوص میں مذکور ہے (شرح النووی جلد ۱۳ص ۴۲۹/۴۳۰)

اور ابن حجر رحمہ اللہ ہر جگہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ یہاں ''من'' کا لفظ محذوف ہے یعنی وہ اعمال بتائے گئے جو فضیلت والے ہیں ان کی باہمی تفصیل موضوع نہیں۔ (فتح الباری)

تو جس طرح محدثین کرام نے دیگر صحیح روایات میں تاویل کی ہے یہاں بھی ہوگی۔

(۲) اس مقولے میں ''جہاد'' اپنے شرعی معنی قتال میں تو مراد نہیں ہو سکتا، یقیناً لغوی معنی مشقت اور تکلیف مراد ہیں۔ تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ ''جہاد اکبر'' وہ عمل ہے جس میں نفس پر مشقت دوسرے اعمال کی نسبت زیادہ ہو۔ اس کے علاوہ اور کوئی بھی مطلب ممکن نہیں۔ اب اس معنی پر خود فیصلہ کیجئے کہ ''جہاد اکبر'' کون سا عمل ہوا؟......

ہر انسان اپنے نفس پر تمام دینی اعمال کو پیش کرتا جائے اور خود اپنے نفس سے ہی پوچھ لے کہ اس کے لئے سب سے مشقت، مشکل اور خطرے والا عمل کون سا ہے اور نفس سب سے زیادہ کس کام سے روکتا ہے؟...... بسم اللہ کیجئے اور اپنے نفس سے ہی فیصلہ لے لیجئے خود اپنے مفتی بن جائیے۔

ہر جگہ جھوٹ بولنے والا نفس، یہاں جھوٹ نہ بول سکے گا کہ جہاد اکبر یعنی بڑی مشقت قتال فی سبیل اللہ میں ہی ہے۔

اب آیئے سودا کرتے ہیں:

مجاہدین قتال کے عادی ہو چکے ہیں اور یہ ان کے لئے آسان ہو چکا ہے جبکہ واپس آنا اور دوسرے کام کرنا انہیں مشکل لگتا ہے۔ ان کے لئے بڑی مشقت واپس آنا ہے اس لئے انہیں واپس بلاتے ہیں اور یہ قصہ نقل کرنے والوں کے لئے یقیناً بڑی مشقت جہاد کی تربیت کرنا اور عملاً جہاد میں شرکت کرنا ہے لہٰذا وہ جہاد اکبر کریں اور اللہ کے راستے میں نکلیں۔

اگر اس روایت پر ایمان ہے تو یہ سودا قبول کرنے میں آپ کو ذرا بھی عذر نہ ہونا چاہیے اور اگر عذر ہوتا ہے تو اس کا مطلب ہے آپ خود اسے نہیں مانتے۔ جواب قرض ہے مجھے نہ دیں اپنے آپ سے ضرور پوچھ لیں۔ بھلا اس عمل سے بڑھ کر پُر مشقت عمل بھی کوئی ہو سکتا ہے جسے فرض کرنے کے ساتھ ہی ''وھو کرہ لکم'' کہہ دیا گیا تھا......

☆......☆......☆

شیڈول برائے علمی وتربیتی دورات

بہاولپور دورات

دورہ تفسیر: (۱) 02 اپریل (۲) 16 اپریل

دورہ اساسیہ: (۳) 30 اپریل

دورہ تربیہ: (۱) 08 اپریل (۲) 22 اپریل

بمقام: جامع مسجد عثمانؓ وعلیؓ، ریلوے لنک روڈ، ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

کراچی

دورہ تربیہ: (۱) 15 تا 21 اپریل

بمقام: جامعۃ النور، مفتی ولی حسنؒ ٹاؤن، براستہ افغان کیمپ، نزد سمز و پارک، کراچی

0336-3353813

پشاور

دورہ تربیہ: (۱) 01 تا 7 اپریل

بمقام: مدرسہ سنان بن سلمہؓ، گاؤں جوگیان، گھڑی اسلم شاپ، علاقہ ترناب فارم، پشاور

0315-9324524

مولانا محمد مسعود ازہر سے دارالعلوم دیوبند تک

قلم تلوار

نوید مسعود ہاشمی
Naveedmasoodhashmi@gmail.com

صرف دہلی ہی نہیں بلکہ پاکستان میں موجود بھارتی لابی کے دانش فروشوں اور بھارت نواز میڈیا کے ایک مخصوص سیکشن کے تمام تر مخالفانہ پروپیگنڈے کے باوجود وہ کچھ ہو گیا کہ جس کی کسی کو توقع نہ تھی... یعنی اقوام متحدہ میں مقبوضہ کشمیر میں سرگرم جہادی تنظیم کالعدم جیش محمد ﷺ کے امیر مولانا محمد مسعود ازہر کا نام دہشت گردوں کی فہرست میں شامل کرنے کی بھارتی درخواست کو چین نے مسترد کر دیا... واضح رہے کہ 2 جنوری کو پٹھان کوٹ پر حملے کے بعد بھارتی وزارت خارجہ کی جانب سے فروری میں اقوام متحدہ کی کمیٹی کو مولانا محمد مسعود ازہر کا نام دہشت گردوں کی فہرست میں شامل کرنے کی درخواست کی گئی تھی...

بھارت نے درخواست میں مؤقف اختیار کیا تھا کہ مولانا محمد مسعود ازہر کا نام دہشت گردوں کی فہرست میں جب تک شامل نہیں کیا جاتا... اس وقت تک جنوبی ایشیائی ممالک کو اس سے خطرہ لاحق رہے گا...

بھارت کو اس وقت انتہائی ذلت اور خفت کا سامنا کرنا پڑا کہ جب پاکستان کے دوست ملک چین نے درخواست کی ڈیڈ لائن سے محض چند گھنٹے قبل اقوام متحدہ کی کمیٹی میں جھوٹ اور دروغ گوئی پر مبنی اس درخواست کو ''ویٹو'' کر دیا...

جیش محمد ﷺ کے امیر مولانا محمد مسعود ازہر پر پابندی لگانے کی قرارداد ویٹو کئے جانے پر بھارت نے شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''چین نے اچھا نہیں کیا''... اور ایک رپورٹ کے مطابق ''پاکستان کی تفتیشی ٹیم کی بھارت سے واپسی کے بعد پٹھانکوٹ حملہ کیس سے مولانا محمد مسعود ازہر کا نام نکال دیا گیا ہے''...

اسے کہتے ہیں اللہ کی مدد... کوئی مانے یا نہ مانے اگر ہمارے ہاں بسنے والے بھارتی پٹاری کے دانش فروشوں، اور بھارت نواز میڈیا کے بس میں ہوتا تو وہ اب تک مولانا محمد مسعود ازہر کا ''کیا کرم کر چکا ہوتا''... لیکن جس کے ساتھ اللہ کی مدد ہو، یہ دانش فروش کیا ساری دنیا کے ''شیطان'' مل کر بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، 2 جنوری میں پٹھانکوٹ ایئربیس پر ہونے والے حملے کے بعد پاکستان میں بسنے والی بھارتی لابی کے تجزیہ کاروں نے شاہ سے زیادہ شاہ کا وفادار بن کر مولانا مسعود ازہر اور دیگر جہادیوں کے خلاف طوفان بدتمیزی برپا کئے رکھا...

وزیراعلیٰ شہباز شریف کے صوبہ پنجاب میں پٹھانکوٹ واقعہ کی بنیاد پر درجنوں بے گناہ پاکستانیوں کو گرفتار کیا گیا، سیالکوٹ، نارووال، لاہور، ملتان، گوجرانوالہ اور دیگر شہروں میں ''شریف'' پولیس نے چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کرتے ہوئے... مذہبی کارکنوں کے گھروں میں گھس کر تلاشیاں لیں، پٹھانکوٹ واقعہ کی ایف آئی آر گوجرانوالہ میں درج کر کے ''شریف'' حکومت نے پوری قوم کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا، میڈیا میں چھائے ہوئے ''بھوشنوں'' نے مولانا ازہر کو ڈبل ایجنٹ قرار دینے سے بھی دریغ نہ کیا، 2 جنوری کے واقعہ کے بعد جب یہ سب کچھ ہو رہا تھا، تب ہی ہم جیسے گناہ گاروں نے ''شریف'' حکومت اور میڈیائی ''بھوشنوں'' کو سمجھانے کی کوشش کی کہ ابھی تو صرف بھارت کی طرف سے مولانا محمد مسعود ازہر کا نام آیا ہے، کیا محض بھارتی الزام کو بنیاد بنا کر پاکستان کے کسی معزز شہری کے خلاف کمپین چلائی جا سکتی ہے؟ ثبوت تو آنے دو؟ مگر این جی اوز مارکہ ''بھوشنوں'' نے ہماری کیا، کسی کی بھی نہیں سنی، اور نجی چینلز کے ٹاک شوز میں عدالتیں لگا کر مولانا محمد مسعود ازہر کے خلاف چڑھائی جاری رکھی... اور اب پٹھانکوٹ واقعہ کے تین ماہ بعد تمام تحقیق و تفتیش کے بعد یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی کہ مولانا محمد مسعود ازہر کا اس واقعہ سے دور دور کا بھی تعلق نہ تھا...

ہمارے ہاں میڈیا کا ایک سیکشن بھارت اور مغرب نوازی میں پاکستان کی مذہبی جماعتوں اور اسلامی احکامات کے خلاف جس طرح سے برسر پیکار ہے، وہ انتہائی افسوسناک بھی ہے اور المناک بھی، یہ ایسے کم ظرف لوگ ہیں کہ باہر والوں کے ساتھ مل کر اپنے ہی پاکستانیوں کو مروانے پر تل جاتے ہیں... اگر کوئی بابری مسجد، کشمیری مجاہدین یا کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی حمایت میں بات کر دے تو یہ اس کے پیچھے تو پنجے جھاڑ کر پڑ جائیں گے، لیکن خود بھارت اور یورپ کی ایجنٹی کرنے پر بھی شرم محسوس نہیں کریں گے، میرا بھارتی پٹاری کے دانش وروں اور بھارت نواز میڈیا کو چیلنج ہے کہ وہ مولانا محمد مسعود ازہر کے حوالے سے کوئی ایک ایسا ثبوت پیش کریں کہ جس میں انہوں نے کبھی پاکستان میں کسی قانون کو توڑا ہو؟

مولانا ازہر کے خلاف پاکستان کے کسی تھانے میں دفعہ 144 کی خلاف ورزی کی ایف آئی آر بھی درج ہو تو اس کا ہی ثبوت پیش کر دیا جائے؟ جبکہ دوسری طرف ایک اخباری گروپ کے مالک میر شکیل پر کراچی سے لے کر گلگت تک کے تھانوں میں ایک سو سے زائد مقدمات درج ہیں اور یہ نام نہاد دانشور اور سیکولر اینکرز اور اینکرنیاں سو سے زائد مقدمات کے ملزم کی ''چاکری'' پر فخر محسوس کرتے ہیں... سو سے زائد مقدمات میں ملوث ملزم سے بھاری تنخواہیں وصول کرتے ہیں۔

مولانا محمد مسعود ازہر کو تو آج تک پاکستان کی کسی عدالت نے نہ تو اشتہاری قرار دیا اور نہ ہی ان کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کئے، لیکن پرویز مشرف کے تو اسلام آباد کی عدالت نے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کئے، لیکن اس کے باوجود اسے ملک سے فرار کروا دیا گیا، عمران خان اور ڈاکٹر طاہر القادری پر تو غداری اور دہشت گردی تک کے مقدمے درج ہیں... اور عدالتیں انہیں طلب بھی کرتی رہی ہیں... مگر سیکولر ''جن بھوتوں'' کا محدود گروہ اس حوالے سے بات کرتے ہوئے دلہن کی طرح شرماتا ہے...

لیکن اگر بھارت یا امریکہ مولانا محمد مسعود ازہر یا کسی دوسرے پاکستانی کے حوالے سے کوئی الزام لگا دے تو این جی او مارکہ سیکولر دانش فروش اپنی زبانوں کو ''قینچی'' اور ''قلم'' کو استروں میں تبدیل کر لیتے ہیں، سیفما اینڈ کمپنی کے نزدیک تو ''نریندر مودی'' کا فرمایا ہوا حرف آخر ہے، ساری دنیا غلط ہو سکتی ہے مگر دہلی کے تخت کے وارث کی بات غلط نہیں ہو سکتی، انہیں چاہئے کہ وہ کسی ''مولوی'' کی بات نہیں مانتے تو نہ مانیں، مگر چین کے صدر سے ہی کچھ سیکھ لیں، چین کے صدر ''شی جن پنگ'' نے جوہری کانفرنس کی سائیڈ لائن پر امریکی صدر بارک اوباما سے ملاقات کے بعد کہا کہ ''تمام ممالک کو دہشت گردی کے خلاف متحد ہو جانا چاہئے... مگر جیش محمد ﷺ کے سربراہ مولانا محمد مسعود ازہر کو دہشت گردوں کی فہرست میں شامل کر کے ان پر پابندی کی بھارتی کوششوں کو روکتے رہیں گے''...

میں تو اسے بھی مولانا محمد مسعود ازہر کی کرامت ہی قرار دوں گا کہ جس وقت بھارت اور بھارتی نمک خوار مل کر ان پر دانت تیز کر رہے تھے، اور شریف حکومت گوجرانوالہ میں مقدمہ درج کر کے ان کے ساتھیوں کو دھڑا دھڑ گرفتار کر رہی تھی... بھارت نواز میڈیا ان کے خلاف دروغ گوئی پر مبنی کمپین چلا رہا تھا... پاکستان میں بیٹھ کر مولانا محمد مسعود ازہر کی حمایت کرنے کا مطلب دہشت گردوں کو سپورٹ کرنا قرار دیا جا رہا تھا، عین اس دوران اقوام متحدہ میں چین نے مولانا ازہر کا نام دہشت گردوں کی لسٹ میں شامل کرنے کی بھارتی درخواست کو مسترد کر کے بھارت کی ساری محنت اور کاوشوں پر پانی پھیر دیا، ''سیفما اینڈ کمپنی'' سیکولر لادینوں اور بھارت نواز میڈیا کو جان لینا چاہئے کہ ان کی دوستی بھارت یا امریکہ سے ہو سکتی ہے... مگر چین کی دوستی چونکہ پاکستان سے ہے، اس لئے چین گوادر سے لیکر اقوام متحدہ تک پاکستان دوستی کے ثبوت فراہم کرتا رہے گا، میں اللہ والوں کی کرامات کا ہمیشہ قائل رہا ہوں... اور اس تاریخی واقعہ کو بھی اسی تناظر میں دیکھتا ہوں، اور میرا اس بات پر یقین مزید پختہ ہو گیا ہے کہ جس کی حفاظت پروردگار کرے، ساری دنیا کے شیطان اور ظالم و جابر مل کر بھی اس کا بال بیکا نہیں کر سکتے، مولانا محمد مسعود ازہر وہ اللہ والے ہیں کہ بھارت چاہنے اور سارا زور لگانے کے باوجود جن کا بال بھی بیکا نہیں کر سکا۔

اب آتے ہیں ایک دوسرے موضوع کی جانب... مسلمانوں کی مشہور دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند کے مفتیان کرام نے ''بھارت ماتا کی جے'' کے نعرے کے خلاف فتویٰ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ اسلامی عقائد و تعلیمات کے منافی ہے... فتوے میں کہا گیا ہے کہ بعض ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق ''بھارت ماتا'' کا لفظ ایک دیوی کے لئے استعمال ہوتا ہے، اور وہ اس کی عبادت کرتے ہیں... مسلمانوں کیلئے کسی دیوی کی پوجا منع ہے، اور یہ نعرہ خود اسلام کے منافی ہے... جس کسی نے بھی یہ کہا تھا کہ

شاد باد و شاد زی اے سر زمین دیوبند
ہند میں تو نے کیا اسلام کا پرچم بلند

خدا کی قسم بالکل درست کہا تھا... عین اس وقت کہ جب بدنام زمانہ قاتل اور عالمی شیطان نریندر مودی کی زیر قیادت، بھارت میں ہندو شدت پسندی کا جن ہندوستان کی سڑکوں پر فساد پھیلانے میں مصروف ہے، دارالعلوم دیوبند کا خم ٹھونک کر میدان میں اتر آنا... حق و صداقت کی نشانی ہے، سنا کرتے تھے کہ ''بریلی'' میں بھی کوئی مدرسہ ہے... کاش کہ وہ بھی دارالعلوم دیوبند کے اس فتوے کی تائید کر کے ہندوؤں کے تابوت میں اتحادی کیل ٹھونک دے تو مزہ ہی دوبالا ہو جائے اے کاش!

بہرحال مولانا مسعود ازہر سے دارالعلوم دیو بند تک... غیرت و شجاعت، حیاء و وفا، علم، تقویٰ اور اخلاص و قربانی کی اک ایسی لازوال داستان ہے کہ جس پر قیامت تک مسلمان نازاں رہیں گے...

☆......☆......☆

گوشۂ مکتوب خادم

مکتوب خادم (30.03.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ نے جو بیماری بھی اُتاری ہے اس کا علاج بھی ضرور اُتارا ہے.. الحجامہ سب سے بہترین، مؤثر اور مفید علاج ہے.. یہ سنت ہے، فطرت ہے اور کھلی آنکھوں سے نظر آنے والا کرشمہ ہے.. آج کل جو موسم چل رہا ہے وہ حجامہ کے لئے بہترین ہے.. کل چاند کی اکیس تاریخ ہے.. جمعرات کا دن ہے.. بہار کا موسم ہے.. مہنگے علاج چھوڑیں.. روز روز کی دوائیاں چھوڑیں.. اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے سرشار ہوں.. صرف خیر خواہی کے جذبہ سے سب کے لئے یہی مشورہ عرض ہے کہ حجامہ کروالیں..

والسلام

مکتوب خادم (31.03.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے جو خوش نصیب بندے.. جمعہ مبارک.. کی حفاظت کرتے ہیں.. وہ پورا ہفتہ نیکیوں، رحمتوں اور برکتوں سے سرشار رہتے ہیں.. جمعہ چھٹی کا دن نہیں.. عبادت کا دن ہے.. سرکاری چھٹی کا مطالبہ اس لئے ہے تا کہ.. جمعہ کے اَنوارات کو سمیٹا جا سکے.. مگر جب حکومت بنیوں، پنڈتوں، ساہوکاروں کی ہو تو وہ مسلمانوں کو جمعہ کی چھٹی کب دیں گے؟.. جمعہ کی حفاظت کرنے والے فتنوں سے بچ جاتے ہیں.. جمعہ میں خود کو تھکانے والے طاقت پاتے ہیں.. جمعہ میں ''ذکر اللہ'' بھی ہے.. اور ''فضل اللہ'' بھی.. جمعہ کے لئے تکوینی قوانین عام دنوں سے مختلف ہیں.. جمعہ کا جہاد بھی بدری اور جمعہ کی موت بھی کامیابی.. جمعہ کی دعاء بھی وزنی اور جمعہ کا صدقہ بھی بھاری.. جمعہ میں دعوت الی اللہ ہے.. گونجتا خطبہ.. جمعہ میں اسلامی معاشرے کی طاقت ہے.. مثالی اجتماع.. جمعہ میں پوشیدہ شیطانی طاقت کا توڑ ہے.. سورۃ الکہف.. جمعہ میں بدن کی قوت ہے.. غسل، طہارت، مسواک.. جمعہ میں روح کی پاکی ہے.. استغفار.. اور جمعہ میں اونچی پرواز اور رحمتوں کا خزینہ ہے.. کثرت درود وسلام.. مرحبا یا سیدالایام.. مرحبا مقابلہ حسن..

والسلام

خادم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ

نقش جمال ...... مدثر جمال تونسوی
naqshejamal@gmail.com

آج سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت وعقیدت سے اپنے وقت کو قیمتی بناتے ہیں۔ ایسی مبارک ہستی کہ جن کے تذکرے پر رحمت نازل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت نصیب فرما دے اس سے بڑھ کر کیا چاہیے؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

آدمی کا حشر انہی کے ساتھ ہوگا جن کے ساتھ اسے محبت ہوگی (الحدیث)

پھر یہ شخصیت تو وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے بھی محبت فرمائی ہے، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ سرور کونین ﷺ نے بھی محبت فرمائی ہے، پھر اب کسی اور کو کیا دیکھنا؟ اگرچہ ان سے محبت کرنے والوں کی بہت لمبی لائن ہے اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان لوگوں کی محبت اور نسبت عطاء فرمائی ہے جن سے وہ خود محبت فرماتے ہیں بلکہ ان سے محبت رکھنے کا حکم دیتے ہیں۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ:

''اہل سنت کی علامات میں سے ایک بڑی علامت یہ ہے کہ: وہ ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی افضلیت کے قائل ہیں، عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں سے محبت وعقیدت رکھتے ہیں اور موزوں پر مسح کرنا درست سمجھتے ہیں''

اس بات پر تمام اہل سنت والجماعت کے اتفاق ہے اور سب نے ہر دور میں اس کی وضاحت و اشاعت کی ہے کیوں کہ اسلام کی تعلیمات اور تاریخ کی درستی اس سے جڑی ہوئی ہے اور مسلمانوں کے عقائد ونظریات میں اس کا بہت بڑا عمل دخل ہے۔

چوتھی صدی ہجری کے نامور اور باکمال عالم دین، امام باقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے عقائد پر لکھی کتاب ''الانصاف فیما یجب اعتقادہ ولا یجوز الجہل بہ'' میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام و مرتبے کے بارے میں جو کچھ اشارات کی شکل میں تحریر کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ امام باقلانی کا نام محمد بن طیب ہے، منصب قضاء پر بھی فائز رہے، فقہ میں مالکی مسلک سے منسلک تھے۔ ۳۳۸ ہجری میں پیدا ہوئے اور سنہ ۴۰۳ ہجری میں وفات پائی۔ مصر میں قائم فاطمی حکومت کے خاتمے میں آپ کی تحریرات کا بہت بڑا اثر تھا۔ اپنے دور میں مسلمانوں کے بہت بڑے ترجمان اور مناظر تھے۔ ایک بار روم کے بادشاہ نے مسلمانوں کے بادشاہ کے پاس پیغام بھیجا کہ اپنے کسی سب سے بڑے عالم کو بھیجو جو ہمارے اصحاب علم کے ساتھ مناظرہ کر سکے۔ چنانچہ بادشاہ وقت نے آپ کو رومیوں کے پاس ان سے مناظرہ کرنے بھیج دیا۔ اس مناظرے کی تفصیلات تو کتابوں میں بہت کچھ موجود ہیں۔ فی الوقت ایک بات کا تذکرہ فائدے سے خالی نہ ہوگا۔

روم کے بادشاہ نے ان پر اعتراضات کرتے ہوئے سیدہ عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر منافقین کی طرف سے لگائی جانے والی تہمت کا تذکرہ کیا جس سے ان کی طرف برائی کا اشارہ کرنا تھا۔ امام باقلانی نے فرمایا: دیکھو! دو عورتیں ہیں، ہمارے نبی کی بیوی سیدہ عائشہ اور عمران کی بیٹی مریم (جو ان اہل کتاب کے ہاں بھی مقدس شخصیت شمار ہوتی ہیں) دونوں کے بارے میں ہی ایسی تہمت لگائی گئی۔ اب صورتحال یہ دیکھئے کہ ہمارے نبی کی بیوی کے بطن سے کسی چیز نے جنم نہیں لیا حالانکہ اگر لے بھی لیتا تب بھی کوئی اعتراض کی بات نہیں تھی کہ ان کے شوہر نبی کریم ﷺ موجود تھے جبکہ مریم کے تو کوئی شوہر بھی نہیں تھے اس کے باوجود ان کے بطن سے بچے نے جنم لیا لیکن ہمارا عقیدہ تو یہی ہے کہ دونوں خواتین مقدس تھیں اور دونوں کے بارے میں جو تہمت لگی تھی وہ جھوٹی تھی۔ جب رومی بادشاہ نے یہ جواب سنا تو شرمندہ اور مبہوت رہ گیا۔

علمی شغف کا یہ حال تھا کہ ہر رات جب تک بیس صفحات نہیں لکھ لیتے تھے تب تک سوتے نہیں تھے۔ قرآن کریم کے معجزانہ پہلو پر ''اعجاز القرآن'' کے نام سے کتاب لکھی جو آج تک اس موضوع کی بنیادی کتابوں میں شمار ہوتی ہے اور منکرین قرآن کی طرف سے قرآن پر جو بھی اعتراضات کیے گئے ہیں ان کے جواب میں ''الانتصار للقرآن'' کے نام سے شہرہ آفاق کتب تحریر کی۔

اب ہم واپس آتے ہیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تذکرے کی طرف۔ امام باقلانی نے ان کے بارے میں جو کچھ تحریر کیا ہے اسے اردو ترجمانی میں پیش خدمت کیے دیتا ہوں۔

''یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ انبیاء و مرسلین کے بعد تمام انسانوں اور مہاجرین و انصار میں سب سے مقدم امام المسلمین، امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں''

آپ کی اس افضلیت کے دلائل درج ذیل ہیں:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کا اور نبی کریم ﷺ کا یکجا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

''دو میں سے دوسرا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے۔'' (سورۃ التوبہ)

یہ آیت ہجرت کے موقع کی یاد دہانی کے لیے نازل ہوئی ہے۔ اس میں ایک نبی کریم ﷺ کا تذکرہ ہے اور ثانی کہہ کر جناب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہے اور ساتھ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان دو کے ساتھ تیسری ذات اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت خاص بھی شامل حال تھی۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان دو شخصیات کا مقام و مرتبہ کیا ہے؟ اور جسے خود اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی ﷺ کا ثانی قرار دیا اس کے مرتبے کا ٹھکانہ کیا ہوگا؟ یقیناً وہ انبیاء و مرسلین کے بعد دوسرے نمبر ہیں لیکن انبیاء و مرسلین کے بعد سب سے پہلے نمبر پر ہیں۔

دوسری دلیل: اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو خطاب کرتے ہوئے ایک کچھ خاص لوگوں کے بارے میں بتایا ہے کہ:

''اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی شخص دین سے پھر گیا تو اللہ تعالیٰ ایسی جماعت کو لائیں گے کہ خود اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت رکھتے ہوں گے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہوں'' (المائدۃ)

سب جانتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ارتداد کے فتنے نے سر اٹھایا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی وہ مرد جری تھے جنہوں نے اس فتنے کے خاتمے کے لیے آہنی قدم اٹھایا اور ان کے رفقاء صحابہ نے ان کی امارت و قیادت میں اس فتنے کے خلاف جہاد کر کے اسے تہہ خاک سلا دیا۔ معلوم ہوا کہ اس آیت میں جس قوم سے اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کا بے پناہ اظہار فرمایا اس میں سیدنا صدیق اکبر اور ان کے رفقاء صحابہ شامل ہیں اور چونکہ اس جماعت کے سرخیل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے تو لامحالہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس محبت کا اعزاز پانے میں بھی سب سے اول ہیں۔

تیسری دلیل: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''وہ بندہ جو سچی بات لے کر آیا اور وہ بندہ جس نے اس سچائی کی تصدیق کی'' (پارہ: ۲۴)

یہاں سچائی لانے والے سے مراد سرور کونین محمد ﷺ ہیں اور سچائی کی تصدیق کرنے والے سے مراد جناب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ اعزاز اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص عطاء فرمایا ہے حالانکہ نبی کریم ﷺ کی تصدیق کرنے والے اور بھی تو بہت تھے مگر جو تصدیق سر فہرست اور سب سے نمایاں شمار کی گئی اسے اللہ تعالیٰ نے یہاں بیان فرمایا اور یہ تصدیق کرنے والے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں اس لیے وہ اہل ایمان کے سرخیل اور ان میں سب سے افضل قرار پائے۔

چوتھی دلیل: اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابہ کرام کے درجات میں تفاوت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے وہ لوگ جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے مال خرچ کیا اور جہاد کیا، ان لوگوں کی برابری وہ لوگ نہیں کر سکتے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد مال خرچ کیا اور جہاد کیا ہے۔ ہاں اچھائی کا وعدہ دونوں سے ہے'' (سورۃ الحدید)

اس آیت میں فتح مکہ سے پہلے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے والوں کو مجموعی طور پر بعد والوں سے فضیلت دی گئی ہے اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ فتح مکہ سے پہلے مال خرچ کرنے والوں میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ مال خرچ کرنے والے بلکہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے والے تھے۔ خود نبی کریم ﷺ نے واضح فرما دیا ہے کہ:

''اپنی جان اور اپنے مال کے ذریعے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابوبکر ہیں۔ ابوبکر کے مال نے مجھے جتنا نفع دیا ہے اتنا نفع کسی اور کے مال نے نہیں دیا'' (الحدیث)

خود سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جسے خود نبی کریم ﷺ نے ہم پر مقدم فرمایا ہے اور جسے خود نبی کریم ﷺ نے ہمارے دین کے معاملے میں پسند فرمایا ہے (حضور اکرم ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری میں ایام میں امامت کے لیے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو متعین فرمایا تھا تو یہ بات اسی کی طرف اشارہ ہے) تو ہم بھی ایسے ہی شخص کو مقدم رکھیں گے اور دین کے ساتھ دنیا کے معاملات میں بھی اسے ہی اپنا سردار بنائیں گے

الغرض سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پوری امت میں سب سے افضل، ایمان میں سب سے بڑھ کر، فہم وبصیرت میں سب سے کامل، علم و معرفت میں سے زیادہ، اور حلم و بردباری میں سب پر فوقیت لیے ہوئے ہیں۔ اسی بات کو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ: اگر اہل زمین کے ایمان کو ابوبکر کے ایمان کے مقابلے میں تولا جائے تو ان سب کے مقابلے میں ابوبکر کا ایمان بڑھ جائے گا۔

اے اللہ! آپ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنی رضاء کا بلند مقام عطاء فرما دیجئے اور ہمیں بھی ان کی محبت کے طفیل اپنی رضاء نصیب فرما دیجئے!

☆......☆......☆